امجد رئیس

پگھلتے لمحے

تین افراد کے کنبے پر گزرنے والے قیامت کے وہ پگھلتے لمحے جب سفاک اور خون آشام درندوں نے ان کو ایک دوسرے سے جدا کر کے ہولناک مصائب کی بھٹی میں جھونک دیا تھا... آغوشِ اجل میں گھٹتے سانسوں کے ساتھ زندگی کے لیے جدوجہد کرنے والوں کی ہوش رُبا کہانی جو پل پل سنسنی کے رنگ بدلتی ہوئی ایک تحیر خیز انجام سے دوچار ہوئی... گریگ آئلز کے جادو اثر قلم سے نکلنے والی ناقابلِ فراموش تحریر جس میں جرم و سزا کی ازل سے جاری کشمکش کے کئی بہروپ کارفرما ہیں... ایک طرف گھاٹ گھاٹ کا پانی پینے والے گھاگ مجرموں کا ہولناک ٹولہ اور دوسری طرف محبت کے مضبوط بندھنوں میں سمٹا ہوا ایک خاندان... جو اپنی بقا کے لیے ہر لہو رنگ معرکے سے نمٹنے کے لیے کمربستہ تھا... خون ریز اور رونگٹے کھڑے کر دینے والی ہولناک پیکار کی یادگار داستان جو بھلائے نہ بھولے گی...

مغربی ادب سے قارئین کے لیے امجد رئیس کا انتخاب...

ایک سنسنی خیز اور اعصاب شکن شاہکار...

کل تک مارگریٹ نے اس آدمی کو پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا اور آج وہ پوری طرح اس کے قبضے میں تھی۔ اس نے اپنا نام جو بتایا تھا۔ مارگریٹ کو یقین نہیں تھا کہ اس نے اپنا اصل نام بتایا ہے۔ جو کی عمر پچاس کے لگ بھگ تھی، جلد کی رنگت زردی مائل اور بال گہرے سیاہ رنگ کے تھے۔ چمکدار آنکھیں، خیرہ کن شعاع کے مانند دماغ میں اُترنے لگتی تھیں۔ مارگریٹ اس کی آنکھوں میں دیکھنے سے اجتناب برت رہی تھی۔ جو کو مارگریٹ کی فیملی کے بارے میں تمام معلومات تھیں۔ وہ اس کا مظاہرہ بھی کر رہا تھا۔

”مجھے یقین نہیں آتا۔“ وہ سپاٹ لہجے میں بولی۔

”کیا میں نے کوئی بات غلط بتائی؟“ جو نے سوال کیا۔

”نہیں۔ لیکن تمام رات آنکھوں میں بیت گئی۔ تم نے میری جان نہیں چھوڑی۔ مجھے جانے دو۔“

”یہ تمہارے بیٹے پر منحصر ہے۔“ جو نے مارگریٹ کو گھورا۔

”تم مجھے مار دو، میرے بیٹے کو جانے دو۔“

”تم کیا سمجھتی ہو کہ دن دیہاڑے اور میکڈونلڈ کے سامنے میں تمہیں مارنے کی غلطی کروں گا؟“

اس وقت وہ جو نامی آدمی کے ساتھ اپنی بی ایم ڈبلیو میں بیٹھی تھی۔ بی ایم ڈبلیو ایک

شاپنگ سینٹر کے پارکنگ ایریا میں کھڑی تھی۔ جو میکڈونلڈ ریسٹورنٹ سے پچاس گز کے فاصلے پر تھا۔۔۔ مارگریٹ کا شوہر ایک کامیاب سرجن تھا۔ دیگر باتوں کے علاوہ جو اور اس کے ساتھیوں کو معلوم تھا کہ سرجن گھر پر نہیں ہے۔ مارگریٹ کو اپنے بیٹے پیٹر کی فکر تھی۔ سرجن میڈیکل ایسوسی ایشن کی سالانہ میٹنگ میں شرکت کے لیے گیا تھا۔

''مجھے پروا نہیں ہے کہ میرے ساتھ کیا ہوتا ہے۔ تم پیٹر کو چھوڑ دو، وہ ابھی صرف دس برس کا ہے۔'' مارگریٹ نے پھر کہا۔ وہ گھنٹوں روتی رہی تھی۔ اس کے آنسو بھی خشک ہو چکے تھے۔

''اپنا منہ بند رکھو۔'' جو نے بے پروائی سے کہا۔ اس نے بی ایم ڈبلیو کا انجن اسٹارٹ کیا اور اے سی آن کر کے ہائی پر کر دیا پھر اس نے سگریٹ سلگالی۔

''پیٹر کہاں ہے؟'' مارگریٹ کی آواز سرگوشی میں ڈھل گئی۔

جو نے کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ سیل فون پر نمبر پنچ کرتے ہوئے بڑبڑا رہا تھا۔ ''یہ زندگی کے سب سے خراب چوبیس گھنٹے تھے۔''

''جگہ پر ہو؟ او کے۔ ایک منٹ انتظار کرنے کے بعد شروع ہو جانا۔'' جو نے سیل فون بند کر دیا۔

مارگریٹ کو جھٹکا لگا۔ اس کی آنکھیں پھیل گئیں۔ وہ ہراساں نظروں سے اطراف میں گاڑیوں کو دیکھ رہی تھی۔

''اوہ، نو۔۔۔ اوہ گاڈ، پیٹر! پیٹر!''

جو نے نشست پر سے گن اٹھا کر مارگریٹ کی گردن پر رکھ دی۔

''تم اب تک سب کچھ ٹھیک کرتی آئی ہو۔ اب آخری مرحلے میں سب کچھ تباہ نہ کرو۔۔۔ میری گفتگو کو یاد کرو۔''

مارگریٹ نے آنکھیں بند کر کے سر ہلایا۔ آنسو ایک بار پھر اس کے رخساروں پر پھسلنے لگے تھے۔

بی ایم ڈبلیو سے سو گز دور وسیع و عریض پارکنگ میں ان گنت گاڑیوں کے درمیان سبز رنگ کا ایک پرانا پک اپ ٹرک کھڑا تھا۔ پیٹر پک اپ میں موجود تھا۔ اس کی دونوں آنکھیں بند تھیں۔ اس کے ساتھ اسٹیئرنگ وہیل کے ساتھ ایک آدمی براجمان تھا۔

معاً پیٹر نے آنکھیں کھولیں۔ پہلی چیز جو اسے نظر آئی، وہ میکڈونلڈ ریسٹورنٹ تھا۔ رات سے اس نے ماں کی

ریسٹورنٹ پہچان کر اسے کچھ تسلی ہوئی۔ وہ سمجھ گیا کہ وہ اپنے گھر سے صرف چند میل کے فاصلے پر ہے۔ پیٹر نے آنکھیں مسل کر اِدھر اُدھر دیکھا۔ خیال آیا کہ گاڑی سے کود کر بھاگ جائے لیکن وہیل تھامے برابر میں جو آدمی بیٹھا تھا وہ پیٹر سے زیادہ تیز تھا۔ اس کا نام باسل تھا۔ پیٹر نے اپنی کلائیاں دیکھیں جو ٹیپ سے باندھ دی گئی تھیں۔

''مسٹر باسل، کیا اب اس کی ضرورت ہے؟'' پیٹر نے بندھے ہوئے ہاتھ اوپر کیے۔ پیٹر نے گزشتہ چوبیس گھنٹوں سے باسل کے سوا کسی کو نہیں دیکھا تھا۔ باسل اس کے باپ سے بھی چھ انچ لمبا تھا۔ وزن تین سو پاؤنڈ کے قریب تھا۔ اس نے گندہ سا مستریوں والا اوور آل پہنا ہوا تھا۔ آنکھیں چشمے کے پیچھے تھیں۔ موٹے پلاسٹک شیشوں والا عام سا چشمہ تھا۔ پیٹر کے سوال پر باسل نامی شخص متوجہ ہوا۔ اس کی آنکھیں بھی بڑی بڑی تھیں۔ کہا جاسکتا تھا کہ غیر معمولی بڑی آنکھیں تھیں جو حلقوں سے ابل پڑ رہی تھیں۔

''آئی ایم سوری، مجھے تم کو باندھنا پڑا۔ تم بھاگنے کی کوشش مت کرنا۔'' باسل کی آنکھوں میں معذرت تھی۔

پیٹر کی آنکھیں ڈبڈبانے لگیں۔ ''مام کہاں ہیں؟ تم نے کہا تھا کہ وہ یہاں آجائیں گی۔''

''میں نے ٹھیک کہا تھا، بچے۔ غالباً وہ یہاں پہنچ چکی ہوں گی۔''

پیٹر نے گاڑیوں کی متعدد قطاروں میں بی ایم ڈبلیو کو کھوجنے کی کوشش کی لیکن ناکام رہا۔ ''مجھے کچھ نظر نہیں آیا۔'' پیٹر نے شکوہ کیا۔

باسل نے اپنے ہاتھ کا بڑا سا پنجہ اوور آل کی جیب میں ڈالا۔ ''دیکھو لڑکے۔'' اس نے اپنی بچکانا باریک آواز میں کہا۔ اس کی آواز بھاری بھرکم جسم کے برعکس ننھی سی تھی۔ اس کا رویہ بھی بچکانا معصومیت کا حامل تھا۔

پیٹر نے اس کی موٹی آنکھوں میں جھانکا۔

''میں نے تمہارے لیے ایک چیز بنائی ہے۔ اس نے جیب سے ہاتھ باہر نکال کر بڑی سی مٹھی کھولی۔ اس کی ہتھیلی پر ایک چھوٹی سی ٹرین رکھی ہوئی تھی۔ اس نے یہ کھلونا نما ٹرین پیٹر کے بندھے ہوئے ہاتھوں پر رکھ دی، پھر بولا۔

''مجھے ٹرین اور اس کی سواری پسند ہے۔ جب میں تمہاری طرح چھوٹا سا تھا تو ماما فوت ہو گئیں اور جو ٹرین میں مجھے اپنے ساتھ لے گیا۔ جو بہت اسمارٹ تھا۔ وہ امیروں کی طرح رہنا چاہتا تھا جبکہ ہم امیر نہیں تھے لیکن جو نے ایک

بھی تعریف کرتا تھا۔'' اچانک باسل چپ ہو گیا۔

پیٹر دیوزاد باسل کو حیرت سے دیکھ رہا تھا۔ اس کے چپ ہونے پر اسے پھر مما کی یاد آئی۔ ''مام کہاں ہیں؟''

''مجھے تم سے باتیں کرنا اچھا لگتا ہے۔'' باسل پھر شروع ہو گیا۔ ''تم چلے جاؤ گے، میں سمجھا تھا کہ تم میرے دوست بن جاؤ گے۔'' باسل نے پھر جیب میں ہاتھ ڈالا۔ اس مرتبہ اس نے جیب سے چھوٹا چاقو نکالا تھا۔ چاقو کی مدد سے اس نے پیٹر کے ہاتھ آزاد کیے، پھر ہاتھ بڑھا کر پسنجر ڈور کھول دیا۔

''میکڈونلڈ کے پلے گراؤنڈ میں تمہاری مما انتظار کر رہی ہیں۔ لڑکے، تم جا سکتے ہو۔''

پیٹر کی حیرت دوچند ہو گئی۔ تاہم وہ کچھ بولا نہیں۔ وہ گاڑی کے دروازے سے کودا اور سرپٹ دوڑ پڑا۔

جو نے بی ایم ڈبلیو کا پسنجر ڈور کھول دیا۔ ''تمہارا بیٹا میکڈونلڈ کے پلے لینڈ میں تمہیں ڈھونڈ رہا ہے۔''

مارگریٹ کا دل یکلخت بڑے زور سے دھڑکا۔ اس نے کھلے ہوئے دروازے کی طرف دیکھا، پھر واپس جو کی طرف دیکھا۔ جو بے نیازی سے اسٹیئرنگ وہیل کے چرمی کور کو سہلا رہا تھا۔ وہ ڈرائیونگ سائڈ کا دروازہ کھول کر اتر گیا اور چابیاں سیٹ پر ڈال کر چل پڑا۔

مارگریٹ کی سانس رکی ہوئی تھی۔ وہ زخمی ہرنی کے مانند تھی اور غیر یقینی نظروں سے اپنے شکاری کو جاتا ہوا دیکھ رہی تھی۔ معاً اس کا سکتہ ٹوٹ گیا۔ وہ گاڑی سے اُتر کر میکڈونلڈ کی جانب بھاگی۔

جو سبز پک اپ ٹرک میں سوار ہو رہا تھا۔ باسل نے اسے دیکھ کر اطمینان کی سانس لی۔

''تیئیس گھنٹے اور دس منٹ۔'' جو نے گھڑی پر انگلی سے دستک دی۔ ''پہلی مرتبہ 23 گھنٹے گزرے تھے۔ آخری گھنٹا اعصاب شکن تھا۔ بہرحال شیرل کو رقم مل گئی۔ کوئی مرا نہ زخمی ہوا... کوئی پولیس، نہ ایف بی آئی... میں جینئس ہوں۔ ماسٹر آف دی یونیورس۔''

''مجھے خوشی ہے کہ معاملہ ہمیشہ کی طرح نمٹ گیا۔'' باسل نے گہری سانس لی۔ ''اس مرتبہ مجھے ڈر لگنے لگا تھا۔''

جو نے قہقہہ لگایا اور باسل کے بڑے سے سر پر ہاتھ پھیرا۔ ''باسو! ایک سال تک موج کرو۔''

دیوزاد باسل کے موٹے ہونٹوں پر مسکراہٹ نمودار ہوئی۔ اس نے پک اپ اسٹارٹ کی گیئر بدلا اور پارکنگ [illegible] گم ہو گیا۔

☆☆☆

ایک سال بعد

ول جیننگ نے اپنی فورڈ ایکسپڈیشن ائرپورٹ روڈ پر ڈال دی۔ ائرپورٹ سے اڑنے والے جہاز درختوں کے اوپر نمودار ہو کر فضا میں بلند ہو رہے تھے۔ ول جیننگ بھی جہاز اڑانے کے لیے بے قرار تھا۔ اس کے ساتھ اس کی بیوی کیرین اور ساڑھے پانچ سال کی بیٹی ایبی بیٹھے تھے۔

''اپنی نگاہ سڑک پر رکھو۔'' اس کی بیوی نے ٹوکا۔

''ڈیڈی، اڑتے ہوئے جہاز دیکھ رہے ہیں۔'' ایبی کی آواز آئی۔

ول، عقبی شیشے میں بیٹی کو دیکھ کر مسکرایا۔ وہ، کیرین کی نقل تھی۔ کیرین کا منی ورژن... بھورے بال، سبز آنکھیں، رخسار پر تل...

ائرپورٹ کے قریب پہنچ کر ول نے ایکسپڈیشن، جنرل ایوی ایشن ایریا کی طرف موڑ دی۔ کنکریٹ کے فرش پر ایک انجن اور جڑواں انجن والے چھوٹے جہاز کھڑے تھے۔ ول کا دل مچل اٹھا۔

''میں جونیئر لیگ میں نہیں جاؤں گی۔ میں بڑے ہو کر پائلٹ بنوں گی۔'' ایبی کی آواز آئی۔

''میں نے سوچا تھا کہ تم ڈاکٹر بننا چاہتی ہو۔'' ول نے کہا۔

''فلائنگ ڈاکٹر۔'' ایبی نے برجستہ جواب دیا۔ میاں بیوی ہنسنے لگے۔ ول نے کیرین کا ہاتھ دبایا اور گاڑی ''بیچ کرافٹ بیرن 58'' کے قریب روک دی۔ وہ سیٹ بیلٹ کھول کر فورڈ سے باہر آ گیا۔ ول نے ایبی کو بھی باہر نکال لیا۔ ''بیرن'' دس سال پرانا ہونے کے باوجود ایک اچھا جہاز تھا۔

ول نے گاڑی کے عقب سے سوٹ کیس کے ساتھ ایک لیدر کیس اٹھایا۔ کیرین دونوں چیزیں لے کر ''بیرن 58'' کی طرف چل پڑی۔ ول نے لیپ ٹاپ اٹھا لیا۔

''کیا تمہیں صبح درد محسوس نہیں ہو رہا تھا؟'' کیرین نے شوہر کی آنکھوں میں دیکھا۔

''نہیں۔'' ول جیننگ نے جھوٹ بولا۔ عام حالات میں وہ ہوائی سفر ملتوی کر دیتا اور ایکسپڈیشن پر انحصار کرتا لیکن تاخیر ہو گئی تھی۔ ہوائی سفر کے بغیر ''گلف کوسٹ'' پہنچنا ممکن نہ تھا۔ کیرین اس کی آنکھوں میں دیکھتی رہی، وہ کچھ کہنا چاہ رہی تھی۔ تاہم اس نے ارادہ ملتوی کر دیا۔

''بیرن 58 کتنا وقت لے گا؟'' کیرین نے سوال

کیا۔

"پچاس منٹ۔ اگر میں نے زور لگایا تو پینتیس منٹ۔" بلوکسی میں "بیوریج کیسینو" میں ول کی آمد شام سات بجے متوقع تھی۔ مس کسپی میڈیکل ایسوسی ایشن کی سالانہ میٹنگ کا آغاز ول جیننگ کے لیکچر سے ہونا تھا۔

"میں لیکچر کے فوراً بعد تمہیں کال کروں گا۔" پھر اس نے بیلٹ کے ساتھ منسلک پیجر کے بیپر کی طرف اشارہ کیا۔

"اگر فلائٹ کے دوران تمہیں ضرورت پڑے تو "اسکائی ٹیل" استعمال کرنا۔ یہ نیا ڈیجیٹل ہے، بہترین اور ڈیڈ اسپاٹ سے عاری۔"

"میں پیغام ٹائپ کر کے ای میل کی طرح بھیج دوں گی۔"

"رائٹ۔ تم آنسرنگ مشین کو بھی کال کر سکتی ہو۔ وہ پیغام ریکارڈ کر کے مجھے روانہ کر دیں گے۔" ول نے بتایا۔

امی نے باپ کا ہاتھ کھینچا۔ "آپ ہوا میں جا کر پروں کو ہلائیں گے نا؟"

"کیوں نہیں، تمہارے لیے میں ضرور ایسا کروں گا۔"

"ول، تمہارے ہاتھ کیسے ہیں؟ ٹھیک بتاؤ۔" کیرین نے سنجیدگی سے پوچھا۔

"ہاں، کچھ اکڑن ہے۔" ول نے تسلیم کیا۔

"تم کیا لے رہے ہو؟"

"درد کش ادویات۔"

"یہ گٹھیا کا علاج نہیں ہے۔" کیرین نے اعتراض کیا۔

"ہاں، ٹھیک ہے لیکن یہ عارضی ہے۔ میں پرانی دوائی تبدیل کرنے والا ہوں۔ اور ہاں... گھر پہنچ کر الارم سسٹم آن کرنا مت بھولنا۔" ول نے تاکید کی۔

"ہاں، امی، ڈیڈی کو گڈ بائے کہو، ان کو دیر ہو گئی ہے۔"

ول نے بیٹی کو گود میں اٹھا کر پیار کیا۔ "مام کا خیال رکھنا، ان کو تنگ مت کرنا۔" ول نے کہا۔ "میں تم دونوں سے اتوار کے دن ملوں گا۔" اس نے بیٹی کو نیچے اتارا اور ہاتھ ہلا کر جڑواں انجن والے بیرن 58 میں داخل ہو گیا۔

گراؤنڈ کنٹرول سے رابطہ کرنے کے بعد اس نے ائرکرافٹ کو ٹیکسی کرنا شروع کیا۔ جنوب کی طرف جانے کے بجائے وہ گھوم کر فورڈ ایکسپیڈیشن کے اوپر آ گیا۔ بلندی 600 فٹ ہو گئی تھی۔ اس نے 'بیرن 58' کے بازوؤں کو اوپر نیچے حرکت دی۔ نیچے امی دونوں ہاتھ فضا میں بلند کر کے اچھل رہی تھی۔

☆☆☆

ائرپورٹ سے پندرہ میل دور شمال کی سمت میں کروک مائل روڈ پر سبز رنگ کا پرانا پک اپ ٹرک موجود تھا۔ ٹرک درختوں سے بھری پہاڑی کے دامن میں آہنی میل باکس کے پاس رک گیا۔ باکس کے سر پر ایک چھوٹا سا جہاز نصب تھا۔ جہاز کے نیچے سنہری الفاظ میں لکھا تھا: JENNINGS۔

یہاں سے ٹرک نے بایاں موڑ کاٹا۔ سامنے ایک طویل اور ترچھا ڈرائیو وے تھا۔ ٹرک دھیمی رفتار سے ڈرائیو وے میں اوپر جانے لگا۔ چوٹی پر وکٹورین اسٹائل کا بے حد خوب صورت و شاندار گھر بنا ہوا تھا۔ گھر کے چاروں طرف لان کی سبزی مسحور کن تھی۔ خاصی بڑی جائداد تھی جس کی قیمت کا اندازہ لگانا دشوار تھا۔ پائن اور شاہ بلوط کے درختوں نے وسیع لان کا احاطہ کیا ہوا تھا۔ گھر کے عقب میں نیلے رنگ کا سوئمنگ پول، نیلے آسمان کے نیچے جھلملا رہا تھا۔

پک اَپ نما ٹرک یا ٹرک نما پک اپ، منزل پر پہنچ کر رک گیا۔ اس میں سے دو آدمی اُترے۔ ایک جو تھا اور دوسرا باسل۔ لحیم شحیم باسل فرطِ حیرت سے گنگ تھا۔ اس سے پیشتر اس نے ایسا عالیشان گھر نہیں دیکھا تھا۔ وہاں چار عدد گیراج تھے۔ اس نے باری باری دو میں جھانکا۔ ایک میں ٹویوٹا ایولان کھڑی تھی۔ دوسرے میں ایک پاور بوٹ اسٹینڈ پر رکھی تھی۔

ڈرائیو وے، گھاس کے اندر پچاس گز تک جا کر ختم ہو گیا تھا۔ جو نے ٹرک سے ٹول بکس نکالا۔ "چلو، پہلے الارم سسٹم کی خبر لیتے ہیں۔"

بیس منٹ بعد دونوں مکان کے پچھلے دروازے سے باہر آئے۔

"ٹول بکس واپس ٹرک میں رکھ دو۔ ٹرک، ڈرائیو وے سے نکال کر درختوں میں لے جاؤ۔" جو نے باسل کو ہدایات دیں۔ "ٹرک چھوڑ کر خود واپس آ جاؤ۔ مکان کے پیچھے کھڑکی کے پاس خاموشی سے انتظار کرو، سمجھ گئے؟" جو نے ایک کھڑکی کی طرف اشارہ کیا۔

"ہاں۔" باسل نے بڑا سا سر ہلایا۔

جو عقبی دروازے سے واپس اندر چلا گیا۔

☆☆☆

کیرین اور امی واپسی پر پسندیدہ گیت دی ساؤنڈ آف میوزک سن رہے تھے... جیننگ فیملی کی رہائش گاہ

میڈیسن کاؤنٹی میں تھی۔

گیٹ ختم ہوا تو کیرین نے سیل فون پر نمبر پنچ کر کے پیغام ریکارڈ کرایا۔ ''ہم تمہیں ابھی سے مس کر رہے ہیں۔ جلد آنا... بہت سارا پیار۔''

ایمی کی فرمائش پر کیرین نے وہی گیت دوبارہ لگا دیا۔

☆☆☆

ول، جیکسن کے جنوب میں پچاس میل کے فاصلے پر تھا۔ جیکسن مسی سپی کا کیپٹل سٹی تھا۔ میڈیسن کاؤنٹی، جیکسن کے شمال میں بارہ میل کے فاصلے پر تھی۔ وہ آٹھ ہزار فٹ کی بلندی پر بادلوں کے اوپر پرواز کر رہا تھا۔

GPS یونٹ چیک کرنے کے لیے اس نے کلائی موڑی تو دائیں بازو میں جلتی ہوئی ٹیس اٹھی۔ درد کی نوعیت اس سے زیادہ تھی۔ جتنی اس نے کیرین کو بتائی تھی۔ کیرین اس کی بیماری سے آگاہ تھی۔ ایک ماہ قبل کیرین نے شوہر کو تنبیہ کی تھی کہ وہ ایوی ایشن اتھارٹی کو بتا دے گی کہ ول جیگنگ ہوا بازی کا شوق پورا کرنے کے لیے چیٹنگ کر رہا ہے۔ وہ پوری طرح فٹ نہیں ہے۔ وہ سمجھتی تھی کہ گٹھیا جیسے مرض کے ساتھ ہوا بازی کرنے کا مطلب خود کو اور فیملی کو خطرے میں ڈالنے والی بات تھی۔ ول بھی اس کی تشویش کو سمجھتا تھا۔ وہ احتیاط کر رہا تھا اور دوائیں بھی تبدیل کر رہا تھا۔ وہ خود ڈاکٹر تھا لیکن ہوا بازی اس کے شوق سے بڑھ کر تھی۔ آج تو بات ہی دیگر تھی۔ میڈیکل ایسوسی ایشن کی سالانہ میٹنگ کا آغاز ہی اس کے لیکچر سے تھا.... تاخیر کے باعث وہ ''بیرن 58'' استعمال کرنے کے لیے مجبور تھا۔ اس کی خیالی رو کیرین کی طرف چلی گئی...

ول نے 1986ء میں میڈیکل اسکول سے گریجویشن کی تھی۔ وہ جیکسن کے یونیورسٹی اسپتال میں ہی ٹھہرا ہوا تھا۔ جب اس کی ملاقات سبز آنکھوں والی ایک نرس سے ہوئی۔ نرس کی شہرت تھی کہ وہ ڈیٹ پر نہیں جاتی۔ تین ماہ کے صبر و تحمل اور مستقل مزاجی کے بعد ول، نرس کو لنچ پر لے جانے میں کامیاب ہو گیا۔ پھر دونوں نے مڑ کے نہیں دیکھا۔ کیرین کے ساتھ ملاقاتیں دو سال تک جاری رہیں۔ پھر منگنی ہوئی اور ایک سال بعد دونوں نے شادی کر لی۔ ہنی مون کے بعد ول نے پرائیویٹ پریکٹس شروع کر دی۔

دو سال بعد گٹھیا کی علامات نے سر اٹھایا۔ تکلیف بڑھتی گئی۔ وہ آرام طلب شخص نہیں تھا کہ باپ کی دولت پر تکیہ کر کے بیٹھ جاتا۔ دوست سے مشورے کے بعد ول نے اپنا شعبہ تبدیل کر لیا۔ 1993ء کے دوران وہ یونیورسٹی اسپتال جیکسن کے اینستھیسیالوجی ڈپارٹمنٹ میں شفٹ ہو چکا تھا۔ اسی سال کیرین نے نرس کی جاب چھوڑ کر میڈیکل کورس جوائن کر لیا۔ وہ محنت اور کامیابی سے آگے بڑھ رہی تھی...

ول نئے شعبے میں مہارت حاصل کر چکا تھا اور اپنے مرض کو بھی بہتر طریقے سے ہینڈل کر رہا تھا... کیرین امید سے تھی، جب اسے ڈاکٹر بننے کا خواب بکھرتا محسوس ہوا۔ تین ہفتے اس نے سخت کشمکش میں گزارے۔ وہ اپنی منزل سے زیادہ دور نہیں تھی۔ حتیٰ کہ اسقاطِ حمل کے امکان پر بھی غور کیا۔ وہ 33 برس کی ہو چکی تھی۔ بالآخر اس کے ذہن نے بے بی کے حق میں فیصلہ صادر کیا جس کے نتیجے میں ایمی نے جنم لیا۔ کیرین نے بخوشی خاتونِ خانہ کے فرائض نبھانے شروع کر دیے۔

ایمی نے دونوں کی زندگی میں نئے رنگ بھر دیے تھے۔ ول اپنے نئے شعبے میں غیر معمولی کامیابیاں حاصل کر رہا تھا۔ ساتھ ہی وہ اپنے مرض کو بھی اسٹڈی کر رہا تھا جو دھیرے دھیرے بڑھتا جا رہا تھا۔ وہ اپنے مرض کے بارے میں اتنا زیادہ جان چکا تھا کہ بہت سے ماہرین کو پیچھے چھوڑ دیا تھا۔

معصوم ایمی، بچوں کی ذیابیطس کا شکار تھی۔ ول اب ایمی کے مرض کو اسٹڈی کر رہا تھا... بیپر کی تیز آواز اسے خیالات کی دنیا سے باہر لے آئی۔ ول نے نیا ''اسکائی ٹیل'' بیلٹ سے الگ کیا۔ ریسیونگ بٹن دبا کر پیغام دیکھا۔ ''ہم ابھی سے تمہیں مس کر رہے ہیں۔ جلد آنا... بہت سا پیار۔''

ول مسکرا کر نیچے بادلوں کو دیکھنے لگا۔

☆☆☆

کیرین نے ایکسپیڈیشن، میل باکس کے پاس روکی۔ باکس میں سے چند لفافے اور میگزین نکال کر گاڑی آگے بڑھا دی۔ وہ گھر کے قریب تھی۔ گاڑی بے آواز روانی سے اوپر جا رہی تھی۔ گھر نظر آنے لگا تھا۔ اسے فخر کا احساس ہوا۔ اس کا نقشہ اس نے ول کے ساتھ مل کر تیار کیا تھا۔ کبھی کبھی اسے خیال آتا کہ تین افراد کے لیے یہ مکان بہت بڑا ہے۔

ایکسپیڈیشن، طویل ڈرائیو وے میں آگے جا رہی تھی۔ کیرن گاڑی سیدھی گیراج پر لے آئی۔ ریموٹ کنٹرول سے دروازہ کھولا اور گاڑی گیراج میں داخل ہو گئی۔ ایمی نے سیفٹی بیلٹ کھول دی۔ دونوں آگے پیچھے

گاڑی سے اُترے۔

"پہلے چائے پیو گی؟" کیرین نے استفسار کیا۔

"ہاں، ٹھیک ہے۔"

"نہیں، پہلے میں تمہاری شوگر چیک کروں گی۔"

کیرین نے بیٹی کا ہاتھ پکڑا۔ گھر میں داخل ہو کر وہ ہال وے میں رک گئی۔ دیوار پر ڈیجیٹل الارم پینل میں سیکیورٹی کوڈ پنچ کرنے کے بعد اس نے ریفریجریٹر کا رخ کیا۔

ایمی نے اپنے بیڈ روم کے پاس سے گزرتے ہوئے ادھ کھلے دروازے میں سے اندر نگاہ ماری۔ اس کی گڑیاں بیڈ کے سرہانے اسی طرح سجی ہوئی تھیں جیسے وہ چھوڑ کر گئی تھی۔ وہ باتھ روم کی طرف چلی گئی۔ باتھ روم سے نکل کر ایمی نے کچن کا رخ کیا۔ ایک بار پھر وہ بیڈ روم کے سامنے سے گزری تو نامانوس سی بُو اس کے نتھنوں میں گھسی۔ ایمی نے رک کر بیڈ روم میں جانا چاہا لیکن ماں کی آواز سن کر اس نے ارادہ ملتوی کر دیا۔ کیرین اسے چائے کے لیے بلا رہی تھی۔

ایمی نے بیڈ روم کی طرف سے رخ موڑ لیا۔ رخ بدلتے ہی کوئی گرے رنگ کی چیز اس کی آنکھوں کے سامنے لہرائی۔ اس نے اضطراری طور پر ہاتھ اٹھایا، ہاتھ گرے رنگ کے پیچھے کسی ٹھوس چیز سے ٹکرایا۔ وہ گرے رنگ کا تولیا تھا، تولیے کے اندر ایک ہاتھ...

ایمی نے چیخنے کے لیے منہ کھولا لیکن تولیے والا ہاتھ مضبوطی سے اس کی ناک اور منہ پر جم چکا تھا۔ نامانوس بو میں اضافہ ہو گیا جو تولیے میں سے آ رہی تھی۔ بو اس کی ناک کے راستے پھیپھڑوں میں داخل ہو گئی۔

☆☆☆

باسل نروس تھا۔ وہ ایمی کے بیڈ روم کی کھڑکی سے جھانک رہا تھا... اس نے اپنے کزن کو دیکھا، جو بازوؤں میں کسی بچی کو اٹھائے بیڈ روم میں داخل ہو رہا تھا۔ بچی لاتیں چلا رہی تھی، لیکن اس کی مزاحمت سرعت سے معدوم ہوتی چلی گئی۔

جو نے کھڑکی کی راہ بچی کو باسل کے حوالے کیا۔ باسل نے زخمی پرندے کے مانند بچی پر نظر ڈالی اور اسے اپنے چوڑے سینے سے لگا لیا۔

"ویری گڈ، باسو۔" جو کے چہرے پر مکار مسکراہٹ ناچ رہی تھی۔ "معذرت خواہ ہوں۔ او کے؟ یہ دو سے چار گھنٹوں کے لیے آؤٹ ہو گئی ہے۔ کافی ٹائم ہے۔ تم ہر تیس منٹ بعد کال کرو گے۔ "ہیلو" کے سوا کچھ نہیں بولو گے، جب میں خود کوئی سوال نہ کروں اور بیک اپ پلان کو یاد رکھنا۔ سمجھ گئے؟" جو نے آخر میں سوال کیا۔

"ہاں، مجھے سب خوب یاد ہے۔" باسل نے جواب دیا۔

"گڈ، اب نکل چلو۔"

قوی ہیکل باسل چلتے چلتے رک گیا۔

"کیا ہوا؟" جو نے سوال کیا۔

"کیا وہ ایک گڑیا ساتھ لے جا سکتی ہے؟"

جو کھڑکی سے ہٹا اور بیڈ کے سرہانے سے ایک باربی اٹھا کر باسل کو پکڑائی۔ باسل نے بچی کو احتیاط سے اس طرح سینے سے لگایا ہوا تھا جیسے وہی بچی کی ماں ہو۔ وہ درختوں میں پوشیدہ ٹرک کی طرف جا رہا تھا۔

☆☆☆

کیرین کچن کاؤنٹر پر "نیو انگلینڈ جرنل آف میڈیسن" کے اوراق پلٹ رہی تھی۔ دو گلاس آئس ٹی کے کاؤنٹر پر رکھے تھے۔ گلاس کے ساتھ، شوگر چیک کرنے والا پلاسٹک ڈیوائس رکھا تھا۔ اس نے میگزین سے نگاہ ہٹائے بغیر پھر آواز لگائی۔ "ایمی؟ تم ٹھیک ہو، سویٹی؟"

کوئی جواب نہیں آیا۔

کیرین نے مطالعہ کرتے ہوئے گلاس سے ایک سپ لیا۔

☆☆☆

جو کی ہدایت کے مطابق باسل نے انجن اسٹارٹ نہیں کیا تھا۔ بچی کو احتیاط سے لٹانے کے بعد اس نے پک اپ ٹرک کو دھکیلنا شروع کیا۔ وہ اسے اس طرح پش کر رہا تھا جیسے عام آدمی بائیک کو لے کر پیدل چلتا ہے۔ پائن کے درختوں کے پیچھے سے ٹرک نکال کر وہ ڈرائیو وے پر لے آیا۔ ڈرائیو وے، پہاڑی پر اوپر سے نیچے جا رہی تھی لہٰذا ڈھلوان پر ٹرک نے خود ہی رینگنا شروع کر دیا۔ اس کی رفتار بڑھنے سے پہلے وہ ٹرک میں بیٹھ چکا تھا۔ سڑک پر پہنچ کر اس نے انجن اسٹارٹ کیا اور کروک مائل روڈ پر آ گیا۔ یہاں سے اس کو ہائی وے 463 پر پہنچنا تھا، پھر وہاں سے انٹر اسٹیٹ...55

ایک لمبی رات آگے تھی۔ اس نے بچی پر پُرشفقت نظر ڈالی اور سفر شروع کیا۔

☆☆☆

کیرین کی سماعت نے گاڑی کے انجن کی مدھم آواز اٹھالی تھی۔ دن کے اس وقت یہ آواز غیر متوقع تھی۔ اس نے کچن کی کھڑکی سے جھانکا لیکن کچھ دکھائی نہیں دیا۔ شاید

ڈیلیوری ٹرک تھا، اس نے سوچا۔

"ابی؟ کیا تمہیں مدد چاہیے، ہنی۔" اس نے بلند آواز میں کہا۔ کوئی جواب نہیں آیا۔ اچانک خوف نے اس کے ذہن میں سر اٹھایا۔ ابی کے شوگر لیول سے وہ ہمہ وقت محتاط رہتی تھی۔ وہ کچن سے نکل کر ہال میں آ گئی۔ دفعتاً اس کے قدم زمین میں گڑ کے رہ گئے، وہ حیرت اور ہراس کے عالم میں وہ سیاہ بالوں والے اجنبی کو دیکھ رہی تھی۔ وہ دروازہ کھول کے ہال میں داخل ہو رہا تھا۔ اس کی عمر پچاس کے لگ بھگ ہوگی۔ اس نے دونوں ہاتھ پشت پر باندھے ہوئے تھے۔ یکلخت سر سے پاؤں تک کیرین کے مسامات نے پسینہ اگل دیا۔

"ایزی، مسز جیننگ۔" اس شخص نے اطمینان سے کہا۔ "ابی از فائن۔ سب کچھ ٹھیک ہے۔ میری بات غور سے سنو۔"

بیٹی کا نام سن کر کیرین کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ خوف اور دہشت نے اسے مفلوج کر دیا۔ اس نے چیخنے کی کوشش کی مگر حلق میں کانٹے پڑ گئے۔ اس کا منہ کھلا لیکن کوئی آواز برآمد نہ ہوئی۔

اجنبی کی آواز آئی۔ "میرا نام جو ہکنی ہے۔ مسز جیننگ! میں تمہاری مدد کروں گا۔ پہلی بات یاد رکھنے کی یہ ہے کہ ابی خیریت سے ہے۔"

کیرین ابتدائی شاک سے باہر آئی تو جسم نے جھٹکا لیا اور چیخ اٹھی۔ "ابی... ی..."

"پلیز، سکون سے رہو۔" جو نے نرمی سے کہا۔ "میں جو ہکنی ہوں۔ میں اپنا اصل نام بتا رہا ہوں، کیونکہ مجھے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ تمہیں ابی کی سلامتی مطلوب ہے اس لیے تم کبھی رپورٹ نہیں کرو گی۔ اس طرح تم، میں اور ابی تینوں بخیریت رہیں گے۔ یہ میرا غیر لچک دار اصول ہے کہ بچوں کو نقصان نہ پہنچے اور میں اس اصول پر سمجھوتا نہیں کرتا۔"

کیرین نے تڑپ کر اسے راستے سے ہٹایا اور ابی کے کمرے کی طرف بھاگی۔ کمرے کے بعد باتھ روم کو دیکھا، پھر تمام گراؤنڈ فلور چھان مارا۔ وہ ابی کو آوازیں دیتی جا رہی تھی۔ بعدازاں وہ پہلی منزل پر آ گئی۔ تاہم ناکامی کے سوا کچھ ہاتھ نہ آیا۔ ابی غائب تھی۔ کیرین نے فون اٹھا کر 911 ملایا۔ آپریٹر کے بجائے دوسری طرف سے مناجات کی آوازیں آنے لگیں۔ یقیناً جو نے کچن فون سے [illegible] ملا کر ریسیور واپس نہیں رکھا تھا۔ اس نے فون پٹخا اور بیڈروم میں آ کر پرائیویٹ لائن کو آزمایا۔ اس لائن پر موسم کا حال بتایا جا رہا تھا۔

کیرین نے بددلی سے فون رکھا اور آئینے میں اپنے عکس کو گھورنے لگی۔ اس نے سوچا بدحواس ہونے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اس کا واسطہ ایک مکار آدمی سے پڑا ہے، جو پوری تیاری کے ساتھ نازل ہوا ہے۔ وہ واپس گراؤنڈ فلور پر آئی اور دبے قدموں ہال وے سے گزر کر ماسٹر بیڈروم میں گھس گئی۔ دروازہ اس نے اندر سے بند کر لیا۔ دل بری طرح دھڑک رہا تھا۔ کرسی پر کھڑے ہو کر اس نے الماری کے سب سے اوپر والے شیلف پر ہاتھ گھمایا۔ ول کا ریوالور اس کے ہاتھ آ گیا۔ کیرین نے سلنڈر کھول کے چیک کیا۔ چھ راؤنڈ موجود تھے۔ سلنڈر واپس جگہ پر کر کے وہ کرسی سے نیچے اتر آئی۔ پسٹل ہاتھ میں آتے ہی اس کا حوصلہ بڑھ گیا۔ بیڈروم کا دروازہ کھول کر اس نے کچن کا رخ کیا۔ کچن کے باہر وہ رک گئی اور اندر جھانکا۔ جو نامی شخص کچن ٹیبل کے ساتھ اطمینان سے بیٹھا تھا۔ اس کے ہاتھ میں کیرین کا نکالا ہوا آئس ٹی کا گلاس تھا۔

غصے کی لہر آئی اور کیرین نے اندر گھس کر گن تان لی۔

"کہاں ہے میری بیٹی؟"

جو نے گلاس نیچے رکھ کر .38 کی گن کو پھر کیرین کی جانب دیکھا۔

"کیرین، تم مجھے شوٹ کرو گی؟ کیا میں تمہیں کیرین کہہ سکتا ہوں؟"

کیرین نے گن کو جنبش دی اور سوال دہرایا۔ "ابی کہاں ہے؟"

"ابی محفوظ جگہ پر ہے لیکن اگر تم نے مجھے گولی مارنے کی غلطی کی تو تیس منٹ کے اندر وہ ختم ہو جائے گی اور میں کچھ نہیں کر سکوں گا۔" مسلح کیرین کو دیکھ کر جو کے اطمینان میں کوئی فرق نہیں آیا تھا۔

کیرین کو لگا جیسے کسی نے اسے بلند پہاڑی سے کھائی میں پھینک دیا ہو۔ اس کے پیٹ میں اینٹھن سی ہونے لگی۔

"مجھے بتاؤ کیا ہو رہا ہے؟ تم کیا چاہتے ہو؟"

"دھیان سے سنو کیرین۔ یہ اغوا برائے تاوان کا کیس ہے اور کچھ نہیں۔ او کے؟ پیسوں کا معاملہ ہے۔ ابی اس وقت میرے کزن باسل کے پاس ہے۔ باسل کے پاس سیل فون ہے۔ اگر میں نے تیس منٹ کے وقفوں سے اسے کال نہیں کی یا اس کی کال کا جواب نہیں دیا تو وہ ابی کو مار دے گا۔ اگرچہ وہ ایسا نہیں کرنا چاہتا لیکن مجبوری کی

حالت میں اسے کرنا پڑے گا۔ یہ میرا بے لچک دوسرا اصول ہے۔ اس لیے تمہارے پاس کسی قسم کی حماقت کی گنجائش نہیں ہے۔ نہ تم پولیس سے رابطہ کر سکتی ہو۔ تیس منٹ میں پولیس کچھ نہیں کر سکتی۔'' جو مسکرانے لگا۔

''تم اسمارٹ عورت ہو اور باسل اچھا بندہ ہے۔ وہ بچوں سے پیار کرتا ہے، کیونکہ وہ خود بھی بچوں جیسا ہے۔ شروع سے میں ہی واحد شخص رہا ہوں جس نے اس کا خیال رکھا ہے اس لیے وہ میری ہر بات مانتا ہے۔ لہٰذا تم یہ گن استعمال کرنے کا خیال دل سے نکال دو۔''

کیرین نے گن کو دیکھا۔ اس کا ہاتھ بوجھل ہونے لگا۔ جو کے اعتماد نے اسے نڈھال کر دیا تھا۔

''تم خاصی سمجھ دار ہو۔ میری باتوں پر دھیان دو۔ جیسا کہ میں نے پہلے کہا، یہ اغوا برائے تاوان کا معاملہ ہے لیکن یہ ایسا نہیں ہے، جیسا تم نے ٹی وی یا فلموں میں دیکھا ہوگا۔ یہ ایک آرٹ ورک ہے۔ پرفیکٹ کرائم۔ میں یہ کہنے میں حق بجانب ہوں۔ کیونکہ یہ کام میں پہلے بھی پانچ مرتبہ کامیابی سے سرانجام دے چکا ہوں اور کبھی پکڑا نہیں گیا۔''

کیرین لرز اٹھی۔ اس کا گن والا ہاتھ غیر متوازن ہوتا جا رہا تھا۔

''میں جانتا ہوں کہ تم کیا سوچ رہی ہو۔'' وہ پھر گویا ہوا۔ ''یہی کہ پانچ مرتبہ بچوں کا کیا بنا؟ آج کے دن اس وقت تک پانچوں بچے آزادانہ خطرے سے عاری زندگی گزار رہے ہیں۔ تمہیں پتا ہے کیوں؟ اس لیے کہ ان کی ماؤں نے مجھے شوٹ کرنے کی حماقت نہیں کی تھی اور ان کے باپ... انہوں نے دماغ ٹھنڈا رکھتے ہوئے تاوان کی رقم ادا کر دی تھی۔ ایسا ہی تم لوگ بھی کرو گے۔''

کیرین گن چھوڑنا نہیں چاہتی تھی۔ تاہم اسے شدید بے بسی کا احساس ہوا۔ اس نے گن کچن ٹیبل پر رکھ دی۔

''ویری گڈ۔'' جو نے تعریف کی۔ ''تم ایک اچھی اور محبت کرنے والی ماں ہو۔ تم وہی کر رہی ہو جو کوئی بھی سمجھ دار ماں ایسی صورت حال میں کر سکتی ہے۔ مجھے امید ہے کہ تمہارا شوہر بھی تمہاری طرح ایک معقول شخص ثابت ہوگا۔''

خوف نے کیرین کے اعصاب کو کچل ڈالا۔ ''کہاں ہے ول؟ کیا، کیا ہے تم نے اس کے ساتھ؟''

جو نے گھڑی دیکھی۔ ''تمہارا شوہر اس وقت فضا میں ہوگا، بلوکسی کے قریب... وہ ''بیو ریج کیسینو ریسورٹ'' میں افتتاحی تقریر کرے گا۔ تقریر کے بعد اس کی ملاقات پارٹنر سے ہوگی اور اسے پتا چل جائے گا کہ یہاں کیا

ہو رہا ہے، نیز اسے کیا کرنا ہے۔

جو کی معلومات نے کیرین کو مایوسی کے اندھیرے میں پھینک دیا۔ جو اور اس کے ساتھی سب کچھ جانتے ہیں۔ وہ مکمل منصوبہ بندی کے ساتھ وارد ہوئے تھے۔ وہ کیا کر سکتی ہے۔ خوف اور اندیشے اسے سوچنے کا موقع نہیں دے رہے تھے۔

''ہم رات ایک ساتھ گزارتے ہوئے انتظار کریں گے۔'' جو نے کہا۔

''کیا مطلب ہے تمہارا؟'' کیرین لرز اٹھی۔

''یہ آپریشن چوبیس گھنٹے کا ہے۔ ٹھیک چوبیس گھنٹے۔ بیس گھنٹے باقی ہیں۔''

''لیکن ہم انتظار کیوں کریں گے؟ تمہیں رقم سے غرض ہے، وہ میں ادا کر دوں گی۔ تم ابی کو واپس لے آؤ۔''

جو نے نفی میں سر ہلایا۔ ''کیرین میں جانتا ہوں کہ تم ادائیگی کر سکتی ہو لیکن یہ ہمارا طریقہ کار نہیں ہے۔ ہر کام ٹائم ٹیبل کے مطابق ہوگا۔ کتنی خوب صورت جگہ ہے۔ ہم کھانا کھائیں گے... ایک دوسرے کو جاننے کی کوشش کریں گے۔ سب اچھا ہوگا۔ مجھے پیسے مل جائیں گے اور تمہیں ابی۔''

غصے کی لہر نے خوف کو پسپا کیا۔ کیرین کا چہرہ سرخ ہو گیا۔

''میری بھی سنو، یو سن آف بچ۔''

چند ثانیے کے لیے جو کے چہرے کا رنگ بدلا، پھر وہ سنبھل گیا۔

''موجودہ حالات میں تمہارا ردِعمل ٹھیک نہیں ہے۔ مجھے کتا بننے پر مجبور مت کرو۔''

کیرین نے خود پر قابو پانے کی کوشش کی۔ ''اگر ہم بیس گھنٹے یعنی کل تک انتظار کرتے ہیں تو ابی ویسے ہی مر جائے گی۔''

''بکواس۔''

''بکواس نہیں ہے۔ ابی کو بچکانا ذیابیطس کا مرض لاحق ہے۔ انسولین کے بغیر وہ مر جائے گی۔''

''ڈراما نہیں کرو۔''

''مائی گاڈ... کیا تم نہیں جانتے؟''

''کوئی ثبوت؟''

کیرین نے بڑھ کر ایک دراز کھولی اور ایک پلاسٹک بیگ باہر نکالا۔ بیگ میں سرنج اور سوئیاں بھری ہوئی تھیں۔ اس نے بیگ میز پر الٹ دیا۔ بعد ازاں ریفریجریٹر کھول کر

ایک درجن کے قریب شیشے کی وائلز نکالیں۔ جو نے ایک وائل اٹھا کر لیبل پڑھا اور اس کی پیشانی شکن آلود ہوگئی۔

''لعنت ہے، ناقابلِ یقین۔'' پہلی بار اس کے اعتماد میں تفکر کا عنصر دکھائی دیا۔ یہ انکشاف اس کے منصوبے سے متصادم تھا۔

''کچھ کرو۔ ایک گھنٹے کے اندر اسے کوڈوز دینا ہے۔ وہ یہاں سے کتنی دور ہے؟'' کیرین کی آواز میں گھبراہٹ تھی۔

''نہیں ہم نہیں جا سکتے۔'' جو نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

کیرین نے لپک کر پسٹل . 38 دوبارہ اٹھا لیا۔ نشانہ جو کا سینہ تھا۔

''میں نے بتایا نہیں تھا، گن استعمال کرنے کا نتیجہ؟''

''کیا فرق پڑتا ہے؟ ابھی نہیں تو تم بھی نہیں۔'' کیرین نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

جو نے دونوں ہاتھ بلند کیے۔ ''آرام سے، آرام سے... بیٹھ جاؤ۔ میرا مطلب تھا کہ ہم فوری طور پر نہیں جا سکتے۔ ابھی محفوظ جگہ پر ہے۔ ہم بعد میں جا سکتے ہیں۔ اسے انسولین دینے میں کتنا وقت ہے؟''

کیرین نے دماغ میں حساب کتاب جوڑا۔ اگر ابھی مٹھاس کم مقدار میں استعمال کرتی ہے تو رات نکال لے گی۔ لیکن کیرین رسک نہیں لے سکتی تھی اگر جو کے کزن نے اسے کوئی میٹھی چیز کھلادی... چاکلیٹ کینڈی وغیرہ...

''بچکانا ذیابیطس بڑی غیر یقینی ہوتی ہے۔'' وہ بولی۔ ''اگر ابھی نے زیادہ میٹھی خوراک لی تو وہ کومے میں جا سکتی ہے۔ اس کے بعد موت کا سفر بہت تیزی سے مکمل ہوگا۔''

جو نے نچلا ہونٹ چبایا۔ وہ دماغ میں اپنا حساب جوڑ رہا تھا۔ پھر وہ میز سے ہٹ کر رکھی ڈیسک پر گیا جہاں بل اور رسالے پڑے تھے۔ وہاں سے کورڈلیس فون اٹھا کر اس نے نمبر پنچ کیے۔ کیرین نے قدم بڑھا کر اسپیکر کے بٹن پر ہاتھ مارا۔ جو نے پیچھے دیکھا۔ وہ اسپیکر کا سوئچ آف کرنا چاہ رہا تھا... اسی اثنا میں دوسری جانب سے مردانہ آواز آئی۔

''جو، تیس منٹ ہو گئے کیا؟''

''نہیں۔ آئی ایم سوری... لیکن تم کو صرف ہیلو بولنا تھا۔''

''اوہ ہاں، معاف کرنا۔'' جو کے کزن کی آواز ایسی تھی جیسے کوئی بڑا بچہ بول رہا ہو۔

''بچی کا کیا حال ہے؟'' جو نے سوال کیا۔

''ٹھیک ہے۔ وہ سو رہی ہے۔''

''مجھے بات کرنے دو۔'' کیرین نے گن کو حرکت دی۔ وہ مضطرب ہوگئی۔

جو نے ہاتھ اٹھا کر اسے پیچھے ہٹنے کا اشارہ کیا۔ ''ابھی بات نہیں کر سکتی۔ وہ بے ہوش ہے۔''

''کیا... ا... ا...؟'' کیرین چلا اٹھی۔ ''تم نے کیا دیا ہے، اسے؟ یو باسٹرڈ...''

جو، تھوڑا سا اٹھا اور کیرین کے پیٹ میں گھونسا مارا۔ ضرب کی شدت نے کیرین کے پھیپھڑوں سے ساری ہوا نکال دی۔ وہ دہری ہو کر فرش پر گری۔ گن اس کے ہاتھ سے نکل گئی۔

''باسو، غور سے سنو۔ بچی کو کوئی میٹھی چیز مت کھلانا۔''

''اسے سیال اشیا کی ضرورت ہے۔'' کیرین نے ہانپتے ہوئے کہا۔ ''پانی... زیادہ پانی۔''

''باسو، لڑکی کو پانی زیادہ پلاؤ۔ اوکے؟''

''ٹھیک ہے۔'' دوسری طرف سے بچوں جیسی الجھن زدہ آواز آئی۔

''شاید مجھے رات میں وہاں آنا پڑے۔'' جو نے عندیہ دیا۔

کیرین کو امید کی کرن دکھائی دی۔

''گاڑی کی رفتار کم کر دو۔'' جو نے ہدایت جاری کی۔

''اوکے۔''

''گڈ بوائے۔'' جو نے رابطہ منقطع کر دیا۔

جو، کیرین کے قریب بیٹھ گیا۔ ''میرا پارٹنر تمہارے شوہر سے رابطہ کرے گا۔ آگے چلنے سے پہلے ہمیں تمہارے شوہر کا ردعمل دیکھنا ہے۔ آیا وہ ہمارے ساتھ ایک پیج پر ہے یا نہیں۔ ممکن ہے ذیابیطس والا معاملہ اسے بھڑکا دے۔ تاہم میں امید کرتا ہوں کہ وہ کوئی غلط قدم نہیں اٹھائے گا۔ اگر مسٹر ول نے کوئی غلط حرکت کی تو پھر ساری دنیا کی انسولین بھی ابھی کو نہ بچا سکے گی۔'' جو دھمکی دے کر کھڑا ہو گیا۔

☆☆☆

جیکسن کے جنوب میں چالیس میل دور جنگل کا ایک چھوٹا سا قطعہ درختوں سے صاف تھا۔ اس صاف شدہ قطعہ اراضی میں ایک اے ایم سی ریمبلر کھڑی تھی۔ ریمبلر سطح زمین کے بجائے بلاکس کے اوپر کھڑی تھی۔ ریمبلر کے قریب ایک چھوٹا سا کیبن نما گھر تھا۔ اطراف میں درخت اور درختوں کے درمیان سے ایک تنگ کچا راستہ، صاف شدہ

قطعے میں آرہا تھا۔ سورج کی روشنی کم اور پرندوں کی آوازیں زیادہ تھیں۔

جنگل میں ایک نئی آواز سنائی دینے لگی۔ یہ گاڑی کے انجن کی آواز تھی۔ درختوں میں کچے راستے پر ایک گاڑی نمودار ہوئی جس کا رنگ سبز تھا۔ یہ پرانا پک اپ ٹرک تھا، جو کیبن کے پاس آکر رک گیا۔ انجن بند ہو گیا اور گاڑی میں سے بھاری بھرکم باسل عرف باسو باہر نکلا۔ باربی ڈول اس کی جیب میں سے جھانک رہی تھی۔ اس نے احتیاط سے ابی کا بے حس وحرکت جسم بازوؤں میں سنبھالا اور کیبن نما گھر میں لے گیا۔

☆☆☆

بیرن 58 نے گلف پورٹ۔ بلوکسی کے ائرپورٹ پر لینڈ کیا۔ گراؤنڈ کریو کے اشارے پر بیرن 58 جنرل ایوی ایشن ایریا میں خالی جگہ پر رک گیا۔ پنکھوں کی گردش تھمی تو ول باہر نکلا۔ اس کا مختصر سامان اس کے ساتھ تھا۔ کچھ دیر بعد وہ کرائے پر حاصل کردہ فورڈ ٹیمپو میں محوِ سفر تھا۔

دوا کی خوراک لینے کے باوجود اس کے جوڑوں میں دکھن تھی۔ کیسینو کے میٹنگ روم میں پہنچنے کے لیے ایک گھنٹے سے بھی کم وقت بچا تھا۔ 90SU ہائی وے پر آکر اس نے خطرہ مول لیا اور حدِ رفتار توڑ دی۔ وقت پر پہنچنے کے لیے وہ ٹریفک پولیس کا ٹکٹ لینے کے لیے تیار تھا۔ تاہم اس کی نوبت نہیں آئی۔ بیوریج کیسینو ریسورٹ پہنچتے ہی لیپ ٹاپ کے سوا، دوسرے بیگ اس نے بیل بوائے کو پکڑائے...

چیک اِن ڈیسک پر ول نے اپنا نام بتایا۔ فوراً ہی منیجر آن دھمکا اور گرمجوشی سے مصافحہ کیا۔ اس کا نام گیوٹریو تھا۔

''ڈاکٹر جیننگ، آپ کے ساتھی کچھ پریشان ہو چلے تھے۔'' گیوٹریو نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

''شاور لینے کے بعد میں تیار ہوں۔'' ول نے جواب دیا۔

''ڈاکٹر، آپ کا سوئٹ اٹھائیسویں منزل پر ہے اور ہمارا آڈیو ویو کنسلٹنٹ، میگنولیا بال روم میں آپ کا منتظر ہے۔ وی آئی پی ایلیویٹر، جیولری کے ساتھ ہے۔ کسی بھی ضرورت کے لیے مجھے یاد کرتے وقت ہچکچانے کی ضرورت نہیں۔ آپ مجھے میرے نام سے بلا سکتے ہیں۔''

''اوکے، شکریہ۔'' ول مسکرایا۔

☆☆☆

[illegible] کو [illegible] کر سوال پر آمنے سامنے

بیٹھے تھے۔

''میں سمجھنے سے قاصر ہوں کہ کل تک انتظار کرنے کی کیا ضرورت ہے۔'' کیرین بولی۔ ''تم اپنی رقم لو اور قصہ ختم کرو۔''

''پہلی وجہ یہ ہے کہ بینک بند ہو چکے ہیں۔ دوسرے یہ کہ تاوان کی رقم وصول کرنے کا ہمارا طریقۂ کار مختلف ہے۔''

''کیا منصوبہ ہے تمہارا؟''

''تمہارا شوہر اپنے مالی مشیر... گرے ڈیوڈسن... کو کال کر کے ایک چھوٹی سی کہانی سنائے گا... تم لوگ، والٹر اینڈرسن کے عاشق ہو۔ تمہارے گھر میں جگہ جگہ اینڈرسن کی قیمتی پینٹنگز آویزاں ہیں۔ تمہارا شوہر، گرے ڈیوڈسن کو بتائے گا کہ اس نے حال ہی میں والٹر اینڈرسن کا بنایا ہوا ایک نادر مجسمہ دریافت کیا ہے۔ بہت سے لوگوں کی رائے میں یہ مجسمہ اینڈرسن کے گھر سے چرایا گیا تھا اور اس کی مارکیٹ ویلیو...''

''اس کی مالیت، گراں قدر پینٹنگز کے مقابلے میں کہیں زیادہ ہے۔'' کیرین نے جو کی بات کاٹ دی۔ ''کیونکہ والٹر اینڈرسن نے گنتی کے مجسمے تراشے تھے اور نوادرات کی قیمت بہت زیادہ ہوتی ہے۔''

''گڈ، تم بہت سمجھ دار ہو۔'' جو نے دانت نکالے۔ ''میرا ہوم ورک مکمل ہے۔ تمہارے شوہر جیسے ڈاکٹروں کو کچھ نہ کچھ جمع کرنے کا خبط ہوتا ہے۔ کسی کو کتابیں، کسی کو گاڑیاں، آرٹ ورک وغیرہ وغیرہ...''

'مسٹر جو، تمہارا ہوم ورک مکمل نہیں ہے۔' کیرین نے دل میں کہا۔ 'اگر مکمل ہوتا تو تمہیں ابی کے مرض کا علم ہوتا... تم اور کہاں کہاں غلطی کر گئے ہو، جلد پتا چل جائے گا۔'

''تمہارا شوہر کل صبح ڈیوڈسن سے کہے گا کہ وہ پانچ لاکھ ڈالرز بلوکسی میں اسے وائر کر دے۔ کیونکہ مجسمے کا موجودہ مالک کیش طلب کر رہا ہے اور وہ یعنی تمہارا شوہر اس موقع کو گنوانا نہیں چاہتا۔ اس طرح ڈیوڈسن کو شک بھی نہیں ہوگا۔ مزید برآں، ڈاکٹر ول کی پیاری بیوی کیرین، تصدیق کے لیے ڈیوڈسن کے آفس آسکتی ہے۔ اگرچہ اس کی ضرورت نہیں تھی مگر یہ ایک موثر ٹرک ثابت ہوگی۔ پھر ہم دونوں ڈیوڈسن کے آفس جائیں گے، میں باہر رکوں گا اور تم اندر جا کر دستخط کرو گی۔ فوراً پانچ لاکھ ڈالرز روشنی کی رفتار سے تیز، بلوکسی پہنچ جائیں گے۔ میرا پارٹنر بلوکسی میں، ول کو لے کر

بینک پہنچے گا۔ ول اندر جائے گا اور کیش لاکر میرے پارٹنر کے حوالے کردے گا۔''

''تم نے یہ انوکھا منصوبہ 6 لاکھ ڈالرز کے لیے بنایا ہے۔ کیا ضرورت تھی اتنا کھڑاگ کرنے کی؟'' کیرین نے اظہارِ حیرت کیا۔

جو نے قہقہہ لگایا۔ ''یہی میری انفرادیت ہے۔ عام کڈنیپرز/اغوا کنندگان کی کھوپڑیوں میں بھس بھرا ہوتا ہے۔ اسی لیے مارے جاتے ہیں یا پکڑ لیے جاتے ہیں۔ ایف بی آئی کے نزدیک تاوان کی رقم اٹھانے کا کوئی بھی طریقہ محفوظ نہیں ہے۔ ٹیکنالوجی نے بہت ترقی کرلی ہے۔ تمہارا شوہر خود میرے لیے تاوان کی رقم وصول کرے گا۔ تم بھجواؤ گی اور وہ نکالے گا۔ میرا کہیں ذکر نہیں ہے۔ کتنی خوب صورت بات ہے؟ دوسروں سے بالکل مختلف۔ کوئی کسی کو کال نہیں کرسکتا۔ کال صرف میں اور میرے ساتھی کریں گے۔ ہر تیس منٹ بعد۔ جب تک ہم یہ کرتے رہیں گے، سب ٹھیک رہے گا۔ کوئی زخمی ہوگا نہ کوئی مارا جائے گا اور نہ ہی کوئی سلاخوں کے پیچھے جائے گا۔ تاوان بھی میرا فکس ہوتا ہے۔ مجھے قناعت پسند سمجھ لو... میں واردات بھی سال میں ایک بار کرتا ہوں۔ تاوان ادا کرنے والوں کو رقم دینے میں کوئی تکلیف نہیں اور بچہ بھی بخیریت انہیں واپس مل جاتا ہے۔''

''تم شیخی خورے معلوم ہوتے ہو۔'' کیرین نے طنز کیا۔

جو نے کندھے اچکائے۔ ''ممکن ہے ایسا ہو لیکن میرا کلین ریکارڈ میری باتوں کا گواہ ہے۔ اوپر تلے پانچ مرتبہ میں بے عیب وارداتیں کرچکا ہوں۔ کچھ نہ کچھ فخر تو میرا حق بنتا ہے یا نہیں؟''

''یہ کوئی دکانداری یا کاروبار نہیں ہے۔ کیا تمہیں بچوں کے احساسات کا خیال نہیں آتا، ان پر کیا گزرتی ہوگی؟''

''بچے چوبیس گھنٹے کے لیے کچھ بھی فیس کرسکتے ہیں جب میں بچہ تھا تو میں نے کئی سال اس سے زیادہ خراب حالات کا سامنا کیا تھا۔''

''لیکن جلد یا بدیر تو غلطی کروگے۔ ہمیشہ ہی ایسا نہیں ہوتا رہے گا۔''

''میں غلطی نہیں کروں گا۔ ہوسکتا ہے، میرا کوئی ساتھی کرجائے۔ جیسے باسو، باسو ایک بڑا بچہ ہے۔ بہت بڑا بچہ۔ دیکھنے میں گوریلا لگتا ہے لیکن اندر سے بچہ ہے۔''

کیرین نے آنکھیں بند کرلیں۔

''ڈرو مت۔ وہ بچوں سے زیادتی نہیں کرتا۔ وہ تو بچوں سے محبت کرتا ہے۔ ان کا خیال رکھتا ہے۔ جب ہم بچے کو واپس کردیتے ہیں تو وہ خوش ہوتا ہے۔ ہاں اگر بچہ بھاگنے کی کوشش کرے تو وہ ناراض ہوجاتا ہے۔''

''کیا ہم رات میں ان کے ساتھ نہیں رہ سکتے؟ ابی کو انسولین کی ضرورت پڑسکتی ہے۔''

''مجھے بھوک لگ رہی ہے۔ شام کے کھانے کے لیے کچھ کرو۔''

''سنو...''

''کچھ نہیں، کھانا۔'' جو نے اپنے پیٹ پر ہاتھ پھیرا۔

☆☆☆

ول کا لیکچر اور وڈیو ڈیمو، نہایت کامیاب رہا۔ سامعین کی تعداد ہزار سے اوپر تھی۔ تقریباً سب پروفیشنل تھے۔ اس کی ملاقات چند پرانے ساتھیوں سے بھی ہوئی ان میں اس کا عزیز دوست جیکسن ایورٹ بھی تھا... ول کی تین سالہ تحقیق اور نئی دوا کے وڈیو مظاہرے نے سامعین و ناظرین کو خوب متاثر کیا۔

وہ نازنین و ناز آفریں مختصر سے سیاہ لباس میں جلوہ افروز تھی۔ اس کے گلے میں ڈائمنڈ نیکلس چمک رہا تھا۔ وہ خاموش اور بظاہر تنہا تھی۔ جہاں ول کھڑا تھا، وہاں سے نازنین کی ٹیبل قریب تھی۔ سامعین میں موجود خواتین میں وہ سب سے کم عمر تھی... نسوانی حسن کے تمام لوازمات سے مسلح۔ اس کی سیاہ آنکھیں لیزر کے مانند مستقل ول کے اوپر مرکوز تھیں۔

ول کی نظریں حاضرین پر سے گھومتی ہوئی جب بھی نازنین پر آتیں، وہ اسے اپنی جانب نگراں پاتا۔ وہ سیاہ بالوں والی حسینہ کا نوٹس لینے پر مجبور ہوگیا۔ تاہم اس کی توجہ اپنے اصل ٹاسک کی جانب رہی...

جب وہ تقریر ختم کرکے اپنے کاغذات اور دیگر اشیا سمیٹ رہا تھا، اس وقت نازنین کے لبوں پر پُراسرار مسکراہٹ نمودار ہوئی۔

ول، ہاتھ ملاتا اور تہنیتی کلمات وصول کرتا ہوا ایلیویٹر کی طرف جارہا تھا۔ وہاں دو ڈاکٹر سمیت تین افراد اور تھے۔ ایلیویٹر کا دروازہ بند ہونے جارہا تھا، تب ایک نسوانی آواز بلند ہوئی۔

''رکو... ذرا۔''

ول کا ہاتھ اضطراری طور پر ڈور کو بند ہونے سے روکنے کے لیے اٹھا۔ اچانک حرکت سے ہاتھ کے جوڑ میں

نیس اٹھی۔

''شکریہ۔'' سیاہ ملبوس والی نازنین نے ایلیویٹر میں قدم رکھا۔ ول نے ایلیویٹر کے آئینے میں اس کا جائزہ لیا۔ وہ ہینڈ بیگ تھامے فلور کو تک رہی تھی۔ آٹھویں منزل پر دونوں ڈاکٹر نکل گئے۔ بارہویں پر تیسرا فرد بھی ایلیویٹر چھوڑ گیا۔ ول نے کچھ بے چینی محسوس کی۔

''آپ کا لیکچر متاثر کن تھا۔'' حسینہ نے خاموشی کا قفل توڑا۔

''شکریہ۔''

''آپ کا فلور کون سا ہے؟'' وہ مسکرائی۔

''اٹھائیس۔'' ول کو احساس ہوا کہ وہ بٹن دبانا بھول گیا تھا۔ لڑکی نے بٹن دبایا۔ ''میں بھی اٹھائیس پر ہوں۔''

''تم ڈاکٹر ہو؟'' ول نے سوال کیا۔

''نہیں، میں تو سیکھ رہی ہوں۔'' اس نے مبہم جواب دیا۔

ول نے سر ہلانے پر اکتفا کیا۔

اٹھائیسویں منزل پر دونوں ایلیویٹر سے باہر آ گئے۔

''بائے۔'' لڑکی مسکرا کر دائیں جانب چل پڑی۔ ول اس کی مست خرامی کو دیکھتا رہ گیا۔ پھر اس نے سر جھٹکا اور بائیں طرف مڑ گیا۔ وہ سوئٹ نمبر 28021 کے سامنے رکا اور کریڈٹ کارڈ 'کی' نکالی۔ لڑکی کی جلوہ افروزیوں کے علاوہ کوئی اور ہی چیز تھی جو ول کے دماغ میں اٹک رہی تھی۔ 'کارڈ کی' استعمال کرتے ہوئے اس نے مڑ کر دیکھنا چاہا اور دنگ رہ گیا۔ لڑکی اس کے سامنے کھڑی تھی۔ ول کے دماغ میں گھنٹی بجی، یہ کیا اسرار ہے؟ وہ کارپٹڈ فلور پر دبے قدموں اس کے پیچھے آ گئی تھی۔

''میرا نام شیرل ہے، ڈاکٹر۔'' لڑکی دلربا انداز میں مسکرائی۔

''میں سمجھا نہیں۔ کیا چاہتی ہو؟'' ول کی آواز میں الجھن تھی۔

''اندر چل کر بتاتی ہوں۔''

''تم ہوش میں ہو؟'' ول کو غصہ آ گیا۔ دوسرے ہی لمحے اس کے چہرے پر غیر یقینی چھا گئی۔ لڑکی کے ہاتھ میں آٹومیٹک پسٹل تھا جس کا رخ ول کے سینے کی طرف تھا۔

''یہ کیا ہے؟ میرے پاس کیش زیادہ نہیں ہے۔''

''مجھے کیش نہیں چاہیے، مجھے اندر جانا ہے۔'' لڑکی نے ایلیویٹر کی طرف نگاہ مارتے ہوئے تیزی سے کہا۔

''مگر کس لیے؟''

''تمہیں معلوم ہو جائے گا، جلدی کرو۔''

''میں اندر نہیں جا رہا، مجھے پتا چلنا چاہیے کہ مسئلہ کیا ہے۔'' ول دیوار پر فون کی طرف بڑھا۔ ''میں فرنٹ ڈیسک کو فون کر رہا ہوں کہ پولیس کو کال کریں۔''

''فون کو ہاتھ مت لگانا۔'' لڑکی کا انداز بدل چکا تھا۔

''شیرل، تم مجھے شوٹ نہیں کر سکتیں۔'' ول نے مضبوطی سے کہا اور فون اٹھا لیا۔

''تم نے کوئی کال کی تو پھر میں بھی ایمی کو مرنے سے نہیں روک سکتی۔''

ول کے دماغ میں دھماکا ہوا اور ہاتھ منجمد ہو گیا۔ ''کیا کہا تم نے؟''

''ڈاکٹر، تمہاری بیٹی دو گھنٹے پہلے اغوا ہو چکی ہے۔ تم اسے زندہ دیکھنا چاہتے ہو تو مجھے اندر لے چلو۔ جلدی کرو۔'' اس کی آواز میں سنجیدگی اور تاثرات میں بے چینی تھی۔

ول کے سینے میں دھواں سا بھر گیا۔ کان شائیں شائیں کر رہے تھے۔

''ڈاکٹر، اگر کوئی آ گیا اور مجھے گن کے ساتھ دیکھ لیا تو کہانی ختم ہو جائے گی۔ میں تمہاری بیٹی کو زندہ رکھنا چاہتی ہوں۔ وقت ضائع نہ کرو، اندر چلو۔'' شیرل نامی حسینہ کے اضطراب میں اضافہ ہو گیا۔

ول نے چند سیکنڈ اس کی آنکھوں میں دیکھا اور دروازہ کھول کر اندر چلا گیا۔ شیرل بھی اس کے پیچھے آئی اور دروازہ بند کر دیا۔ پسٹل اب بھی اس کے ہاتھ میں تھا۔ وہ نشست گاہ سے گزر کر بیڈروم میں چلی گئی۔

''میری بیٹی کے بارے میں بتاؤ؟''

''تاوان کے لیے تمہاری بیٹی کو اغوا کیا گیا ہے۔ میرا ساتھی، میڈیسن کاؤنٹی میں، اس وقت تمہاری بیوی کے ساتھ ہے۔ یہ دوسری لوکیشن ہے جبکہ ایک لوکیشن یہاں ہے کہ میں تمہارے ساتھ ہوں۔ ہمارا تیسرا ساتھی، تمہاری بیٹی کے ساتھ تیسری لوکیشن پر ہے...'' شیرل نے ول کو مقصد اور پلان مختصر الفاظ میں سمجھایا۔

ول کا دماغ تیزی سے کام کر رہا تھا۔ وہ سمجھ گیا کہ جو سچویشن تخلیق کی گئی ہے، اس میں وہ شیرل کے خلاف کوئی جارحانہ قدم نہیں اٹھا سکتا۔ شیرل کی گن صرف اس کی ابتدائی بدحواسی کو قابو میں کرنے کے لیے تھی۔ اصل پریشانی ایمی کی نامعلوم تیسری لوکیشن تھی۔ تینوں کا رابطہ تیس منٹ کے وقفوں کے ساتھ تھا... اگر وہ پولیس کو فون کر دیتا اور پولیس شیرل کو گرفتار کر بھی لیتی تو تیس منٹ میں ایمی کا خاتمہ یقینی تھا۔

پولیس تیس منٹ میں دوسری لوکیشن پر نہیں پہنچ سکتی تھی مزید یہ کہ تیسری لوکیشن دریافت کرنا تو محال تھا۔ قسمت یاوری کرتی تو تیس منٹ میں زیادہ سے زیادہ وہ شیرل کو گرفتار کرا سکتا تھا۔ اس نے ایک گہری سانس لی۔

"کیا ضمانت ہے کہ اگر میں تمہارے کہنے پر چلوں تو ابی ہمیں واپس مل جائے گی؟"

"کوئی ضمانت نہیں ہے۔ تمہیں بھروسا کرنا پڑے گا۔" شیرل نے کہا۔

"یہ کافی نہیں ہے، کچھ اور بتاؤ۔"

"تمہاری بیوی اور بیٹی کو پبلک پلیس پر اتنے فاصلے پر چھوڑ دیا جائے گا، جہاں سے وہ ایک دوسرے کو دیکھ سکتے ہوں۔" شیرل نے اضافہ کرتے ہوئے گزشتہ پانچ "کارناموں" کے بارے میں بھی بتایا۔

ول اپنی حیرت اور ہراس کو سطح پر آنے سے روکنے میں کامیاب رہا اور بولا۔ "ابی کی واپسی کے بعد کون سی چیز ہمیں پولیس کے پاس جانے سے روکے گی؟" ول سمجھ رہا تھا کہ وہ اور اس کی بیوی اور بیٹی، پیشہ ور تاوان خوروں کے ہاتھوں بے بس ہو چکے ہیں۔ یہ پیشہ ور منفرد انداز کے مجرم تھے۔ وہ اس بات پر بھی الجھ رہا تھا کہ ہر مرتبہ ان لوگوں نے ڈاکٹرز کو ہی نشانہ کیوں بنایا تھا؟

"اس صورت میں ہمیں پتا چل جائے گا کہ پولیس ہمارے پیچھے ہے۔ ہم میں سے ایک واپس آکر ابی کو ختم کر دے گا اور وہ ایسا کر سکتا ہے۔ میرا یقین کرو۔ پہلے بھی کسی نے رپورٹ نہیں کی۔ سادہ سی بات ہے، تم پانچ لاکھ ڈالرز کے لیے کیوں اتنا بڑا رسک لو گے جبکہ اتنی رقم تمہارے لیے بڑا مسئلہ نہیں ہے۔" شیرل نے جواب دیا۔

اپنی مایوسی چھپانے کے لیے ول کو دوسری طرف مڑنا پڑا۔ وہ کھڑکی سے باہر دیکھنے لگا۔ زندگی میں اس نے کبھی ایسی بے بسی محسوس نہیں کی تھی، اس حقیقت نے اسے مشتعل کر دیا تھا۔

"لیڈی، تم سمجھتی ہو کہ میں تمام رات گن کے سامنے آرام سے بیٹھا رہوں گا جبکہ میری بیٹی اغوا ہو چکی ہے۔ پیشتر اس کے کہ ابی کو کوئی نقصان پہنچے، میں تمہاری کھوپڑی اڑا دوں گا۔"

"آرام سے رہو، ڈاکٹر۔ جذباتی ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔" شیرل نے پسٹل کو جنبش دی۔

"کیا تم ابھی تک ماں نہیں بنیں؟ بچوں کے معاملے میں اتنی [illegible] ہو؟"

"میرے احساسات کی بات نہ کرو۔" شیرل نے کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ "تم میرے بارے میں کچھ نہیں جانتے۔"

"تو تم بتا دو اپنے بارے میں۔" ول کی آواز میں کڑواہٹ تھی۔

"میں خبردار کرتی ہوں، میری ذات کے بارے میں کوئی بات نہ کرو۔"

ول جواب دینے والا تھا کہ اس کے دماغ میں شرارہ لپکا۔ "اوہ نو، ابی کی انسولین کا کیا ہوگا؟"

"کیا مطلب؟"

"اسے بچوں کی ذیابیطس ہے۔ تم بے خبر ہو؟"

"سکون سے رہو۔" شیرل کے چہرے پر الجھن نظر آئی۔

"اپنے پارٹنر سے فوراً میری بات کراؤ۔"

شیرل کے چہرے پر کشمکش کے آثار نظر آئے۔ عین اسی وقت بستر کے سرہانے رکھے فون کی گھنٹی بجنے لگی۔ دونوں نے ایک ساتھ فون کو دیکھا۔ شیرل فون کے پاس آئی اور گھڑی دیکھی۔

"تم بات کرنا چاہتے ہو؟" وہ بولی۔ "تمہارا موقع ہے لیکن ڈاکٹر، ٹھنڈے رہنا۔ بالکل ٹھنڈے۔"

"فون تمہارے سیل پر کیوں نہیں آیا؟ یہ کال کوئی اور بھی سن سکتا ہے؟" ول نے اعتراض کیا۔

"یہ تمہارا مسئلہ نہیں ہے۔" شیرل نے جواب دیا۔

"ڈاکٹر ول جیننگ بات کر رہا ہوں۔"

"ٹھیک ہے، ڈاکٹر۔" دوسری جانب سے مردانہ آواز آئی۔ "تم غیر متوقع طور پر اس وقت اپنے شاندار سوئٹ میں تنہا نہیں ہو؟"

ول نے شیرل کی جانب دیکھا۔ "ہاں، ایسی ہی بات ہے۔"

"سیاہ لباس میں وہ کیسی لگ رہی ہے؟"

"سنو، مجھے تم کو کچھ سمجھانا ہے۔"

"نہیں، کچھ نہیں۔ تم صرف جواب دو، تمہارا جواب اگر میچ کر گیا تو بات آگے بڑھے گی۔ سوال یہ ہے کہ تمہاری بیٹی کے ساتھ کوئی سنجیدہ میڈیکل پرابلم ہے؟"

ول کو امید کی کرن نظر آئی۔ "ہاں، اسے بچگانا ذیابیطس ہے۔"

"اوکے، گڈ۔"

"ابی کو انسولین کی فوری ضرورت ہے۔ سمجھنے کی کوشش کرو۔"

''ہاں، سمجھنے کی کوشش کر رہا ہوں۔ جب تمہارا کوئی مریض ٹیبل پر مر رہا ہوتا ہے تو تم کیسی کوشش کرتے ہو؟''

''مسٹر، میں اینستھیسیا لوجسٹ ہوں۔ میرے کام کے بعد معاملہ سرجن کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔'' ول کو غیر متعلق سوال پر حیرت ہوئی تھی۔

''تو تمہاری وجہ سے ٹیبل پر کوئی مریض نہیں مرا؟''

''یقیناً نہیں۔''

''جب تم دوسرے شعبے میں تھے؟''

''اس وقت بھی میری وجہ سے کوئی مریض نہیں مرا۔ بعض کیس بہت بگڑے ہوئے ہوتے تھے تو میں لواحقین کو مریض کے بچنے کے امکانات کے بارے میں بتا دیتا تھا۔''

ول کو شک ہوا کہ دوسری جانب بولنے والے کا کوئی نہ کوئی تعلق اس کے پرانے مریضوں سے ہو سکتا ہے۔

''تم مریض کو نہیں بتاتے تھے کہ وہ مرنے والا ہے؟''

''ڈاکٹرز ایسا نہیں کرتے۔ کیا تم اپنا نام بتاؤ گے؟''

''جو ہکنی۔''

''کیا تم میرے پرانے مریضوں میں شامل رہے ہو یا میرے مریضوں سے تمہارا کوئی رشتہ رہا ہے؟'' ول نے سوال کیا۔

''فی الحال اس موضوع کو ختم سمجھو۔ میں تمہیں دکھانا چاہتا ہوں کہ میں کتنا معقول بندہ ہوں۔ میں ایبی کے لیے انسولین کا بندوبست کر رہا ہوں۔ تم میرے پارٹنر سے بات کراؤ۔'' جو نے کہا۔

''کیا میں ایک منٹ کے لیے اپنی بیوی سے بات کر سکتا ہوں؟''

''شیرل کو فون دو، ڈاکٹر۔'' جو نے روکھا جواب دیا۔

ول نے گہری سانس لے کر شیرل کو اشارہ کیا۔

''میری گفتگو کے دوران میں تم باتھ روم میں رہو گے۔'' شیرل نے مطالبہ کیا۔ ول خاموشی سے باتھ روم کی طرف چل دیا۔ اندر جا کر اس نے دروازہ بند کیا اور ڈور ناب گھما کر پکڑے رکھی۔ تیس تک گنتی گن کر اس نے دروازے میں معمولی جھری پیدا کی۔ شیرل کی آواز اس کی سماعت سے ٹکرائی۔

''ایبی کی میڈیکل پرابلم ہمارے ہوم ورک میں کیوں نہیں آئی؟'' وہ جو سے استفسار کر رہی تھی۔ ''او کے، ہاں... لیکن یہ ٹھیک نہیں ہوا... ہاں... ہاں... وہ تو ٹھیک ہے لیکن... او کے میں سمجھ رہی ہوں۔ دوسری بات مجھے جو غلط لگ رہی ہے وہ کیرین کا شوہر ہے... میرا مطلب... جو، یہ ڈاکٹر دوسروں سے مختلف ہے۔ یہ چالاک بھیڑیے کی طرح ہے جو اپنے موقع کا انتظار کرتا ہے... تیس منٹ... ہاں ٹھیک ہے... میں خیال رکھوں گی۔''

ول نے شیرل کو فون رکھتے دیکھا تو رخنہ بند کر دیا۔ پندرہ تک گنتی گن کر اس نے دروازہ تھوڑا سا کھول کر کہا۔ ''بات ختم ہوگئی؟''

''ہاں، باہر آجاؤ۔''

''کیا بات ہوئی؟''

''جو تمہاری بیوی کو ایبی کے پاس لے جا رہا ہے تاکہ اسے دوا دی جا سکے۔ ڈاکٹر یہ ہمارے پلان کے خلاف ہے۔ اس میں رسک ہے۔''

''نہیں، جو ٹھیک کر رہا ہے۔'' ول نے لہجہ متوازن رکھا۔ ''رسک اس میں ہے، کہیں ایبی رات میں کسی وقت کوما میں نہیں چلی جائے۔ اس صورت میں، تم لوگوں کو تاوان کی رقم ملنے کا امکان صفر ہو جائے گا۔ کیا میں غلط ہوں؟''

''ڈاکٹر تم ہوشیار آدمی ہو۔ ہم نے کسی واردات میں کسی بچے کی جان نہیں لی۔ لیکن تم نے اگر کوئی ہوشیاری دکھائی تو کچھ بھی ہو سکتا ہے۔''

ول نے بیوی اور بیٹی کے لیے اٹھنے والی خوف کی لہر کو دباتے ہوئے کہا۔ ''آخر یہ جو ہے کون؟''

شیرل نے ول کی آنکھوں میں دیکھا۔ ''میرا شوہر!''

☆☆☆

ایبی کیبن کے اندر ایک پرانے صوفے پر محوِ خواب تھی۔ باسل اس کے قریب نیچے بیٹھا ہوا تھا۔ وہ نروس تھا۔ اسے علم تھا کہ چھوٹی بچی بیدار ہوتے ہی خوف زدہ ہو جائے گی۔ باسل اس صورتِ حال سے پریشان تھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ لڑکی کے بجائے لڑکا ہوتا تو بہت تھا۔ لڑکوں کے ساتھ نسبتاً سہولت رہتی ہے۔ ماضی میں پانچ میں سے تین لڑکے تھے۔ لڑکیوں کی صورت میں اسے بہت زیادہ سوچنا پڑتا تھا۔ زیادہ سوچنے سے وہ اداس ہو جاتا تھا۔ اسے اپنی بہن یاد آجاتی... اس کی بہن ایلین اس وقت محض چار برس کی تھی، جب وہ خناق کے مرض میں زندگی کی بازی ہار گئی تھی۔ اس نے جو کے ساتھ مل کر ایلین کو بچانے کی اپنی سی کوشش کی۔ حالات نامساعد تھے۔ بالآخر انہیں ڈاکٹر سے رجوع کرنا پڑا لیکن وہ تاخیر کر بیٹھے تھے...

ایبی کے حلق سے آواز برآمد ہوئی۔ اس بار آواز پہلے

سے بلند تھی۔ وہ ہوش میں آ رہی تھی۔ باسل نے جلدی سے باربی ڈول اٹھالی۔

''ماما؟'' ایبی کے حلق سے نیم خوابیدہ آواز برآمد ہوئی۔اس کی آنکھیں ابھی تک بند تھیں۔''ماما؟''

''ایبی، ماما ابھی یہاں نہیں ہیں۔میں باسل ہوں۔''

اچانک ایبی نے پٹ سے آنکھیں کھول دیں۔ صوفے کے قریب نیچے بیٹھے ہوئے گیم شیم باسل کو دیکھ کر اس کی آنکھیں پھیل گئیں۔

''میری ماما کہاں ہیں؟'' اس نے کمزور سی آواز میں پوچھا۔

''وہ، ڈیڈی کے ساتھ کہیں گئی ہیں۔ مجھے تمہاری دیکھ بھال کے لیے چھوڑا ہے۔''

ایبی نے نظریں گھما کے بوسیدہ کیبن کا جائزہ لیا۔اس کے رخسار لال ہونے لگے۔''ہم کہاں ہیں؟ یہ کیسی جگہ ہے؟''

''ہم جنگل میں ہیں۔تمہارے گھر کے قریب۔ ماما جلد واپس آ جائیں گی۔''

ایبی نے سسکی بھری۔ وہ خوف زدہ ہو رہی تھی۔ باسل نے فی الفور باربی ڈول اسے پکڑا دی۔''تمہاری ماما یہ گڑیا تمہارے لیے چھوڑ گئی ہیں۔''

ایبی نے گڑیا لے کر سینے سے لگالی۔''مجھے ڈر لگ رہا ہے۔''

باسل نے ہمدردی سے بڑا سا سر ہلایا۔''ڈر مجھے بھی لگ رہا ہے۔''

''تمہیں بھی؟'' ایبی کا منہ تھوڑا سا کھل گیا۔

باسل نے اثبات میں سر ہلایا۔اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ایبی نے باسل کی سب سے چھوٹی انگلی دبا کر، گویا اسے تسلی دینے کی کوشش کی۔''تم بہت بڑے ہو، تمہیں ڈرنا نہیں چاہیے۔''

''ہاں، شاید۔'' باسل نے مشکل سے کہا۔

☆☆☆

جیکسن کے قلب میں، اس کیبن سے چالیس میل دور شمال میں سفید رنگ کی ایک قلعہ نما عمارت اسپاٹ لائٹس کی روشنی میں دمک رہی تھی۔ اندر ڈنر ٹیبل کی کرسیوں پر ڈاکٹر جیمس مکڈیل اپنی بیوی مارگریٹ کے ساتھ بیٹھا تھا۔ڈاکٹر مکڈیل کسی گہری سوچ میں ڈوبا ہوا تھا۔ مسی سپی میڈیکل ایسوسی ایشن کا سالانہ اجتماع جوں جوں قریب آ رہا تھا، ڈاکٹر کی بے چینی بڑھتی جا رہی تھی۔ ہفتوں کی ذہنی کشمکش کے بعد اس نے دل کی بات زبان پر لانے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ڈاکٹر کے پاس کوئی چوائس نہیں تھی۔سالانہ میٹنگ سر پر تھی۔اسے یقین تھا کہ وہ ٹھیک سوچ رہا ہے۔

اس نے کانٹا پلیٹ میں رکھ دیا۔''مارگریٹ، ڈیئر میں جانتا ہوں کہ تم اس موضوع پر دوبارہ بات کرنے کے لیے تیار نہیں ہو۔لیکن میں بے بس ہو گیا ہوں۔''

مارگریٹ کے ہاتھ سے چمچہ گر گیا۔''کیوں؟'' اس نے شوہر کو گھورا۔''کس چیز نے تمہیں بے بس کر دیا ہے؟ کیا مجبوری ہے؟''

ڈاکٹر نے ٹھنڈی سانس بھری۔''شاید اس لیے کہ یہ حادثہ ٹھیک ایک سال پہلے وقوع پذیر ہوا تھا۔شاید اس لیے کہ انہوں نے جو کچھ بتایا تھا، اس پر مجھے یقین تھا اور ہے۔ میں اس کو ذہن سے مٹانے میں ناکام رہا۔اس حادثے نے ہماری گھریلو فضا کو مسموم کر کے رکھ دیا۔''

''ہماری نہیں، صرف تمہاری...''

''اوہ خدا کے لیے مارگریٹ... سالانہ میٹنگ، بلوکسی میں شروع ہو رہی ہے اور ہم شریک نہیں ہو رہے ہیں۔وجہ تمہیں معلوم ہے۔ جو کچھ گزشتہ برس ہوا، اس کے اثرات ابھی تک ہمیں کنٹرول کر رہے ہیں۔ہم نے پولیس کو نہ بتا کر غلطی کی۔اس عورت نے جو کچھ بتایا تھا، مجھے اس پر یقین ہے۔وہ پہلے بھی ڈاکٹروں کو نشانہ بناتے رہے تھے۔ سالانہ میٹنگ کے موقع پر انہوں نے ہماری علیٰحدگی کا فائدہ اٹھایا تھا۔اب ایسی ہی ایک اور واردات پھر سے ہونے جا رہی ہے، میں اس اندیشے سے کئی ہفتوں سے لڑ رہا ہوں لیکن یہ پختہ تر ہوتا جا رہا ہے...''

''چپ ہو جاؤ، بس کرو۔انہوں نے یہ بھی کہا تھا کہ وہ بعد میں پولیس سے رابطہ کرنے پر پیٹر کو مار دیں گے۔''

''لیکن تم سوچو، ایسا ہی حادثہ کسی اور فیملی کے ساتھ ہونے والا ہے۔ہمیں چاہیے کہ کسی طرح اسے روکیں۔''

''کیا تمہیں پیٹر کی کوئی پروا نہیں ہے۔وہ کتنی مشکل سے اس حادثے کے مابعد اثرات سے باہر آیا ہے۔'' مارگریٹ کا غصہ کم ہونے میں نہیں آ رہا تھا۔

''مجھے پیٹر کی ہمیشہ فکر رہی ہے لیکن ہماری بزدلی کے باعث ایک اور بچہ شکار ہونے والا ہے۔مارگریٹ کچھ کہنے ہی والی تھی کہ اچانک دونوں خاموش ہو گئے۔ان کا گیارہ سالہ بیٹا ڈائننگ روم میں داخل ہو رہا تھا۔وہ کچھ مضطرب لگ رہا تھا۔

''کیا ہو گیا؟'' وہ ہچکچاتے ہوئے بولا۔''آپ لوگ

زور زور سے باتیں کر رہے ہیں؟''

''اوہ مائی سن، کچھ نہیں... کوئی خاص بات نہیں ہے۔ تم پریشان مت ہو۔ یہ بتاؤ تم جمی کے گھر کب جا رہے ہو؟''

''اس کے ڈیڈی چند منٹ بعد مجھے پک کرنے آ رہے ہیں۔''

''او کے... اپنا خیال رکھنا۔''

ڈاکٹر جیمس مکڈیل پلیٹ کی طرف دیکھنے لگا۔ اس کی بھوک اڑ چکی تھی۔

☆☆☆

فورڈ ایکسپڈیشن مناسب رفتار سے دوڑ رہی تھی۔ اسٹیئرنگ وہیل جو کے ہاتھوں میں تھا۔ جو کے برابر میں اگلی نشست پر کیرین بیٹھی تھی۔ اس کی آنکھوں پر پٹی بندھی ہوئی تھی۔ نیچے فلور پر اس کی ٹانگوں کے درمیان آئس باکس رکھا تھا۔

آخری موڑ کاٹنے کے بعد جو نے اسے پٹی ہٹانے کی اجازت دے دی۔ کیرین نے آنکھیں جھپک کے اِدھر اُدھر دیکھا۔ گاڑی درختوں میں داخل ہو چکی تھی۔

''اس راستے کے اختتام پر ہم ایبی اور باسل سے ملاقات کریں گے۔ جذباتی ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ تم اپنی بیٹی کو پُرسکون رکھنے کے لیے اس سے گلے مل سکتی ہو پھر اسے انسولین لگانے کے بعد تم ایک بار اور گلے مل سکتی ہو، بس آخری بار۔ او کے؟''

''ٹھیک ہے، میں سمجھ گئی۔''

''باسل نے ایبی کو جو بتایا ہے، تم بھی اس کی تصدیق کرو گی اور اسے کہو گی کہ تم صبح میں اسے لینے آؤ گی۔ ایبی کو بتاؤ گی کہ ہم تینوں دوست ہیں، تم نے باسل کو اس کی دیکھ بھال کے لیے چھوڑا ہے اگر تم نے اس کے خلاف کیا تو پھر...'' جو نے جملہ ادھورا چھوڑ دیا۔

''میں ایسا ہی کروں گی۔'' کیرین نے یقین دہانی کرائی۔

چند منٹ بعد ایکسپڈیشن درختوں سے نکل آئی۔ جو نے دو مرتبہ ہیڈ لائٹس بند کر کے کھولیں اور انہیں کھلا چھوڑ کے انجن بند کر دیا۔ پچیس، تیس گز دور کیرین نے سبز رنگ کی گاڑی اور کیبن دیکھا۔ کیبن کے قریب ایک اور گاڑی کا سایہ دکھائی دے رہا تھا۔ ایکسپڈیشن کی تیز روشنی میں کیرین نے کیبن کے قریب ایک دراز قامت پہلوان نما آدمی کو دیکھا۔ کیرین تعجب میں تھی کہ دوسری سفید رنگ کی کار زمین کے بجائے بلاکس پر کھڑی تھی۔

جو، گاڑی سے اتر گیا۔ کیرین نے بھی اس کی تقلید کی۔ اس کی رفتارِ قلب میں اضافہ ہو گیا۔ سناٹے میں معاً ایک بچکانا چیخ بلند ہوئی۔ ''ماما؟ ماما!''

ایبی، کیم شیم آدمی کے عقب سے برآمد ہوئی تھی۔ کیرین آئس باکس چھوڑ کر آگے لپکی اور گھٹنوں کے بل کھڑی ہو کر ایبی کو دبوچ لیا۔

''میں یہاں ہوں، ہنی۔'' ایبی کو سینے سے لگا کر اس نے لرزیدہ آواز میں کہا اور آنسوؤں کو روکنے کی کوشش کرنے لگی۔ ایبی کانپ رہی تھی، رو رہی تھی... وہ کچھ بولنا چاہتی تھی لیکن ہر بار اس کے الفاظ ادھورے رہ جاتے تھے۔ کیرین اس کے چہرے کو جگہ جگہ سے چوم رہی تھی۔

''ماما آ گئی ہے، تمہارے پاس ہے، بے بی۔ ایزی ناؤ، میں سن رہی ہوں۔'' کیرین نے خود کو پُرسکون رکھنے کی بھرپور سعی کی۔ ''میں مجبور تھی، ہنی۔ مجھے تمہارے ڈیڈی کے ساتھ ایک میٹنگ میں جانا تھا۔ ہم میٹنگ کو بھلا بیٹھے تھے۔ وہاں بچے نہیں جا سکتے... بس ایک رات کی بات ہے۔''

''کیا آپ پھر مجھے چھوڑ جائیں گی؟'' ایبی کی آنکھوں میں الجھن اور اذیت تھی۔ کیرین کی برداشت ختم ہونے لگی۔

''ابھی میں تمہارے پاس ہوں، بے بی۔ تمہاری شوگر چیک کرنی ہے۔''

''نو... و... و...'' ایبی کا چہرہ سرخ ہونے لگا۔ ''مجھے گھر جانا ہے۔''

جو سر پر کھڑا تھا۔ مطمئن ہونے کے بعد وہ پیچھے ہٹا اور آئس باکس لا کر کیرین کے قریب رکھ دیا۔ بعد ازاں وہ کچھ فاصلے پر باسل کے پاس چلا گیا۔

کیرین نے باکس کھول کر اسپرنگ لوڈڈ ڈیوائس نکالا، جس میں سوئی پہلے سے لگی تھی۔ یہ قلم کے مانند تھا۔ کیرین نے بیٹی کی درمیانی انگلی پکڑ کر آخری پور پر قلم کی نوک رکھ کر ٹریگر دبایا۔ ایبی نے سسکی بھری۔ اوپر تلے خون کے دو قطرے لے کر مخصوص کاغذی پٹی پر رکھے اور پٹی کو چھوٹی سی مشین میں رکھ دیا۔ مشین میں ایک مائیکرو چپ لگی ہوئی تھی... پندرہ سیکنڈ بعد مشین میں بپ کی آواز آئی۔

''دو سو چالیس۔'' کیرین نے ریڈنگ لی۔ ''سویٹی، تمہیں انسولین کا شاٹ چاہیے۔'' کیرین نے ایک وائل سے شارٹ ایکٹنگ انسولین کے تین یونٹ لیے، دوسری

وائل سے لانگ ایکٹنگ کے پانچ یونٹ لیے۔ یہ شاٹ معمول سے ہٹ کر تھا، لیکن کیرین کو شک تھا کہ ابی نے قدرتی نیند نہیں لی ہے اور کچھ کھایا بھی ہے۔

''تمہارے ساتھی باسل نے تمہیں کچھ کھلایا تھا؟''

''چند کریکرز، ماما۔''

''بس؟''

ابی نے زمین کی طرف دیکھا۔ ''اور ایک پیپر منٹ۔''

''ٹھیک ہے، ہنی۔'' کیرین نے انسولین شاٹ اس کے پیٹ میں کپڑں کے اوپر سے ہی لگا دیا۔ ابی نے پھر سسکی لی اور بانہیں ماں کے گلے کے گرد ڈال دیں۔ کیرین نے گھٹنوں پر کھڑے کھڑے اسے گود میں لے لیا۔ وہ ابی کا پسندیدہ گیت گنگناتے ہوئے اسے دائیں بائیں جھلا رہی تھی۔

''آئی لو یو، سوئٹی۔'' کیرین نے سرگوشی کی۔ ''سب ٹھیک ہو جائے گا۔''

''ماما، گاتی رہیں۔'' ابی نے کہا۔

کیرین کے کان جو اور باسل کی آوازوں پر لگے تھے۔ اس نے گاتے گاتے اپنے ہونٹ ابی کے کان سے لگا دیے۔

''بے بی، تمہیں یاد ہے، میں نے تمہیں پولیس کے بارے میں کیا سکھایا تھا؟ ضرورت کے وقت کون سا نمبر ڈائل کرتے ہیں؟''

''نائن۔'' ابی نے سوچتے ہوئے کہا۔ ''نائن، ون ون؟''

''گڈ، ہنی۔ دھیان سے سنو، مسٹر باسل کے پاس سیل فون ہے۔ اگر وہ واش روم کے لیے تمہارے پاس سے ہٹے تو وہ فون بھول سکتا ہے۔ اگر ایسا ہو تو تم نائن ون ون پنچ کر کے کہنا کہ تمہیں مدد چاہیے۔ اگر تم نہ کہہ سکو تب بھی نمبر ملا کے سیل فون آف مت کرنا اور خود کہیں چھپ جانا۔ وہ لوگ آ کے تمہیں ماما اور پاپا کے پاس لے آئیں گے... او کے؟'' کیرین پھر گنگنانے لگی۔

ابی کی آنکھیں پھیل گئیں۔ ''کیا پولیس، باسل کو مارے گی؟''

''نہیں، بے بی۔ پولیس باسل کو کچھ نہیں کہے گی۔ لیکن تم اس سے چھپ کر نمبر ملانا۔ یہ ایک گیم کی طرح ہے۔ ٹھیک ہے؟''

''شہزادی کو بائے بائے کرو۔ واپس جانا ہے۔'' جو کی آواز آئی۔

کیرین اندر سے تڑپ اٹھی۔ اس نے اٹھنا چاہا تو ابی چیخ اٹھی۔

''ہنی، میں جلد آؤں گی۔'' کیرین نے کربناک آواز میں کہا۔ وہ دونوں ماں بیٹی کے پاس آ گئے تھے۔

''اگر ابی کی طبیعت خراب ہو تو مجھے کال کر دینا۔'' کیرین نے باسل سے کہا۔

باسل کے چہرے پر حیران کن خوف تھا۔ ''یس میم... میں...''

''شٹ اپ۔'' جو کی غراہٹ بلند ہوئی۔ اس نے ابی کا بازو پکڑ لیا۔ ابی چیخ رہی تھی۔ کیرین کا ضبط جواب دینے لگا۔ وہ منہ پھیر کے کھڑی ہو گئی۔ آزمائش سی آزمائش ہے، وہ، ماہی بے آب ہے۔ زندگی عقوبت ہی سہی لیکن یہ سزائے ناروا کیسی ہے؟ کیرین کے حلق میں جیسے گولہ سا پھنس گیا۔ منہ پھیرتے ہی رکے ہوئے آنسو رخساروں پر پھسل گئے۔

☆☆☆

بلوکسی میں بیوریج ریسورٹ کے سوئٹ نمبر 28021 میں فون کی گھنٹی بجی۔ ول نے جھپٹ کر فون اٹھایا۔

''جو؟ تم جو بات کر رہے ہو؟''

''ول؟''

''کیرین!'' ول کے جبڑے بھنچ گئے۔ دوسری جانب سے کیرین کی سسکیاں سنائی دے رہی تھیں۔

''تم نے ابی کو دیکھا؟'' ول نے بدقت تمام خود پر قابو پایا۔

''وہ خوف زدہ ہے، ول۔'' کیرین کی سوگوار سی آواز آئی۔ ''میں نے آٹھ یونٹ کا شاٹ لگایا ہے اسے... چند وائل اور سرنج وہیں چھوڑ دی ہیں۔''

ول کے کچھ کہنے سے پہلے کیرین کی چیخ سنائی دی اور جو کی آواز آئی۔ ''کاؤ بوائے، شکر کرو تمہاری بیٹی کو دوا مل گئی ہے۔''

''رکو! بات سنو...''

دوسری طرف سے فون بند کر دیا گیا۔ ول نے آہستہ آہستہ سانس خارج کی۔ سینے میں ابھرنے والا طیش کا لاوا اس کے سر کو چڑھنے لگا۔ فون رکھ کر وہ آہستہ سے مڑا۔

''ہے، ہے... ہوش میں رہو۔'' شیرل نے کہا۔

ول نے شعلہ بار نظروں سے اسے گھورا۔ اس کی دونوں مٹھیاں بھنچی ہوئی تھیں۔

شیرل نے گن سیدھی کر لی۔ ول اسے دبوچنے کے لیے تیار تھا۔ خود کو روکنے کے لیے ول نے قوتِ ارادی کا ایک ایک ذرہ خرچ کر دیا۔

''کوئی غلطی مت کرنا۔'' شیرل نے پھر تنبیہ کی۔

شیرل کے چہرے پر پریشانی تھی۔ ول نے گہری گہری سانسیں لے کر مٹھیاں کھول دیں۔ چند منٹ تک خاموشی چھائی رہی۔ دونوں ایک دوسرے کو نگاہوں میں تولتے رہے۔ ول خود کو سنبھالنے میں کامیاب ہو گیا۔ اس کا ذہن برق رفتاری سے کام کر رہا تھا۔

''کیا تم دل سے اغوا کی وارداتوں میں شامل ہو؟ میرے خیال میں ایسا نہیں ہے۔'' ول نے سوال کیا۔

شیرل کی خاموشی برقرار رہی۔

''میرا خیال ٹھیک ہے۔'' ول نے گہری سانس لی۔ ''جو تمہیں استعمال کر رہا ہے۔''

''وہ میرا شوہر ہے۔'' شیرل کے تاثرات میں مدھم سی الجھن تھی۔

''یہ تم سمجھتی ہو۔ کیا وہ تمہیں اپنی بیوی سمجھتا ہے؟ نہیں، وہ تمہیں محض ایک پارٹنر تصور کرتا ہے۔'' ول نے نپی تلی چوٹ لگائی۔ وہ پُراعتماد تھا کہ شیرل کو ساتھ ملا لے گا۔ جو نامی شخص نے جو پلان بنایا تھا۔ اس کے توڑ کے لیے شیرل ہی ترپ کا پتا تھی۔ شیرل کو ساتھ ملائے بغیر ول کچھ نہیں کر سکتا تھا۔

''تم خاموش نہیں رہ سکتے؟'' شیرل کا گن والا ہاتھ جھکنے لگا۔

''میرے خاموش رہنے سے حقائق تبدیل نہیں ہوں گے۔ تم سوچو، میں دوبارہ بات کروں گا۔ فی الحال مجھے شاور لینا چاہیے۔'' ول ابتدائی مکالمہ نگاری سے مطمئن تھا۔

☆☆☆

مارگریٹ اپنے کمرے میں ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے بیٹھی تھی۔ ٹیبل کے آئینے میں اسے شوہر کا عکس نظر آیا۔ ڈاکٹر جیمس مکڈیل کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہو رہا تھا۔ مارگریٹ غم و غصے کی ملی جلی کیفیت میں مڑی۔

''کتنی مرتبہ کہوں کہ میں اس موضوع پر بات نہیں کرنا چاہتی۔''

ڈاکٹر نے ٹھنڈی سانس بھری۔ ''میں سمجھنے کی کوشش کر رہا ہوں کہ آخر مسئلہ کیا ہے؟ تم کیوں نہیں چاہتیں؟'' ڈاکٹر مکڈیل بھی اڑ گیا تھا یا اس کے ذہن پر یہ خدشہ سوار ہو

''ایک سال بعد تمہارے دماغ پر کیا بھوت سوار ہو گیا ہے؟ لگتا ہے، تمہارے ساتھ کوئی مسئلہ ہے۔'' مارگریٹ زچ ہو گئی تھی۔

''پلیز مارگریٹ... کہیں اس آدمی نے تم پر تشدد تو نہیں کیا تھا؟'' ڈاکٹر نے فریادی انداز میں استفسار کیا۔

''تشدد؟'' مارگریٹ کا چہرہ سفید پڑ گیا۔ ''کیا کہا تم نے؟''

''میں تمہارا شوہر ہوں۔ میں تمہاری مدد کرنا چاہتا ہوں۔''

مارگریٹ کی آنکھوں میں وحشت اُتر آئی۔ ''ٹھیک ہے، تم یہ جاننا چاہتے ہو کہ میں نے رپورٹ کرنے کی مخالفت کیوں کی تھی؟ تو سنو اچھی طرح سن لو... تشدد نہیں کیا تھا۔ اس نے تمہاری بیوی کی بے حرمتی کی تھی۔''

جیمس مکڈیل کا منہ کھلا رہ گیا۔

''جیمس، سمجھ میں آیا اور کھول کر بتاؤں۔ جو وہ کہتا گیا، میں کرتی گئی۔ میں مجبور تھی، پیٹر کی وجہ سے... جاؤ بتا دو، پولیس کو... مجھے وہ کرنا پڑا، جو میں نے زندگی میں نہیں سوچا تھا۔''

مارگریٹ کی آنکھوں سے آنسو پرنالے کی طرح بہہ نکلے۔ وہ ہچکیاں لے رہی تھی۔ دونوں ہاتھ چہرے پر تھے۔ ڈاکٹر مکڈیل گنگ رہ گیا۔ معاً اس کا سکتہ ٹوٹا اور اس نے لپک کر مارگریٹ کو بانہوں میں بھر لیا۔ مکڈیل نے اسے بچوں کی طرح سینے سے لگا لیا۔

''مارگریٹ، ٹھیک ہے... سب ٹھیک ہے۔ تم نے کچھ غلط نہیں کیا۔ تمہارا کوئی قصور نہیں۔ آئی لو یو۔'' وہ خود بھی آبدیدہ ہو گیا۔

مارگریٹ نے سر اٹھا کر حیرت سے اسے دیکھا۔

''مارگریٹ، ایک اور عورت کی عزت خطرے میں ہے۔ ایک اور بچہ... ایک اور فیملی، کرب و اذیت کی چکی میں پسنے والی ہے۔'' اس نے بیوی کا آنسوؤں میں بھیگا چہرہ ہاتھوں میں لے لیا۔ ''میں جانتا ہوں تم کبھی نہیں چاہو گی کہ ایسا ہو۔ بتاؤ مارگریٹ، کیا میں غلط ہوں؟''

مارگریٹ نے آہستہ سے نفی میں سر ہلایا۔

''میں ایف بی آئی کو کال کروں گا۔ مجھے ساری تفصیل بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ تمہارے ساتھ جو ہوا، وہ غیر متعلق ہے۔ مارگریٹ، آئی لو یو... ہمیشہ سے زیادہ...''

☆☆☆

جو کے کہنے پر کیرین نے آنکھوں پر سے پٹی ہٹا دی۔ واپسی کے سفر میں ابھی وہ راستے میں ہی تھے۔ کیرین نے شیشے سے باہر جھانکا، کیرین نے جو کا موڈ بہتر رکھنے کی غرض سے اس کا شکریہ ادا کیا۔

''ابی سے ملوانے اور دوائی پہنچانے کا شکریہ۔''

جو نے شیشہ نیچے کرکے سگریٹ کا ٹوٹا باہر اچھالا۔

''تشکر۔ ہاں میں اس کا منتظر تھا۔ آج کل اکثریت ادب و آداب بھول گئی ہے۔ تم نے بھی دیر کر دی، بہرحال مجھے خوشی ہوئی۔ ذرا سوچو، ابھی پوری رات پڑی ہے۔ ہمیں دوستوں کی طرح وقت گزارنا چاہیے۔'' جو کے انداز میں خفیف سی ذومعنویت تھی۔ کیرین چونک اٹھی، اس کے ذہن نے ''الرٹ'' کا اشارہ دیا۔

''تم ایک خوب صورت عورت ہو، میں بھی اتنا بدصورت نہیں ہوں۔۔۔ ایک خوب صورت رات ہماری منتظر ہے۔'' جو نے ایک ہاتھ اسٹیئرنگ سے ہٹا کر کیرین کے گھٹنے پر رکھ دیا۔

کیرین کی آنتیں پیٹ میں الجھنے لگیں۔ اعصاب تڑخنے لگے۔ جو کے ارادے کھل کر سامنے آگئے تھے۔ اس کے چوبیس گھنٹے کے منصوبے میں رات کی پارٹی شامل تھی۔ کیرین، ماؤف ذہن کے ساتھ خود کو سنبھالنے کی کوشش کر رہی تھی۔ اسے سمجھنے میں دیر نہیں لگی کہ پچھلی وارداتوں میں ماؤں نے اپنے بچوں کی خاطر جو کی ناپاک خواہشات کے سامنے جسم و جان کی پامالی منظور کر لی تھی۔ اب کیرین کی باری تھی۔ کیا ابی کے لیے وہ یہ آگ کا دریا پار کر لے گی؟

☆☆☆

سوئٹ نمبر 28021 میں سناٹا تھا۔ فون بھی خاموش تھا۔ شیرل نامعلوم سوچ میں غلطاں تھی۔ ول کا ذہن برق رفتاری سے ممکنہ امکانات پر غور کر رہا تھا۔ بالآخر اس نے شیرل کو ٹٹولنے کا فیصلہ کر لیا۔

''میں جب تمہاری ذات کے بارے میں بات کرتا ہوں تم بدمزہ ہونے لگتی ہو؟'' ول نے سوال کیا۔ آدھا ڈاکٹر آدھا نفسیات داں ہوتا۔ وہ جانتا ہے کہ مریض کی رائے بھی مریضانہ ہوتی ہے اور مریض جھوٹ بھی بولتا ہے۔۔۔ ول نے محسوس کر لیا تھا کہ شیرل کے ماضی میں کوئی گرہ ہے۔ اسے دو کام کرنے تھے۔ کسی طرح شیرل کے ماضی کے بارے میں معلوم کرے اور تاوان کی رقم جو کے بجائے شیرل کو دے کر اسے تحفظ کی یقین دہانی کرائے۔ شیرل اچھی اداکار نہیں تھی۔ ول کے سوال پر وہ خاموش رہی۔

''میرے ماضی کے بارے میں جان کر تمہیں کیا فائدہ ہوگا؟'' بالآخر وہ بولی۔

''کم از کم وقت ہی کٹ جائے گا۔ اس میں ہرج ہی کیا ہے؟ مجھ پر شک مت کرو، میں تمہارے لیے کچھ منگواتا ہوں۔'' ول کھڑا ہوگیا۔

شیرل کی آنکھوں میں شک کی پرچھائیں لہرائی۔۔۔

ول فون کی جانب گیا۔

''کیا کر رہے ہو؟'' شیرل بھی کھڑی ہوگئی، اس کا ایک ہاتھ گن پر تھا۔

''ڈرنک منگوا رہا ہوں، کیا پسند کرو گی؟''

شیرل کے چہرے پر کشمکش کے آثار نمودار ہوئے۔

''رم اور کوک۔'' شیرل نے گہری سانس لی۔

ول نے روم سروس کو بار کیڈی، دو لیٹر کوک اور ایک ایک کپ چائے کا آرڈر دیا۔ وہ لگژری سوئٹ میں بظاہر اکیلا تھا۔ لہٰذا یہ آرڈر کچھ بے تکا معلوم ہوا۔ تاہم وہ ''سائپرس'' سوئٹ کی مراعات سے واقف تھا۔ وہ اپنے آرڈر کی بالٹیاں بھی منگوا لیتا تو کوئی اعتراض نہ کرتا۔

شیرل نے گن پر سے ہاتھ ہٹا لیا۔ ول نے نرمی کے ساتھ گفتگو کا آغاز کیا۔ ''شیرل، تمہاری عمر زیادہ نہیں ہے جبکہ جو کی آواز سن کر ہی میں نے اندازہ لگا لیا تھا کہ وہ کم از کم بھی 40-45 کا ہے؟ اگر تم برا نہ مانو تو۔۔۔''

''وہ پچاس برس کا ہے۔'' شیرل کا لہجہ سپاٹ تھا۔

''اور تم؟''

''26۔'' شیرل نے لاشعوری طور پر نظریں چرائیں۔

''چوبیس سال کا فرق؟'' ول کے لہجے میں ہلکی سی چبھن تھی۔

شیرل نے ڈاکٹر کو گھورا تاہم لب بستہ رہی۔

''تم کس علاقے سے تعلق رکھتی ہو؟''

''انٹرویو کا مقصد؟''

''پھر کیا کریں۔ خاموش بیٹھ کر ایک دوسرے کو گھورتے رہیں؟'' اچانک دروازے پر دستک ہوئی۔ شیرل چونک اٹھی۔

''کچھ نہیں۔۔۔ ڈرنک آئی ہے۔'' ول اٹھ کر دروازے کی طرف گیا۔ شیرل گن لے کر آڑ میں ہوگئی۔ حالانکہ وہ بیڈروم میں تھی اور بیرونی دروازے سے اسے دیکھا نہیں جاسکتا تھا۔

دروازہ کھلا، پھر بند ہوا۔ ڈاکٹر باہر نہیں جاسکتا تھا۔ کمپارٹمنٹ کے اندر وہ کچھ نہیں کر پاتا۔ شیرل اس جانب

سے مطمئن تھی۔ دروازہ بند ہونے کی آواز پر اس نے جھانکا۔ ڈاکٹر، ڈرنکس لے کر بیڈروم کی جانب آرہا تھا۔ شیرل واپس بیڈ پر آ گئی۔

ول نے نرمی کے ساتھ شیرل کے جذباتی احساسات کو بیدار کرنا شروع کیا۔ شیرل رم کی چسکیاں لیتے ہوئے دھیرے دھیرے کھلنے لگی۔ اس نے جو کہانی بیان کی، اس کا لب لباب کچھ یوں تھا۔ شیرل کا باپ آرمی میں تھا، لہٰذا وہ لوگ ایک جگہ مستقل نہیں ٹکتے تھے۔ شیرل کو یاد نہیں کہ غلطی کس کی تھی۔ تاہم اس کی ماں نے باپ کو چھوڑ دیا۔ بعدازاں اس کا باپ کسی اور عورت کی زلفوں کے پھندوں کا اسیر ہو گیا۔ اس وقت شیرل دس برس کی تھی۔ سوتیلی ماں کی حرکتوں سے تنگ آ کر پانچ چھ سال بعد وہ گھر سے بھاگ گئی تھی۔

وہ اپنی سہیلی کے گھر گئی۔ جس کے ساتھ اپارٹمنٹ میں دو اور لڑکیاں تھیں۔ ان میں سے ایک کلب میں ڈانس کرتی تھی۔ ضروریاتِ زندگی کی تکمیل کے لیے شیرل نے بھی کلب میں آنا جانا شروع کر دیا۔ بات بڑھتے بڑھتے، عریاں ڈانس سے ہوتی ہوئی جسم فروشی کی طرف نکل گئی۔ شیرل کا ہاتھ بھی کھل گیا۔ تاہم جلد ہی اسے احساس ہو گیا کہ وہ ایک پُرتعفن دلدل میں پھنس چکی ہے۔ پھر اس کی ملاقات جو سے ہو گئی۔ یہ آسان کام نہیں تھا۔ تاہم جو نے شیرل کو وہاں سے نکال لیا اور بعدازاں شادی کر لی۔ جب جو کی مجرمانہ سرگرمیاں شروع ہوئیں تو شیرل کو احساس ہوا کہ وہ آسمان سے گر کر کھجور میں آن اٹکی ہے۔ شروع میں جو شیرل کو دوسرے کلب میں لے گیا تھا جہاں وہ صرف ڈانس کرتی تھی۔ شیرل کے بیان کے مطابق سابقہ کلب والوں نے ایک بندہ شیرل کی واپسی کے لیے متعین کیا، اور وہ جو کے ہاتھوں مارا گیا۔ اس کے بعد ایسی کوئی دوسری کوشش نہیں کی گئی۔

''اور میں آزاد ہو گئی۔'' اس موقع پر شیرل نے تبصرہ کیا۔

''تم آزاد نہیں ہوئیں۔ صرف تمہارا ''ماسٹر'' تبدیل ہوا تھا۔'' ول نے لقمہ دیا۔ ''اگر تم ابھی کو بچانے میں میری مدد کرو تو تاوان کی ساری رقم میں تمہارے حوالے کر کے تمہیں یہاں سے نکال دوں گا۔ تب تم حقیقی معنوں میں اپنے خوابوں کی تعبیر پانے کے لیے آزاد ہو جاؤ گی۔'' ول نے خلوص سے کہا۔

شیرل کی آنکھوں میں امید کا دیا جل کر بجھ گیا۔

''میں کیسے یقین کر لوں؟''

''آہستہ آہستہ تمہیں یقین آ جائے گا، یہ موقع تمہیں پھر نہیں ملے گا۔'' ول کے لہجے میں اعتماد تھا۔

☆☆☆

جو نے ایکسپیڈیشن گیراج میں داخل کر کے انجن بند کر دیا۔ انجن بند ہوتے ہی سکوت طاری ہو گیا۔ کیرین کو لگا جیسے یہ خاموشی نہیں، سناٹے کی چیخ ہے... آنے والے لمحات کی دہشت نے اس کے دل میں سکونت اختیار کر لی تھی۔

''پارٹی ٹائم۔'' جو نے گاڑی کا دروازہ کھولا...

کیرین وزنی قدموں اور چکراتے ہوئے ذہن کے ساتھ جو کے ساتھ قدم بڑھا رہی تھی۔ وہ بھرپور کوشش کر رہی تھی کہ دماغ سوچنے کے قابل ہو جائے۔ داخلی دروازے پر جو نے چابیاں کیرین کے حوالے کر دیں۔

''تم کھولو، تمہارا گھر ہے۔'' وہ بولا۔

ہاں اس کا گھر ہے لیکن شاید آج کی رات یہ گھر جو کا ہے۔ کیرین نے لاک کھولا۔ اسے خیال آیا کہ دروازہ تھوڑا سا کھول کر اندر گھسے اور عقب میں دروازہ بند کر دے... پھر پولیس کو فون کر دے۔ تاہم یہ مشکل تھا، اگر ممکن بھی ہوتا تب بھی خطرناک حماقت ثابت ہوتی۔ سیل فون جو کے پاس تھا۔ وہ فوراً سیل سے رابطہ کرتا اور پھر... آگے کیرین نے سوچنا بند کر دیا... جو کی ہدایت پر عمل کرنے کے سوا کوئی چارۂ کار نہ تھا۔ تاہم وہ مایوس نہیں تھی۔ اسے موقع ملے گا۔ کیرین نے اپنے ذہن کو فیڈ کیا۔

جو اسے ماسٹر بیڈروم میں لے آیا۔ کیرین کے قدم بھاری ہوتے جا رہے تھے اور بمشکل اٹھ رہے تھے۔ خوف اس کے ذہن کو جکڑ کر بے بس کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ خوف کے خلاف کیرین کی مزاحمت جاری تھی۔ یہ اس کا گھر تھا، اس کا بیڈروم تھا۔ لیکن آج کی رات سب کچھ جو کی دسترس میں تھا۔

''پہلے بوربن کا جام ہو جائے۔ پھر ہم دیکھیں گے کہ بستر کتنا آرام دہ ہے اور تم کیسا پرفارم کرتی ہو...'' جو کے چہرے پر خباثت ناچ رہی تھی۔ کیرین کے اعصاب ٹوٹنے لگے۔ کچھ کرنے کے لیے اس کے پاس مہلت کم تھی اور ضروری تھا کہ وہ دماغ کو خوف کے چنگل سے آزاد رکھے۔ اس نے بوربن کی بوتل جو کو پکڑائی۔

''میوزک بھی ہونا چاہیے۔'' جو نے بوتل کھولی۔ ''تمہیں ڈانس تو آتا ہو گا لیکن کپڑوں کے ساتھ مزہ نہیں

آئے گا۔" اس نے کیرین کے لباس کی طرف فحش اشارہ کیا۔

کیرین کی آنکھوں میں غصے اور بے بسی کی لہر اٹھی۔
اس نے میوزک آن کر دیا۔ تاہم لباس کو ہاتھ نہ لگایا۔

"دیکھو ڈیئر، اس طرح رنگین شب، بے رنگ ہو جائے گی اور تمہیں کچھ حاصل نہ ہوگا۔ یہ پارٹی تو ہوتی رہی ہے اور آج بھی ہوگی۔" جو کے تاثرات میں سختی گھل گئی۔

کیرین نے سوچا کہ جو جیسے کمینے فطرت شخص کو مشتعل کر کے وہ کچھ بھی نہ کر پائے گی۔ بہتر ہے کہ اسے خوش فہمی میں رکھا جائے۔

"میں بھی سوچ رہی ہوں کہ خوامخواہ رات کیوں خراب کی جائے۔" کیرین نے بمشکل ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھیری۔

"گڈ، ویری گڈ... مجھے تم سے یہی توقع تھی۔" جو نے بوربن کی بوتل منہ سے لگائی۔

جو کے مکروہ مطالبات کے سامنے اس نے نیم برہنگی کی حالت میں موسیقی کی لہروں پر تھرکنا شروع کیا۔ جو کرسی میں نیم دراز تھا۔ اس کی آنکھوں میں بدمستی اور گرسنگی کا رنگ گہرا ہونے لگا۔

کیرین سوچ رہی تھی کہ وہ کیا کر سکتی ہے؟ تاریکی بار بار اس کے ذہن پر حملہ آور ہو رہی تھی۔ کیا وہ کسی کرشمے کی منتظر ہے۔ ایک خیال ذہن میں تھا کہ وہ جو کو برہم نہ ہونے دے اور زیادہ سے زیادہ پلا دے۔ اٹھلاتے ہوئے ایک اور بوتل اس نے جو کے حوالے کر دی۔ دوسری بوتل بھی تیزی سے خالی ہو رہی تھی۔ جو کی دست درازیاں بڑھنے لگیں۔ بوتل اس نے ایک طرف صوفے پر ڈال دی اور اٹھ کھڑا ہوا۔ اپنی پولو شرٹ اتار کر جو نے ایک طرف اچھال دی۔ پھر وہ اپنے زیریں لباس کی طرف متوجہ ہوا۔ کیرین کی نظریں قالین پر گڑ گئیں۔ جو کچھ ہونے والا تھا، وہ بدترین تھا۔ کہیں سے کوئی مدد نہیں آسکتی تھی۔ کیرین کا گلا خشک ہو گیا، سر گھومنے لگا۔ معاً اسے ول کا خیال آیا۔ غصے نے پھر ذہنی خوف کو پسپا کیا۔

دفعتاً موہوم سی امید نے سر اٹھایا۔ ایک موقع تو اسے ملے گا...

☆☆☆

باسل، امبی کے سامنے فرش پر بیٹھا تھا۔ وہ ایک پرانا کمبل بیڈ روم سے لے آیا تھا اور کیبن کے فرش پر ڈال دیا تھا تاکہ امبی کو کیبن کے چوبی فرش پر نہ بیٹھنا پڑے۔ خود وہ لکڑی کے ٹکڑے سے کھلونا تراشنے میں مصروف تھا۔

"کیسی طبیعت ہے؟" باسل نے سوال کیا۔

"بہتر ہے۔"

"بھوک تو نہیں لگ رہی؟"

"ہاں، بھوک سے پیٹ میں تکلیف ہو رہی ہے۔" امبی نے منہ بنایا۔

باسل کے چہرے پر پریشانی ظاہر ہوئی۔ "میں تمہارے لیے "کیپٹن کرنچ" بنا کر لاتا ہوں۔" باسل نے اٹھ کر کچن کا رخ کیا۔ امبی اسے بتا ہی نہیں سکی کہ "کیپٹن کرنچ" اس کی شوگر میں اضافہ کر دے گی... باسل کچن کی طرف جاتے جاتے اچانک رک گیا اور پلٹا، وہ اپنے سر پر ہاتھ مار رہا تھا۔ اس نے امبی کے قریب سے اپنا فون اٹھایا۔

"جو نے کہا تھا کہ یہ میں ہر وقت اپنے ساتھ رکھوں۔ اس نے مجھے ایک فالتو بیٹری بھی دی تھی۔"

امبی نے فون کو دیکھا، اسے ماں کی بات یاد آئی کہ موقع ملتے ہی پولیس کو فون کر دینا۔ لیکن باسل فون کے معاملے میں محتاط تھا۔ "تم انتظار کرو۔ میں کچھ بنا کر لاتا ہوں۔" باسل کچن میں چلا گیا۔

امبی کیبن کی کھڑکی میں کھڑی ہو گئی۔ باہر گھور اندھیرا تھا۔ امبی کو اندھیرے سے نفرت تھی۔ لیکن اس کی ماں کی ہدایت اس کے ذہن میں موجود تھی۔ وہ بھاگ سکتی تھی۔ تاہم فون کیسے حاصل کرے؟ باسل کے رویے نے امبی کے دل میں پسندیدگی کے جذبات بیدار کر دیے تھے لیکن اسے ڈیڈی کی بات بھی یاد تھی کہ اجنبی پر بھروسا نہیں کرنا چاہیے۔ اگرچہ اجنبی کا رویہ اچھا ہی کیوں نہ ہو۔

امبی نے باربی ڈول کو اٹھایا اور آنکھیں بند کر کے ماں کا تصور کیا۔ وہ بھاگنے کا فیصلہ کر چکی تھی۔ باسل ابھی تک کچن میں تھا۔ امبی نے ماں کا چھوڑا ہوا "آئس باکس" بھی اٹھا لیا اور تیزی سے دروازے کا رخ کیا۔

باسل، کچن سے باہر آیا تو اس کے ایک ہاتھ میں کھانے کا برتن اور دوسرے ہاتھ میں سیل فون تھا۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا۔ امبی غائب تھی۔ چند سیکنڈ بعد اس کے موٹے لبوں پر مسکراہٹ نمودار ہوئی۔ "تم چور سپاہی کھیلنا چاہتی ہو۔" کیبن کا کھلا ہوا دروازہ ہوا کے ساتھ با آواز بند ہوا۔ باسل کے چہرے پر الجھن نظر آئی۔ اس نے برتن اور سیل فون نیچے رکھ دیا اور باہر کا رخ کیا۔

☆☆☆

جو کے بدن پر برائے نام لباس تھا۔ کیرین نے اس کی مدہوش، پُرہوس آنکھوں میں جھانکا اور حتی الامکان آواز کو نارمل رکھا۔ ''مجھے باتھ روم جانا پڑے گا۔''

''باتھ روم میں کیا ہے؟ ایک اور گن؟''

''یہ کسی فوجی کا گھر نہیں ہے کہ ہر کمرے میں گن رکھی ملے گی... ہوگی بھی تو میں کیا کرلوں گی۔'' کیرین نے آواز کو نارمل رکھا۔

''فائن، میں منتظر ہوں۔'' جو نے بستر پر چھلانگ لگا دی۔

کیرین نے باتھ روم میں گھس کر دروازہ بند کرلیا۔ پہلے اس نے نل کھول کر چھوڑ دیے۔ پھر آئینے کے عقب میں موجود کیبنٹ میں ہاتھ مارا۔ تاہم اسے مطلوبہ چیز نہیں ملی۔ اس کی نظر آئینے کے عکس پر پڑی۔ اسے لگا وہ کسی بھوت کو دیکھ رہی ہے۔ کیرین نے چھینٹے مار کر چہرہ تولیے سے خشک کیا اور اِدھر اُدھر دیکھا۔ اس کی نظر ٹوتھ برش والے پلاسٹک کپ پر پڑی۔ تین برش کے ساتھ بظاہر نازک سا فولادی سرجیکل بلیڈ رکھا تھا۔ اس کی لمبائی چھ انچ تھی۔ اس کا مختصر پھل انتہائی تیز دھار تھا اور پلاسٹک کیپ میں محفوظ تھا۔ سرجری کے دوران میں مطلوبہ مقامات کو وہ مکھن کی طرح تراشنے کی صلاحیت رکھتا تھا۔

کیرین نے آلۂ سرجری کا حفاظتی کیپ الگ کیا اور اسے احتیاط سے انگلیوں میں چھپالیا۔ اسے باتھ روم سے نکلنے کے بعد بھی خاص احتیاط کرنی تھی، بصورتِ دیگر معمولی سی غلط حرکت خود اسے زخمی کرسکتی تھی۔ اس نے نل بند کیے اور نئے حوصلے کے ساتھ باتھ روم کا دروازہ کھول دیا۔

''بہت تڑپا رہی ہو تم۔'' جو نے بستر پر کہنی ٹکا کر گرسنہ نگاہوں سے کیرین کے نیم برہنہ شفاف بدن کو گھورا۔

''تڑپنے میں مزہ نہیں ہے؟'' کیرین نے ناز و انداز کے تیر پھینکے۔

''ہاں، ہے تو... لیکن اب بس کرو، تم میرے اندازے سے زیادہ خوب صورت ہو۔'' جو نے بے قراری سے ہاتھ بلند کیا۔

''تجھے تو ایسا تڑپاؤں گی کہ زندگی بھر عورت کے لیے تڑپے گا۔'' کیرین نے نفرت ظاہر کیے بغیر دل میں کہا۔

☆☆☆

ایمی، تاریکی میں جھاڑ جھنکاڑ میں چھپی ہوئی تھی۔ باسل چاند کی مدھم روشنی میں اس کے پاس سے گزر گیا۔

''ایمی، تم کہاں ہو؟ مجھے خوف زدہ مت کرو۔''

ایمی کوشش کررہی تھی کہ کوئی آواز پیدا نہ ہو، اگرچہ اس کی پنڈلیوں میں خراشیں پڑگئی تھیں۔

''ایمی تم کہاں ہو؟'' وہ بیس فٹ جاکر درختوں کی قطار کے ساتھ رک گیا۔

ایمی کا بدن کانپ رہا تھا۔ وہ خوف زدہ تھی۔ حشرات الارض کی آوازیں اسے اور ڈرا رہی تھیں۔ اس نے کیبن کی روشنی کی طرف دیکھا۔ باسل کے ہاتھ میں چھڑی تھی۔ سیل فون کیبن میں ہی تھا۔ ایمی انتظار کررہی تھی کہ باسل کچھ اور دور چلا جائے۔

☆☆☆

کیرین بیڈ کی طرف قدم قدم بڑھ رہی تھی۔ بیڈ کے قریب قالین پر اس نے ول کی گن 38. پڑی ہوئی دیکھی۔ جو کو گن کی فکر نہیں تھی۔ اس نے جو جال پھیلایا تھا، اس پر اسے پورا اعتماد تھا۔ کیرین نے بستر پر جانے سے پہلے ٹانگ سے 38. بیڈ کے نیچے کھسکا دیا اور بستر پر آگئی... جو کی دست درازیاں اور فحش گوئی جلد ہی عروج پر پہنچ گئی۔ جنس اور شراب کے دو آتشہ نشے نے مل کر جو کو نیم مدہوش کردیا تھا۔ کیرین نے زیر جاموں کو بچایا ہوا تھا اور موقع کی تاک میں تھی۔ اپنا مقصد حاصل کرنے کے لیے کیرین طوعاً و کرہاً عریاں حرکت کی حدود کو پھلانگ رہی تھی۔ نتیجتاً جو کے خمار میں اضافہ ہوتا گیا۔

''تمہارے اندر... بب... بوربن کی بوتل سے زیادہ نشہ ہے۔'' اس نے بہکی ہوئی آواز میں کہا۔ کیرین اس کے بے لباس جسم کے نیچے دبی ہوئی تھی۔ جو اس کے بچے کھچے مختصر کپڑے نوچنا چاہ رہا تھا۔

''جلد بازی مت کرو، میں تمہیں کچھ نیا کر کے دکھاؤں گی۔'' کیرین پلٹ کر اس کے اوپر آگئی۔

''ہاں... کیوں نہیں... جلدی کرو۔ تم کمال کی چیز ہو۔''

جو کا چہرہ کیرین کی نرم زلفوں میں چھپ گیا... کیرین نے احتیاط سے اسکیلپل (scalpal) انگلیوں سے نکالا اور پھرتی سے بیڈ سے اتر گئی۔ چپٹے چھ انچ لمبے فولادی سرجیکل آلے کا چھوٹا سا انتہائی تیز دھار پھل اس نے جو کی ناف کے نیچے رکھ دیا۔ کیرین کی آنکھوں میں آگ اور نفرت تھی۔

''کوئی حرکت کی تو ساری زندگی پیشاب کرنے کے لیے کیتھر (Catheter) کے محتاج ہو کے رہ جاؤ گے۔ وہ بھی اگر بروقت اسپتال پہنچ گئے۔'' کیرین کی آواز میں

فیصلہ کن صلابت تھی۔

جو کی آنکھوں سے خمار اور مستی غائب ہو چکی تھی۔ اس نے دہشت سے زیریں بدن کی طرف دیکھا۔ اس کے بھڑکے ہوئے جذبات سرد ہوتے چلے گئے۔ اس نے گھونسا مارنے کے لیے ہاتھ اٹھایا اور رک گیا۔

''نہ۔۔۔۔نہ۔۔۔۔ مسٹر جو ہکنی۔ یہ دس نمبر کا اسکیلپل ہے اور میں نے بطور سرجیکل نرس چھ سال کام کیا ہے میری اچٹتی ہوئی حرکت بھی تمہیں نا قابل تلافی نقصان پہنچائے گی۔ اپنے قیمتی اوزار کی حفاظت مطلوب ہے تو بے حس و حرکت پڑے رہو۔ اب میرا حکم چلے گا۔''

''میں تمہیں اور تمہاری بیٹی دونوں کو ختم کر دوں گا۔''

کیرین نے ہاتھ کا دباؤ معمولی بڑھایا، جو کے زیرِ ناف خون پھوٹ پڑا۔

''رکو۔'' جو کا چہرہ سفید پڑ گیا۔

''اپنے کزن کو فون کرو کہ وہ ابی کو یہاں لے آئے۔''

''مت کرو۔۔۔ تم اپنی بیٹی کی زندگی سے کھیل رہی ہو۔''

''بیڈ سائیڈ سے فون اٹھاؤ۔'' کیرین کے لہجے میں غصہ اور نفرت تھی۔ ''آہستہ سے حرکت کرنا، کوئی ہوشیاری نہیں۔''

جو نے نمبر ملایا لیکن دوسری جانب گھنٹی بجتی رہی۔

''جواب نہیں آ رہا۔''

''بکواس مت کرو۔'' کیرین نے سرجیکل بلیڈ کا دباؤ بڑھایا۔

''رک جاؤ۔'' جو چلانے لگا۔ ''میں پھر ملاتا ہوں۔''

دوسری مرتبہ بھی رابطہ نہیں ہوا۔ ''مجھ پر شک مت کرو۔ خود ملا کر دیکھ لو۔ کوئی گڑبڑ ہے، پہلے کبھی ایسا نہیں ہوا۔''

''کیا مطلب؟ کیسی گڑبڑ؟''

''تم یہ ''خنجر'' ہٹاؤ، مجھے خود تشویش ہو رہی ہے۔''

''اپنا گندہ منہ بند رکھو، مجھے سوچنے دو۔'' کیرین کے چہرے پر الجھن تھی۔ لمحہ بھر کے لیے اس کی توجہ ہٹی اور جو نے فون ریسیور کھینچ کر اس کی کنپٹی پر مارا۔ کیرین کے دماغ میں سفید روشنی کا جھماکا ہوا، تاہم اضطراری طور پر اس کے سرجیکل بلیڈ والے ہاتھ نے جھٹکا لیا۔ جو کے حلق سے دلخراش چیخ بلند ہوئی۔۔۔ دونوں نے نیچے دیکھا۔ جو کے زیرِ ناف خون ہی خون تھا۔

☆☆☆

باسل، ابی کی تلاش میں کیبن سے دور چلا گیا تھا۔ ابی، کیبن سے آنے والی مدھم سی آواز پر سماعت کو مرکوز کر رہی تھی۔ اچانک وہ آواز بند ہو گئی۔ ابی نے باسل پر نظر رکھتے ہوئے کیبن کی طرف حرکت کی۔ معاً وہی آواز دوبارہ سنائی دی۔ ابی کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا۔ وہ سیل فون کی آواز تھی۔ ابی باسل کی نظروں میں آئے بغیر کیبن میں گھس گئی۔ آواز پھر تھم گئی تھی۔

بیڈ روم کے دروازے کے قریب فرش پر کھانے کے برتن پڑے تھے، ساتھ ہی سیل فون بھی پڑا ہوا تھا۔ ابی نے لپک کر فون اٹھا لیا۔ اسی وقت باسل کی آواز آئی۔

''ابی کہاں ہو؟ آ جاؤ۔ میرے لیے مشکل کھڑی ہو جائے گی۔'' باسل قریب ہی تھا۔ ابی منجمد ہو کے رہ گئی۔ اسے دوبارہ موقع نہیں ملے گا، اسے ہمت سے کام لینا چاہیے۔۔۔ وہ کھڑکی کی طرف بڑھی اور باہر جھانکا۔ اس کا چھوٹا سا بدن کھڑکی سے نکل سکتا تھا۔ باسل کی آواز دوسری جانب سے آ رہی تھی۔ اس نے فون جیب میں ٹھونسا اور کھڑکی سے کود گئی۔ اس کی بائیں ٹانگ میں تکلیف ہوئی تاہم اس نے منہ سے آواز نہیں نکالی۔ البتہ اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے تھے۔ وہ لنگڑاتی ہوئی درختوں کے پیچھے چلی گئی۔

چاند کی روشنی درختوں کی وجہ سے کچھ اور مدھم ہو گئی تھی۔ ابی کے لیے یہ روشنی کافی تھی۔ اس نے 911 پنچ کیا اور فون کان سے لگا لیا۔

''سیل اسٹار، خوش آمدید کہتا ہے۔'' کمپیوٹر سے آواز آئی۔ ''آپ اس وقت نان۔ ایمرجنسی۔ سروس۔ زون میں ہیں، پلیز۔۔۔''

''پولیس کہاں ہے؟'' ابی رو پڑی۔ ''مجھے پولیس کی مدد چاہیے۔''

ابی کی لڑکھڑاتی آواز کا کوئی جواب نہیں ملا۔

☆☆☆

جو کا چہرہ خوف اور اذیت سے مسخ ہو گیا تھا۔ یہ دیکھ کر اس کا خوف کچھ کم ہوا کہ اس کے بدن کا اہم عضو بال بال بچ گیا تھا۔ سرجیکل بلیڈ نے اس کی ران کو چیر ڈالا تھا۔ خطرناک گھاؤ سے خون تیزی سے بہہ رہا تھا۔ اس کا چہرہ بھی دہشت کی آماجگاہ بن گیا تھا۔ اس نے تکیہ اٹھا کر مضبوطی سے زخم پر جما دیا۔

''تمہیں کہا تھا کہ چالاکی مت دکھانا، اب تم جریان خون کے باعث مرو گے۔ اسپتال جانا ضروری ہے۔''

کیرین نے سپاٹ آواز میں کہا۔ ایک ٹانگ سے وہ بستر کے نیچے گن کو تلاش کر رہی تھی۔

''مرے گی، تیری بیٹی مرے گی... ضرور مرے گی۔'' جو چوٹ کھائے کتے کی طرح بلبلایا۔

کیرین کو احساس تھا کہ ایبی کو یہاں لانے کا اس کا منصوبہ فیل ہو گیا ہے۔ لیکن فون پر رابطہ کیوں نہیں ہوا؟ وہ جو کو جریانِ خون کے ذریعے مرنے کے لیے نہیں چھوڑ سکتی تھی نہ ہی خود کو اس کے رحم و کرم پر... اب تو وہ بالکل ہی پاگل ہوا جا رہا تھا۔

''باسل نے فون کا جواب کیوں نہیں دیا؟ کیا وہ دونوں کیبن میں نہیں ہیں؟''

''جہنم میں گئے دونوں، دیکھو کیا کیا ہے تم نے؟'' جو نے غرانے کی کوشش کی۔ اس کا نشہ ہرن ہو چکا تھا۔

''بک بک مت کرو، باتھ روم میں جا کر تولیا کس کے لپیٹو۔ میں کچھ کرتی ہوں۔'' کیرین نے بستر کے نیچے گن کو محسوس کر لیا تھا۔ جو لڑکھڑاتا ہوا باتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔ کیرین نے جھک کر گن اٹھالی۔ جلدی جلدی اپنے کپڑے پہنے اور میوزک بند کر کے باتھ روم کی طرف چل دی۔

جو بار بار دھمکیاں دے رہا تھا کہ وہ ایک فون کال کر کے ایبی کو مروا دے گا۔ تم نرس رہ چکی ہو۔ مجھے اسپتال جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ تم ٹانکے لگا کر زخم کی سلائی کر سکتی ہو۔

کیرین نے پھر کانپنا شروع کر دیا۔ جو کو زندہ رکھنا اس کی مجبوری تھی۔ جو کی برہنگی اسے بری طرح کھل رہی تھی۔ اس کا دل جو کے گندے جسم کو ہاتھ لگانے کے لیے آمادہ نہ تھا۔

''تم اپنا منہ بند رکھو اور خود پر قابو رکھو۔ میں کچھ کرتی ہوں۔ تولیا لپیٹ کر رکھو، میں فرسٹ ایڈ بکس لے کر آتی ہوں۔''

''یہ گن کیوں نچا رہی ہو؟ گولی مار دو مجھے...''

'گولی تو تیرا مقدر ہے مردود، تو اس مرتبہ غلط فیملی سے ٹکرا گیا ہے' کیرین نے دل ہی دل میں اسے ایک مکروہ خطاب سے نوازا اور باتھ روم سے نکل گئی۔ جاتے جاتے اس نے بتایا کہ یہ اتنا آسان کام نہیں ہے۔ پچاس ٹانکے لگیں گے... پچاس ٹانکوں والی بات اس نے جھوٹ بولی تھی... جو دانت پیس کے رہ گیا۔

☆☆☆

ایبی بروقت درختوں میں چھپ گئی۔ اس مرتبہ اس نے گھر کا نمبر پنچ کیا۔ گھنٹی بجنے لگی...

کیرین، وِل کا میڈیکل بکس تلاش کر رہی تھی۔ جب بیڈ سائڈ پر فون کی گھنٹی نے بجنا شروع کیا۔ جو، باتھ روم میں تھا۔ کیرین کو یقین تھا کہ مسز جو کے سوا کوئی اور نہیں ہو سکتا۔ اس نے قدرے تردد کے ساتھ فون اٹھالیا۔

''ہیلو۔'' کیرین نے کہا۔

ادھ کھلے باتھ روم سے جو چلایا۔ ''اسے ایک منٹ کے لیے روکو۔''

''ماما؟''

کیرین کا دل اچھل کر حلق میں آ گیا۔ اس کا ہاتھ لرزنے لگا۔

''ایبی؟'' اس نے سرگوشی کی۔ ''تم ٹھیک ہو؟ تم کہاں ہو؟''

ایبی جواب دینے کے بجائے سسکیاں لینے لگی۔

''خود کو سنبھالو، بتاؤ تم کہاں ہو؟ سب ٹھیک ہونے والا ہے۔'' کیرین نے اس کی ڈھارس بندھائی۔

''میں کیبن سے باہر چھپی ہوئی ہوں۔''

''تم نے پولیس کو فون کیا؟''

''وہ کچھ اور کہہ رہے ہیں، میری سمجھ میں نہیں آیا... ماما، میری مدد کرو۔''

''تم کیا کر رہی ہو؟ فون بند کرو۔'' جو لڑکھڑاتا ہوا باتھ روم سے نکل آیا۔ کیرین نے فون بائیں ہاتھ میں منتقل کیا اور دائیں ہاتھ سے اعشاریہ اڑتیس سے نشانہ لے کر فائر کیا۔ جو دونوں ہاتھوں میں سر چھپا کر فرش پر اوندھا ہو گیا۔

''سن آف بچ، میری بیٹی کہاں ہے؟''

جو بے حس و حرکت چپ چاپ پڑا تھا۔ ران پر سے تولیا کی گرفت ڈھیلی پڑ گئی تھی اور خون رِسنا شروع ہو گیا تھا...

''جواب دے، مردود انسان۔'' کیرین نے پھر فائر کیا۔ گولی جو کے قریب فرش سے ٹکرائی۔

''ڈونٹ شوٹ، ڈونٹ شوٹ۔'' جو زخمی پلے کی طرح چیاؤں چیاؤں کرنے لگا۔ اس کی تمام ہوشیاری ران کے گھاؤ سے خون کی شکل میں بہہ رہی تھی۔ حسین، نشیلی رات کا سپنا کروڑوں کرچیوں میں تقسیم ہو گیا تھا۔

''تمہاری بچی ماری جائے گی۔'' وہ کراہا۔ اس کے پاس یہی ترپ کا پتا تھا۔

''ماری جائے گی لیکن تیرے ساتھ۔ تیرے بعد

تیرے ساتھی بھی مارے جائیں گے۔'' کیرین نے مضبوط آواز میں کہا۔

''بے بی، فون مت بند کرنا، ماما ٹھیک ہیں۔ تم جنگل میں چھپی رہو۔''

''اندھیرا ہے ماما۔''

''ہاں، ہنی۔ اس وقت یہ اندھیرا تمہارا دوست ہے۔ گھبراؤ مت سویٹی، ماما تم کو لے جائیں گی۔''

''وعدہ؟''

''وعدہ، فون مت بند کرنا۔''

''لو، تم اٹھو۔'' کیرین نے جو کو حکم دیا۔

وہ ہاتھوں اور ایک ٹانگ کے سہارے کھڑا ہوا اور دیوار سے ٹیک لگائی۔ ''تم کیا کرنا چاہ رہی ہو؟''

''میں نے منصوبہ تبدیل کر دیا ہے۔'' کیرین نے سرد آواز میں کہا۔

☆☆☆

ڈاکٹر جیمس میکڈیل اور اس کی بیوی مارگریٹ، اسپیشل ایجنٹ، شالر کے سامنے بیٹھے تھے۔ ریت کی رنگت والے بالوں کے شالر کی عمر چالیس کے لگ بھگ تھی۔ رات کے ساڑھے گیارہ بج رہے تھے۔ شالر کا تعلق ایف بی آئی کے جیکسن فیلڈ آفس سے تھا۔

میکڈیل تنہا آنا چاہ رہا تھا لیکن مارگریٹ ساتھ چلنے پر بضد تھی۔ وہ اسپیشل ایجنٹ انچارج کے آفس میں براجمان تھے۔ آفس کے باہر تختی پر ایجنٹ کا نام فرینک زک لکھا تھا۔ شالر اپنے باس کی ڈیسک پر موجود تھا۔

''یہ اغوا برائے تاوان کا کیس ہے، ٹھیک؟''

''یس۔'' میکڈیل نے جواب دیا۔

''اور یہ ایک برس قبل کی واردات ہے؟ ٹھیک؟''

''یس۔''

''بلوکسی میں جو میڈیکل کانفرنس ہو رہی ہے، ایک سال پہلے ٹھیک اس موقع پر ہمارے ساتھ یہ واردات ہوئی تھی۔'' مارگریٹ نے لقمہ دیا۔

''آپ لوگوں نے رپورٹ کرنے میں ایک سال گزار دیا، کیوں؟''

ڈاکٹر میکڈیل نے وضاحت سے اپنے خوف اور واردات کنندگان کی دھمکیوں کے ساتھ پیٹر کی پوسٹ ٹرامک حالت کا بھی ذکر کیا۔ اس نے یہ بھی بتایا کہ میاں بیوی رپورٹ کے بارے میں اتفاقِ رائے پیدا نہیں کر پا رہے

''ڈاکٹر، تمہیں یہ خیال کیوں آیا کہ اس مرتبہ پھر ایسی ہی واردات ہوگی؟'' شالر نے پیڈ اور پنسل سنبھالتے ہوئے سوال کیا۔

ڈاکٹر میکڈیل نے ایک گہری سانس لی اور بتانا شروع کیا۔ شیرل نے جو معلومات سابقہ ''کارناموں'' کے بارے میں بتائی تھیں، نیز اپنے طریقۂ کار کے اوپر جو روشنی ڈالی تھی۔ اس پر مجھے یقین ہے کہ اس سال بھی ایسا ہی ہونا ہے۔''

''اس نے یہ سب کچھ کیوں بتایا؟'' شالر نے اعتراض کیا۔

''ایک وجہ یہ تھی کہ ہم ان کے پلان کو سمجھ جائیں اور رپورٹ کرنے کی حماقت نہ کریں۔ دوسرے ان کا منصوبہ فول پروف تھا اور وہ حد سے زیادہ پُراعتماد تھے۔''

''وہ لوگ ڈاکٹروں کو ہی نشانہ کیوں بناتے ہیں؟''

''اس بارے میں، میں یقین سے کچھ نہیں کہہ سکتا۔''

''ہوسکتا ہے، اس مرتبہ وہ یہ واردات کسی اور علاقے میں کریں؟'' شالر نے ایک اور منطقی سوال اٹھایا۔

''ممکن ہے... تاہم میرا خدشہ ہے کہ واردات یہی ہوگی بلکہ ہو چکی ہے... یہ میرا یقین یا چھٹی حس ہے، کچھ بھی کہہ لو۔ اگر وہ واردات کہیں اور کرتے ہیں تو ہمیں اس بارے میں کچھ نہیں معلوم، البتہ ہم یہاں ٹرائی ضرور کر سکتے ہیں۔ میرے یقین کی ایک وجہ یہ ہے کہ اب تک کسی نے رپورٹ نہیں کی اور وہ لوگ خوش فہمی کا شکار ہیں۔''

بل نے تفہیمی انداز میں سر ہلا کر پیڈ پر چند لکیریں گھسیٹیں اور مارگریٹ کی طرف متوجہ ہوا۔

''کیا جو اس کا اصل نام ہے؟''

''مجھے یقین ہے۔''

''اگر فوٹو سامنے آئے تو تم پہچان لوگی؟''

''بلاشبہ۔'' مارگریٹ نے پھر یقین دہانی کرائی۔

''اور تم شیرل کو پہچان لو گے؟'' شالر نے میکڈیل سے سوال کیا۔

''کیوں نہیں؟''

''ٹھیک ہے، ہم جیکسن پولیس ڈپارٹمنٹ کی ''مگ بکس'' اور نیشنل کرائم انفارمیشن سینٹر کے کمپیوٹر سے آغاز کرتے ہیں۔'' شالر نے پنسل رکھ کر فون اٹھالیا۔

☆☆☆

''فون اٹھاؤ۔'' کیرین نے کارڈلیس کی طرف اشارہ کیا۔ ''یہ پرائیویٹ لائن ہے۔ بلوکسی میں میرے

شوہر سے رابطہ کرو۔''

جو نے ہیوریج کا سوئٹ نمبر 28021 کا فون ملانا شروع کیا۔

کیرین نے سیل فون (یہ دوطرفہ سیل تھا وہ ایک بٹن دبا کر ول سے اور ایبی دونوں سے بات کرسکتی تھی) پر ایبی کی موجودگی کی تصدیق کی اور اسے پھر ہدایت کی کہ سیل فون آن رکھے... جو نے سوئٹ 28021 سے رابطہ ملا کر کارڈلیس واپس بستر پر پھینک دیا۔ کیرین نے سیل فون شانے اور رخسار کے درمیان دبایا، اس کے دائیں ہاتھ میں اعشاریہ 38 تھا، بائیں ہاتھ سے اس نے کارڈلیس اٹھایا۔

کارڈلیس پر شیرل کی آواز آئی۔ کیرین نے اختصار کے ساتھ شیرل کے شوہر کی پوزیشن بتائی اور اسے حکم دیا کہ فون ول کے حوالے کردے۔ شیرل نے کیرین کا حکم تسلیم کرنے سے قبل تھوڑا وقت لیا۔ پھر فون ول کے حوالے کردیا۔

''تھینک گاڈ، کیرین۔'' ول کی آواز آئی۔ ''وہاں کیا ہورہا ہے؟ ایبی خیریت سے ہے؟''

کیرین نے شوہر کو صورتِ حال سے آگاہ کیا۔

''تمہارے خیال میں، ایبی، جیکسن سے کتنی دور ہے؟'' ول نے سوال کیا۔

''میرے اندازے کے مطابق فاصلہ ایک گھنٹے کی ڈرائیو کے مساوی ہے۔'' کیرین نے تخمینہ بتایا۔

''یہ جاننا ضروری ہے کہ یہ لوگ کس کمپنی کی سروس استعمال کررہے ہیں'' سیل اسٹار'' کا نیٹ ورک بڑا ہے۔ جو کا سیل فون چیک کرو۔'' ول نے تیزی سے ہدایت دی۔

''اپنا سیل فون بستر پر پھینک دو۔'' کیرین نے جو سے کہا۔ جو نے ''نوکیا'' بستر پر اچھال دیا۔

''اب اسٹار، 8، 1، 1 ڈائل کرکے جواب سنو۔'' ول نے ہدایت کی۔ کیرین نے گن چھوڑے بغیر، ٹریگر والی انگلی سے بستر پر پڑے موبائل پر نمبر پنچ کیے۔

''ویل کم ٹو ''سیل اسٹار'' کسٹمر سروس''، کمپیوٹرائزڈ جواب آیا۔ کیرین نے اینڈ کا بٹن دبا کے ول کو ''سیل اسٹار'' کی تصدیق کی۔

''گڈ۔'' ول کی آواز میں اعتماد تھا۔ ''میں سیل اسٹار'' میں اپنے بندے سے بات کرتا ہوں۔ وہ سیل اسٹار کا باس ہے۔''

''تم لوگ نمبر ٹریس نہیں کرسکتے۔'' جو نے تکلیف دہ تاثرات کے ساتھ یقین کا مظاہرہ کیا۔

''کیوں؟'' کیرین نے استفسار کیا۔

''سیل کچھ نہیں ہے، یہ دراصل ایک قسم کا ریڈیو ہی ہے... متعلقہ سگنلز کی طاقت ٹاور پر منحصر ہے۔ مسی سپی، ٹاورز کے مقابلے میں، ملک کی دوسری ریاستوں سے کہیں پسماندہ ہے... پانچ سال پیچھے ہے۔ باسل جہاں ہے، وہاں سگنلز کے ذریعے لوکیشن ٹریس نہیں کی جاسکتی۔'' جو کے چہرے پر استہزائیہ مسکراہٹ نمودار ہوئی۔

کیرین شپٹا کے رہ گئی۔

''میں اسی لیے بتا رہا ہوں کہ مجھے اب بھی پیسوں کی ضرورت ہے۔'' جو نے کہا۔

کیرین نے دوسرے سیل فون پر ایبی کو تسلی دی اور ول کو جو کی اسکیم کے بارے میں بتایا۔

''جو سے بات کراؤ۔'' ول نے خود کو سنبھالا۔

''ڈاکٹر، باسل نے ایبی کو ڈھونڈ لیا تو وہ ماری جاسکتی ہے۔''

''اور تم مرڈر چارج میں پھنسو گے۔'' ول کا جسم کانپ رہا تھا۔

''ڈاکٹر، تم بھول رہے ہو کہ اغوا کی سزا بھی موت ہے۔''

''کیا تم یقین کرو گے کہ تمہاری بیوی میرے قابو میں ہے... وہ بھی ماری جائے گی۔''

''تمہاری آواز کھوکھلی ہے ڈاکٹر۔''

''جہنم میں جاؤ... کیرین سے بات کراؤ۔''

''صورتِ حال اتنی بدتر نہیں ہے۔ میرا یقین کرو، ڈٹی رہو... تم اچھا جارہی ہو... یہ بتاؤ کہ تم نے باسل کو دیکھا ہے؟''

''یس؟'' کیرین نے دھیمے سے کہا۔

''جو کے کہنے پر کیا وہ ایبی کو مار سکتا ہے؟''

کیرین نے ماؤتھ پیس کو کور کرکے دھیرے سے کہا۔

''مشکل سوال ہے... وہ بظاہر دیوزاد ہے، لیکن اس کا دماغ بچوں جیسا ہے۔''

''کیا یہ ممکن ہے کہ ایبی، صبح تک چھپی رہے یا سڑک تک پہنچ جائے؟''

''کچھ نہیں کہہ سکتی۔'' کیرین کی آواز میں مایوسی در آئی۔

''حوصلہ رکھو۔'' ول نے کہا۔ ''تم نے کہا تھا کہ تم وہاں انسولین چھوڑ آئی تھیں؟''

''ہاں لیکن ایک منٹ رکو۔'' کیرین نے کہا۔

''امی!''

''ماما!''

''امی انسولین کا باکس ہے تمہارے پاس؟''

''ماما، میں فون لینے دوبارہ کیبن میں گئی تھی تو انسولین وہیں بھول گئی تھی۔''

''گھبراؤ مت، میں ڈیڈی سے بات کر رہی ہوں۔'' حالانکہ کیرین خود ہراساں ہو گئی تھی۔

''ول، انسولین اس کے پاس نہیں ہے... ہوتی بھی تو وہ خود سے استعمال نہیں کر سکتی۔'' کیرین نے وضاحت کی۔

☆☆☆

باسل نے آسمان کی جانب دیکھا۔ اس کا دل دکھ سے بھر گیا۔ اندھیرے میں گھورنے سے اس کی آنکھیں دکھنے لگی تھیں۔ اسے جو کے غصے سے ڈر لگ رہا تھا۔ وہ یہ سمجھنے سے بھی قاصر تھا کہ وہ امی کو کیوں نہیں ڈھونڈ پا رہا ہے...

وہ واپس کیبن کے قریب پہنچ گیا تھا۔ باسل نے آنکھیں سکیڑ کے دیکھا۔ وہ تھکن محسوس کر رہا تھا۔ اچانک نیم تاریکی میں کوئی زرد چیز چمک کر غائب ہو گئی زرد روشنی پھر نظر نہیں آئی۔ تاہم باسل کو سمت کا اندازہ ہو گیا تھا... امی کو اندازہ نہیں تھا کہ باسل کہاں ہے... جب باسل نے اسے نرمی سے دبوچا تو امی نے مسلسل چیخنا شروع کر دیا۔ وہ متواتر چیخے جا رہی تھی۔

باسل کا دل کر رہا تھا کہ کان دونوں ہاتھوں سے بند کر لے لیکن اسے امی کو اٹھا کر کیبن تک بھی لے جانا تھا۔ امی کی چیخ و پکار میں خوف تھا... ویسا ہی خوف جب باسل بچپن میں خوف زدہ ہو کر چلاتا تھا۔

باسل نے امی کو باندھ دینا تھا۔ تاہم وہ ایسا نہیں کرنا چاہتا تھا۔ اس کے چوڑے سینے کے اندر کوئی چیز لرز رہی تھی۔ شاید اس کے بچپن کے خوف کا ارتعاش تھا۔

☆☆☆

دفعتاً کیرین کا رابطہ امی سے منقطع ہو گیا۔ آخری آواز جو اس نے سنی وہ امی کی چیخ تھی... کیرین کا دل پھڑپھڑایا اور سینے میں برف سی جم گئی... دہشت نے اسے آکٹوپس کے مانند جکڑ لیا۔ جو بغور کیرین کو دیکھ رہا تھا۔

''امی!'' کیرین چلا اٹھی۔

''امی، میرے پاس ہے... جو کہاں ہے؟'' باسل کی آواز آئی۔

''ویل، ویل...'' جو لنگڑاتا ہوا کھڑا ہوا۔ ''بلاشبہ باسل نے امی کو پکڑ لیا ہے۔''

کیرین نے .38 جو کے سینے کی جانب کیا۔ ''اس کو کہو امی کو واپس لائے۔'' کیرین نے دلیری کا مظاہرہ کرنے کی کوشش کی تاہم اس کی آواز مرتعش تھی اور چہرے کا رنگ اڑا ہوا تھا۔

دوسری طرف ول دانت بھینچے خاموشی سے سب سن رہا تھا۔

''کھیل ختم ہو گیا۔ مسز جیننگ۔'' جو بے خوفی سے بستر کے گرد گھوم گیا۔ ''گولی چلی اور امی مری۔'' جو نے گن کی پروا کیے بغیر سیل فون چھین لیا۔

''باسل، گولی کی آواز آئے تو امی کو ختم کر دینا... اس کتیا نے پہلے ہی مجھے زخمی کر دیا ہے۔'' اس نے باسل کو حکم دیا۔ ''امی کو باندھ دو، میں پھر کال کروں گا۔''

پھر جو نے گن کے لیے ہاتھ آگے بڑھایا... کیرین نے تنویمی کیفیت میں گن چھوڑ دی۔

☆☆☆

کیرین، ول کا سیاہ رنگ کا بیگ اٹھا لائی تھی اور جو کی ران کے زخم پر ٹانکے لگا رہی تھی... نصف شب بیت گئی تھی۔ جیننگ ہاؤس پہاڑی پر تاریکی میں خاموشی سی ایستادہ تھا۔ پائن کے درختوں میں سے حشرات الارض وہاں ہونے والے دلخراش ڈرامے سے بے خبر اپنی اپنی بولیاں بول رہے تھے۔

جو کی ناف کے نیچے ایک تولیا بندھا تھا۔ ران کے گرد کسا ہوا خون آلود تولیا اس نے کھول دیا تھا... ہاتھ میں وائلڈ ٹرکی کی بوتل تھی۔ زخم کی سلائی کے دوران وقفے وقفے سے اس کی سسکی نکل جاتی اور وہ بوتل منہ سے لگا لیتا تھا۔

کیرین نے بمشکل امی کو ذہن سے نکالا تھا، ورنہ وہ ماؤف ذہن کے ساتھ کچھ بھی نہیں کر سکتی تھی۔ اس نے خود کو مکمل مایوسی کے حوالے کرنے سے انکار کر دیا تھا۔

''آخر ہم لوگ ہی کیوں؟'' وہ نرمی سے بولی۔

''میری ماں کو حلق کا کینسر ہوا تھا، کیوں؟'' آخر میری ماں کو ہی کیوں؟'' وہ بولا۔

کیرین اس کی بے تکی منطق سن کر خاموش ہو گئی۔

☆☆☆

اپنے لگژری سوئٹ میں، ول کھڑکی میں کھڑا باہر گلف آف میکسیکو کو گھور رہا تھا۔ اس کے دونوں ہاتھ پتلون کی جیبوں میں تھے۔ ذہن میں آگ بھری تھی... رُواں رُواں غیظ و غضب کا شکار تھا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ باسل نامی شخص نے

ابی کو قابو میں کرلیا ہے۔ کیرین نے جو بازی کھیلی تھی وہ پھر پلٹ چکی ہے۔

اگرچہ وہ شیرل کو ساتھ ملانے میں کامیاب ہو گیا تھا۔
تاہم وہ، ول کی موجودہ جنونی کیفیت سے گھبرا کر گن سمیت باتھ روم میں چھپ گئی تھی۔ گن دونوں کے لیے ناکارہ ہو چکی تھی۔

کئی سوالات اس کو الجھا رہے تھے... جو کا مسئلہ رقم تھی لیکن جو نے جو کھڑاگ پھیلایا تھا، ول کے نزدیک وہ تاوان کی رقم تک محدود نہیں تھا، بظاہر یہ تاوان کا معاملہ ہی نظر آتا تھا۔ تاہم ول کے نزدیک اس معاملے میں جو کے کچھ اور خباثت بھرے محرکات بھی شامل تھے۔ کیا وہ ڈاکٹروں سے انتقام لے رہا تھا۔ لیکن کیوں؟ چوبیس گھنٹے میں ہر مرتبہ رات شامل ہوتی تھی کیوں؟ جو کی بیوی، رات میں تنہا ڈاکٹروں کے ساتھ اور ڈاکٹروں کی بیگمات رات کی تنہائی میں جو کی دسترس میں...

معاً اس کے دماغ میں بجلی کڑکی۔ اس کا چہرہ انگارہ ہو گیا۔ ہاتھ جیبوں سے باہر نکال کر مٹھیاں اس نے اتنی سختی سے بھینچی کہ ہر ایک جوڑ چونے کے مانند سفید پڑ گیا۔

شیرل کا ماضی تو اس نے اگلوا ہی لیا تھا۔ لیکن کیرین... اسے کوئی شک نہ رہا کہ ابی کی زندگی کے ساتھ کیرین کی عزت بھی خطرے میں ہے... ول کی دماغ کی نسیں چٹخنے لگیں۔ اسے کچھ کرنا ہے، ہر قیمت پر کرنا ہے۔

شیرل اس دوران باتھ روم سے نکل کر بستر پر لیٹ گئی تھی۔ گن اس نے ایک طرف ڈال دی تھی اور معنی خیز انداز میں بغور ول کو دیکھ رہی تھی۔ ول اسے نظر انداز کر کے باتھ روم میں گھس گیا۔ اس نے کپڑے اتارے اور شاور کے نیچے کھڑا ہو گیا۔ ٹھنڈا پانی سر پر گرتا ہوا سارے جسم کو بھگو رہا تھا۔ سر میں الاؤ دہک رہا تھا جو آہستہ آہستہ ٹھنڈا ہونے لگا۔

کچھ دیر بعد وہ باہر نکلا تو دماغ کام کرنے کے قابل ہو چکا تھا، بالوں سے پانی ٹپک رہا تھا۔ اس نے سر خشک کرنے کی کوشش نہیں کی۔

شیرل اشتعال انگیز انداز میں بستر پر لیٹی تھی... وہ، ہم تو مائل بہ کرم ہیں۔ کوئی سائل ہی نہیں کا، عنوان دکھائی دے رہی تھی۔

''پریشان لگ رہے ہو، لاؤ بال خشک کر دوں؟''
''ٹھیک ہوں۔''
''مالش کر دوں۔'' وہ مسکرائی۔

''شکریہ۔'' ول نے کہا۔
''کچھ اور؟ تمہاری بیوی کو کیونکر پتا چلے گا؟'' وہ مسکرائی۔
ول نے اس مرتبہ جواب ہی نہیں دیا۔
شیرل نے منہ بنا کر ٹی وی کی جانب پھیر لیا۔

☆☆☆

ابی، صوفے کے کونے میں دبکی ہوئی تھی۔ ابھی تک اس کی آنکھوں سے آنسو ٹپک رہے تھے، باربی ڈول کو سختی سے اس نے سینے کے ساتھ بھینچا ہوا تھا۔

باسل فرش پر چھ فٹ دور بیٹھا تھا۔ حیرت ناک طور پر اس کی آنکھوں میں بھی ہراس تھا۔ جو کی ہدایت کے برعکس اس نے ابی کو بے دست و پا نہیں کیا تھا۔

''میں تمہیں خوف زدہ نہیں کرنا چاہتا تھا۔'' وہ بولا۔
''جو نے مجھ سے جو کہا وہ میں نے کیا۔ میں مجبور تھا۔''
''اس نے مجھے ممی اور ڈیڈی سے چھین لیا ہے۔'' وہ کراہی۔ ''اور تم نے بھی۔''
''تم باہر کیوں نکلیں؟ میں بدصورت ہوں نا اسی لیے تم بھاگ گئی تھیں۔ میں بھوت کی طرح لگتا ہوں۔'' باسل کی آنکھیں ڈبڈبا اٹھیں۔ ''بچے مجھ سے ڈر جاتے ہیں۔''

ابی کی آہ و زاری تھم گئی۔ اس نے باسل کے تبصرے پر نفی میں سر ہلایا۔

''تم منہ سے نہیں بولو۔ میں جانتا ہوں۔ اسکول میں بھی بچے مجھ سے دور بھاگتے تھے... میں تمہیں دوست سمجھ رہا تھا۔ میں تمہیں تکلیف نہیں دوں گا۔ تم کیوں باہر نکل گئی تھیں؟''

''میں نے بتایا نا کہ تم نے ممی ڈیڈی سے مجھے چھین لیا ہے۔'' ابی نے متورم آنکھوں سے کہا۔
''نہیں یہ بات نہیں ہے... میں عفریت کی طرح ہوں، میں تمہیں اچھا نہیں لگا۔''
''نہیں، صورت سے فرق نہیں پڑتا۔ بیلا نے مجھے بتایا تھا۔'' ابی نے پلکیں جھپکائیں۔
''کیا؟'' باسل الجھ گیا۔
''یہ بیلا ہے۔'' ابی نے باربی کو آگے کیا۔ ''بیوٹی اینڈ بیسٹ'' بیلا از بیوٹی۔ بیلا نے مجھے بتایا کہ شکل سے زیادہ دل اہم ہوتا ہے... اور تمہارا دل اچھا ہے۔''
''لیکن میں ''بیسٹ'' ہوں۔'' باسل کا جبڑا لٹک گیا۔
''تم نے شاید ''بیوٹی اینڈ دی بیسٹ'' نہیں دیکھی۔

باسل نے نفی میں سر ہلایا۔
''دیکھو، میں بیلا ہوں اور تم بیسٹ، ٹھیک ہے؟''
''ہاں۔'' باسل نے افسردگی سے کہا۔
''اوہ... ہو... تم اچھے والے بیسٹ ہو... گڈ بیسٹ۔'' وہ صوفے سے اتر آئی اور باربی، باسل کو دے دی۔ کوئی اچھی بات کرو اور مجھے بیلا کے نام سے پکارو۔''
''کوئی اچھی بات کروں؟'' باسل نے باربی کو دیکھا پھر ایبی پر نظر ڈالی۔ وہ سوچ میں پڑ گیا۔
''ہاں، تم ''بیوٹی'' نہیں ہو۔'' وہ اچانک بولا۔
''کیا...؟''
''تم پری ہو، چھوٹی سی پری... پری کا نام بیلا ہے۔''
ایبی بے اختیار ہنسنے لگی۔
''تھینک یو گڈ بیسٹ... اب تم بولو تھینک یو بیلا۔''
''تھینک یو بیلا۔'' باسل بچوں کی طرح کھل اٹھا۔

☆☆☆

کیرین نے گھڑی دیکھی۔ صبح کے ڈھائی بج رہے تھے۔ وہ کرسی میں بیٹھی تھی۔ جو، بستر پر لیٹا تھا۔ اس کی مجروح ٹانگ کے نیچے تکیہ اور بغل میں ''وائلڈ ٹرکی'' کی بوتل تھی۔ اعشاریہ اڑتیس کی گن اس کے پاس رکھی تھی۔ وہ بڑے ٹی وی اسکرین پر ہمفرے بوگارٹ کی فلم دیکھ رہا تھا۔
کیرین آس لگائے بیٹھی تھی کہ جو کی مجروح ٹانگ، خون کا ضیاع اور شراب کی زیادتی اسے سلا دے... وہ اس سے باتیں کرنا چاہ رہی تھی کہ وہ ڈاکٹروں کے پیچھے کیوں پڑا ہے؟ پھر کیرین نے ارادہ ملتوی کر دیا۔ اگر وہ سونے لگا تو گفتگو اس کی نیند کا امکان ختم کر دیتی۔

☆☆☆

ول، صوفے پر لیٹا تھا۔ گیلا تولیا چہرے پر پڑا تھا۔ وہ بے بسی کے احساس کو فنا کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ اس نے چہرے پر سے تولیا ایک طرف پھینکا اور اٹھ کر بیٹھ گیا۔ یہ محض تاوان کا معاملہ نہیں ہے۔ کچھ اور معاملہ بھی ہے... کیا شیرل نے جھوٹ بولا ہے یا پھر اصل بات صرف جو کے علم میں ہے... ڈاکٹروں کے خلاف تاوان کی وارداتیں اسے ہضم نہیں ہو رہی تھیں۔ ول بیڈ روم کی طرف چل پڑا...

☆☆☆

کیرین، جو کے بستر کے قریب کرسی پر جھول رہی تھی۔ بظاہر وہ پرسکون تھی۔ تاہم دماغ میں بگولے چکرا رہے تھے۔ اس کی چھٹی حس خطرے کا اعلان کر رہی تھی۔

اسے شک ہو چلا تھا کہ جو نے منصوبہ تبدیل کر دیا ہے۔ بالآخر وہ رہ نہ سکی۔
''تو تم تاوان وصول کر کے ہی ایبی کو چھوڑو گے؟'' اس نے اچانک سوال کیا۔
جو نے چونک کر اسکرین پر سے نگاہ ہٹائی۔
''ضروری نہیں ہے۔''
''کیا مطلب؟'' کیرین کا دل زور سے دھڑکا۔
''ڈاکٹر جیننگ کا معاملہ کچھ اور ہے۔''
''کیا مطلب ہے؟'' کیرین کا رنگ فق ہو گیا۔
''اس نے ماضی میں میری ماں کا قتل کیا تھا۔''
''کیا بکواس کر رہے ہو؟'' کیرین چیخ اٹھی۔
''پرانی بات ہے۔ تم دونوں پہلے یونیوسٹی اسپتال میں ملے تھے؟''
''ہاں۔'' کیرین اس کی معلومات پر ششدر رہ گئی۔
''وہاں میری ماں کا کینسر کا علاج ہو رہا تھا۔ بے ہوشی کی حالت میں SCD کا خیال نہیں رکھا گیا تھا۔ SEQUEUTIAL COMPRESSION DEVICES... چنانچہ کلاٹ بن گیا اور وہ مر گئی، وہیں آپریٹنگ ٹیبل پر۔ اور یہ ول کی ذمے داری تھی۔ میں نے بعد میں آکر سرجن سے معلومات کی تھیں۔ اب وقت آ گیا ہے... ول کو پورا پورا احساب دینا پڑے گا۔''
''بکواس، جھوٹ... یہ ول کی ذمے داری نہیں تھی۔ SCD پر نظر رکھنا نرس کا مسئلہ تھا۔'' کیرین پھر چیخی۔
''مجھے نہیں پتا، میں نے تصدیق کر لی تھی۔''
''مجھے بھی نہیں پتا یہ غلط فہمی یا جھوٹ کیوں بولا گیا... تم ایسا نہیں کر سکتے۔'' کیرین کی آواز بھرا گئی۔
''کون روکے گا مجھے؟'' جو نے قہقہہ لگایا۔

☆☆☆

اسپیشل ایجنٹ شالمر دروازہ کھول کر اندر آیا۔ اس کے ہاتھوں میں مگ بکس تھیں۔ ان کی اونچائی نصف فٹ سے زیادہ تھی۔ بلا مبالغہ، ان میں ہزاروں تصاویر تھیں۔
ڈاکٹر میکڈیل اور اس کی بیوی، فیڈرل بلڈنگ سے چند بلاک کے فاصلے پر پولیس ہیڈ کوارٹر میں تھے۔
''میں نے NCIC کے کمپیوٹر سے مدد لی ہے۔ ساؤتھ ایسٹ کے صرف اغوا کی وارداتیں سرچ کی ہیں اور صرف تین نام ہٹ کیے ہیں... جو، شیرل اور باسل...''
''اتنی تصویریں؟'' میکڈیل اور اس کی بیوی ایک دوسرے کا منہ دیکھ رہے تھے۔

''وقت کم ہے، کام مشکل ہے... لیکن ہو سکتا ہے۔'' شالمر نے کہا۔ ''جو، نام بہت عام ہے لہٰذا اسے نظرانداز کر دو... اس طرح صبح ہو جائے گی۔ البتہ باسل اور شیرل کی تصویر ملنے کا چانس ہے... شروع ہو جاؤ۔'' شالمر نے گائیڈ لائن دی۔

☆☆☆

میکڈیل نے کافی کی تیسری پیالی ختم کی اور آنکھوں کو مسلا اور پھر سے تصاویر کو چھانٹنا شروع کر دیا۔ معاً اس کی سانس رک گئی... وہ شیرل کی کم عمری کی تصویر تھی۔

''یہ شیرل ہے۔'' اس نے شالمر کو تصویر دکھائی۔

''شیور؟''

''سو فیصد۔''

شالمر تصویر لے کر کمپیوٹر کی طرف متوجہ ہو گیا...

''معمولی وارداتیں ہیں۔ جسم فروشی کا دھندا بھی کرتی رہی ہے... گرفتار صرف ایک مرتبہ ہوئی ہے۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو، یہی ہے۔''

''اب کیا کرنا ہے؟'' ڈاکٹر نے سوال کیا۔

''تصویر کی کاپی بیورتیج ریسورٹ جائے گی۔ امکان ہے کہ اسٹاف کے کسی ممبر نے اسے دیکھا ہو۔''

''پھر؟''

شالمر نے ابرو اچکا کر گہرا سانس لیا۔ اگر وہ وہاں ہے تو ٹروپس کو کال کرنا پڑے گی... نیز ہمیں یہ فرض کرنا پڑے گا کہ تمہارا قیاس درست ہے کہ اغوا کی واردات زیرِ عمل ہے اور یہ ایک میجر سچویشن ہے۔''

☆☆☆

''اگر تم اس الزام کو ٹھیک سمجھتے تھے تو تم ول پر مقدمہ کر سکتے تھے؟'' کیرین نے بجھی ہوئی آواز میں کہا۔

''مقدمہ؟ مقدمے سے کیا ملتا، مجھے تو پوری قیمت وصول کرنی تھی۔''

''یعنی تم ول کو مارو گے؟'' میرین کی آواز سرگوشی میں ڈھل گئی۔

''یوں۔'' جو نے چٹکی بجائی۔ ''اور ابی کو بھی۔'' جو نے سفاک نظروں سے کیرین کو گھورا۔

اچانک کیرین بستر پر پڑے ہتھیار پر جھپٹی۔ تاہم جو چوکس تھا۔ اس نے اپنی صحت مند ٹانگ چلا کر کیرین کو دور پھینک دیا۔

کیرین کی آنکھوں میں آنسو تھے۔ وہ قالین پر پڑی کھانس رہی تھی۔ کچھ دیر بعد اس کی سانس بحال ہوئی تو وہ اٹھی اور واپس کرسی پر بیٹھ گئی... دونوں خاموش تھے۔ جو نے گن ہاتھ میں لے لی اور دوبارہ فلم کی جانب متوجہ ہو گیا۔

کیرین نا امیدی کی گھٹا میں خود کو سنبھال رہی تھی۔ سب سے پہلے، اسے کسی نہ کسی طرح شوہر کو خبردار کرنا تھا... بیڈروم سے نکلنے کا ایک ہی معقول بہانہ تھا کہ وہ کھانے کی ضرورت کے تحت کسی طرح کچن تک پہنچے... لیکن کوئی ضمانت نہیں تھی کہ جو اس کے پیچھے نہیں آئے گا۔ وہسکی کا اثر بھی جو پر ظاہر نہیں ہو رہا تھا۔ وہ دماغ لڑا رہی تھی کہ جو نے خود ہی اس کی مشکل آسان کر دی۔ کیرین خیالات میں غلطاں تھی، اس لیے جو کی بات سن نہ سکی۔

''کچھ کہا تم نے؟'' کیرین نے پوچھا۔

''بھوک لگ رہی ہے۔'' جو نے پیٹ پر ہاتھ پھیرا۔

کیرین کی مشکل خود ہی آسان ہو گئی۔ تاہم اس نے تاثرات سپاٹ رکھے اور ظاہر کیا کہ وہ بددلی کے ساتھ اٹھ رہی ہے۔ وہ بیڈروم سے نکل کر دبے قدموں بھاگی۔ کچن میں پہنچ کر اس نے پھرتی سے آملیٹ تیار ہونے کے لیے رکھا اور کچن وال کا فون اٹھا لیا۔

ول کے آفس کا نمبر ملا کر اس نے مدھم آواز میں آپریٹر کو بتایا کہ وہ کون بات کر رہی ہے... کیرین نے جلدی جلدی ایمرجنسی کی وضاحت کی اور بتایا کہ وہ 911 کیوں فون نہیں کر سکتی... کیرین نے بتایا کہ جتنی جلدی ہو سکے اس کا پیغام ڈاکٹر ول کے اسکائی ٹیل ہیچر تک پہنچا دیا جائے...

''اوکے، میم۔''

کیرین نے پیغام ریکارڈ کرا کے فون رکھ دیا اور اوون کی طرف پلٹی۔ اس کا لہو چند لمحوں کے لیے جم گیا۔ جو کچن کے دروازے میں کھڑا ہوا تھا۔ وہ سرد نگاہوں سے کیرین کو دیکھ رہا تھا... ''فون کے پاس کیا کر رہی تھیں؟'' اس نے سوال کیا۔

کیرین نے نظر چراتے ہوئے فون کی طرف دیکھا۔ فون کے آس پاس تصویریں اور فوٹو چسپاں تھے۔ اس نے اوون کا ٹائمر آف کیا اور فون کی طرف چل دی۔ کیرین نے ایک تصویر... دیوار سے الگ کی اور اسے گھورنے لگی۔ یہ ابی کی اسکول میں بنائی گئی تصویر تھی، جس کے ساتھ نوٹ بھی لکھا ہوا تھا۔

''میں ابی کی تصویر دیکھ رہی تھی... مجھے اب تک لگ رہا ہے جیسے یہ سب ایک بھیانک خواب ہے۔'' اس نے دکھ بھری آواز میں کہا۔

"میں بستر پر ہوں، جو بنایا ہے لے آؤ۔" وہ ٹوٹی چال کے ساتھ واپس چلا گیا۔ اگر اس کی ایک ٹانگ زخمی نہ ہوتی تو وہ کم وقت میں کچن تک پہنچتا اور کیرین کو فون کرتے دیکھ لیتا۔ تاہم کیرین کو اندازہ ہو گیا کہ مرد وہ نہایت کائیاں اور محتاط ہے۔ کیرین کو حد سے زیادہ احتیاط کرنی پڑے گی۔ اس نے کاؤنٹر کا سہارا لے کر رکی ہوئی سانس خارج کی۔

☆☆☆

ول ایک گھنٹے سے شیرل کو ٹٹول رہا تھا۔ وہ جواب دے رہی تھی لیکن اس نے ول کے مطلب کی کوئی بات نہیں بتائی۔ شاید وہ ابھی تک ول پر پوری طرح اعتماد نہیں کر پا رہی تھی۔

ول نے پینترا بدلا اور جو کے بجائے پاسل کے بارے میں سوالات شروع کر دیے۔ اچانک وہ اچھل پڑا۔ اس نے اسکائی ٹیل بیجر کی بھنبھناہٹ محسوس کی تھی۔

"کیا ہو گیا؟" شیرل نے حیرت کا اظہار کیا۔ "کشن میں کوئی مکوڑا ہے شاید۔" شیرل ہنسنے لگی۔

ول بیجر چیک کرنے کے لیے بے قرار تھا۔ وہ کال پر نہیں تھا۔ لہٰذا یقیناً پیغام کیرین کی جانب سے آیا تھا۔

"برا نہ مانو تو باتھ روم ہو آؤں؟"

شیرل نے شانے اچکائے۔ ول نارمل رفتار سے باتھ روم کی طرف چل دیا۔ اگرچہ اندر سے وہ سخت بے چین تھا۔ پیغام جو بھی تھا۔ قطعی غیر متوقع تھا۔ اندر پہنچ کر اس نے بیلٹ سے بیجر الگ کیا اور بٹن پنچ کیا۔ سبز روشنی میں پیغام نمودار ہوا:

"صبح تک کچھ نہ کچھ کرو... ابھی مر سکتی ہے... کچھ بھی کرو... اپنی حفاظت کرو... معاملہ تاوان پر ختم نہیں ہو گا جو، تمہیں اپنی ماں کا قاتل سمجھتا ہے۔ کیرین۔"

ول نے پیغام دوبارہ نمایاں کیا۔ اس کا دماغ آندھیوں کی زد میں تھا۔ وہ بار بار پیغام کا ایک ایک لفظ پڑھ رہا تھا۔

کیا کیرین کو جو کے پلان کی کوئی نئی بات معلوم ہوئی ہے؟ کیرین نے ول کے تحفظ پر تشویش کیوں ظاہر کی؟ سب سے بڑھ کر جو معنویت اجاگر ہو رہی تھی، وہ یہ تھی کہ ول کو ابھی کو بچانے کے لیے رسک لینا پڑے گا۔ رسک کی نوعیت کچھ بھی ہو... اچانک اسے باہر سے فون کی آواز سنائی دی۔ ول نے گھڑی دیکھی۔ تین بج رہے تھے۔ یقیناً یہ 30 منٹ کے وقفے سے جو کی چیک ان کال تھی۔ شیرل نے مختصر جواب دے کر فون بند کر دیا۔ ول کے دماغ کے مرکز میں ایک ہی بات تھی۔ کچھ کرنے کے لیے اس کے پاس اب مکمل اور محدود تیس منٹ تھے یا پھر وہ اگلی چیک ان کال کے بعد والے تیس منٹ کو استعمال کرے؟

اسے شک ہو رہا تھا کہ شیرل نے اسے پوری باتیں نہیں بتائیں۔ ممکن ہے کہ وہ ابھی کی لوکیشن سے بھی واقف ہو... جب سے شیرل اس کے کمرے میں آئی تھی، ول بہت کچھ تبدیل کرنے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ علاوہ ازیں کافی کچھ معلوم بھی کر چکا تھا۔ اسے یقین تھا کہ شیرل، جسم فروشی اور جرائم پر اکتفا کے لیے دل سے تیار نہیں ہے۔ وہ ہالی ووڈ کے خواب دیکھتی ہے... پھر کیوں وہ اب تک جو کے ساتھ تعاون کر رہی ہے؟ کیا محض اس لیے کہ جو نے اسے جسم فروشی کے دھندے سے نکال کر اس سے شادی کر لی تھی۔

جو سے جان چھڑانے کے لیے شیرل کو گارنٹی چاہیے تھی، جو خطرات سے پاک ہو۔ اس کے بعد ہی وہ جو کے ساتھ دغا بازی کرے گی۔ شیرل کو پتا تھا کہ جو اس کے ساتھ مخلص نہیں ہے اور اسے استعمال کر رہا ہے۔

تاوان کے معاملے میں بھی کوئی غلطی ہوتی ہے تو جو نہیں شیرل پھنسے گی اور جو بر وقت نکل جائے گا... جو کے متعلق اس کا تجزیہ صحیح تھا۔ اس لیے وہ بھی باوفا بننے کی کوشش نہیں کرتی تھی۔ جبھی شیرل نے ول کو معنی خیز پیشکش کی تھی۔ یقیناً وہ جانتی تھی کہ جو، وارداتوں کے دوران ڈاکٹروں کی بیگمات کے ساتھ کیا کرتا رہا ہے... یہ وہی ڈاکٹرز تھے جو کسی نہ کسی طور جو کی ماں کے قتل میں ملوث تھے۔

شیرل کو جو سے غداری کے لیے گارنٹی چاہیے تھی اور گارنٹی کے لیے موٹی رقم چاہیے تھی۔ اتنی رقم کہ وہ بھاگنے کے بجائے غائب ہی ہو جائے اور شناخت بدل کر نئی زندگی کا آغاز کر سکے۔

ول نے ٹوائلٹ میں پانی بہایا اور باہر نکل آیا۔

"جو کی کال تھی؟" اس نے شیرل سے سوال کیا۔

"ہاں، سب ٹھیک چل رہا ہے۔" وہ بولی۔ "ایک بات کہوں۔"

"ہاں، بولو۔"

"تم پہلے آدمی ہو جس نے مجھے ٹھکرایا ہے۔"

"تمہیں برا لگا؟"

"نہیں، تم مختلف ہو۔"

"اگر تم اعتراف کرتی ہو کہ میں مختلف ہوں تو بھروسا کیوں نہیں کرتیں کہ میں جو سے تمہاری جان چھڑا سکتا

ہوں۔ ''تم نے مجھ سے کوئی بات چھپائی ہے؟''
''نہیں۔'' شیرل نے نفی میں سر ہلایا۔
''وہ ڈاکٹروں کو کیوں نشانہ بناتا ہے؟ اور میرے ساتھ وہ کیا کرنے والا ہے؟''
''میرا یقین کرو۔ مجھے ہر بات نہیں معلوم... وہ بہت مکار ہے۔ مجھے اس سے ڈر لگتا ہے۔''

☆☆☆

شیرل صوفے پر نیم دراز کوک سے لطف اندوز ہو رہی تھی۔ ول، سوئٹ کے فرنٹ روم میں ڈائننگ ٹیبل پر لیپ ٹاپ کے ساتھ مصروفِ کار تھا۔ اس کو ''فیرس'' اور فون ٹریسنگ کے بارے میں کیرین کو پیغام دینا تھا۔ لیکن ول کو کوڈ کی ضرورت تھی۔ خطرہ تھا کہ ای میل کہیں جو کی نظروں میں نہ آجائے... اس نے کیرین کے ساتھ ان گنت فلمیں دیکھی تھیں۔ کچھ دیر سوچنے کے بعد ول نے ''کوڈ میل'' ٹائپ کر دی۔ ''ایبی بچ جائے گی۔ میرا بھروسا کرو۔ کیا تمہیں یقین ہے کہ ''کونڈور'' کتنا خطرناک ہے؟''

ای میل روانہ کرتے ہی، جو کی چیک ان کال موصول ہوئی۔ چار بج کر پندرہ منٹ ہو رہے تھے۔ کیا جو نے پندرہ منٹ قبل کال کی ہے؟ نہیں، یہ یقیناً فیرس کی کال ہے۔ ول نے فون اٹھایا۔
''ول جیننگ۔''
ہارلے فیرس سیل اسٹار کا باس تھا۔ کسی وقت ول نے اس کی بیوی کی میڈیکل پرابلم حل کی تھی۔
''ہارلے فیرس۔'' ڈاکٹر، ہمارے کمپیوٹر نے صبح چار بجے کے بعد کال شو کی ہے... ہیزل ہرسٹ ایریا کو جو ٹاور سرو کرتا ہے، اس کی پروسیسنگ کے مطابق کال تمہارے گھر کی لینڈ لائن سے آئی تھی۔''
''ایبی آئیڈیا؟ کال کہاں ریسیو ہوئی؟'' ول نے سوال کیا۔
''نہیں۔ حتیٰ کہ ہماری ٹریسنگ وین بھی علاقے میں ہے لیکن مذکورہ کال پندرہ سیکنڈ میں ہی بند ہو گئی تھی۔ پندرہ سیکنڈ بہت کم وقت ہے... میرا خیال ہے کہ اب ایف بی آئی سے رابطہ کر لینا چاہیے۔'' فیرس نے اظہارِ خیال کیا۔
''نہیں، ابھی نہیں... فیرس، تمہاری ٹریسنگ وین کہاں ہے؟''
''ٹیونکا کاؤنٹی۔''
ول دانت پیس کے رہ گیا۔ اس کا مطلب وین کو ہیزل ہرسٹ تک پہنچنے کے لیے مزید تین گھنٹے درکار

تھے... آٹھ بجے سے قبل ٹریسنگ اسٹارٹ کرنا محال تھا۔ چند لمحے سکوت کی نذر ہو گئے۔ پھر فیرس کی آواز آئی۔ ''میرا ایک ریٹائرڈ دوست، انجینئر ہے۔ وہ وقتاً فوقتاً ہمارے لیے کام کرتا ہے۔ اس کے گیراج میں خاصا ضروری سامان ہے۔ وہ اپنا ٹرک استعمال کرتے ہوئے شاید کچھ کر جائے۔'' فیرس نے رائے دی۔ ''وہ اپنے کام کا ماہر ہے۔''
ول کی دم توڑتی امید نے پھر انگڑائی لی۔ اس نے فیرس کو اسکائی ٹیل لائن کے ڈائریکٹ نمبر دیے اور شیرل کا سیل نمبر دیا اور کہا۔ ''مجھے یہیں ہونا چاہیے لیکن کچھ بھی ہو جائے، بات پھیلنی نہیں چاہیے۔ جیسے ہی کوئی کلیو ملے... فوراً مجھے کال کرو۔'' ول نے فون بند کیا تو اپنے شانے پر شیرل کا ہاتھ محسوس کیا۔ شیرل کی آنکھوں میں ہمدردی کا ہلکا سا عکس تھا۔
ول نے پیشانی رگڑی۔
''بینک سے تاوان کی رقم وصول کرنے کے بعد تمہاری کیا ذمے داری ہے؟'' ول نے استفسار کیا۔
''میں جو کو کال کروں گی۔ پھر ہم بروک ہیون کے موٹیل میں ملیں گے۔''
''تم مجھے ساتھ رکھو گی؟''
''ہاں۔''
''گزشتہ وارداتوں میں ایسا ہی ہوتا رہا ہے؟''
شیرل ہچکچائی۔
''شیرل وقت تیزی سے گزر رہا ہے۔'' ول نے اسے تیز نظروں سے گھورا۔
''نہیں ایسا پہلی مرتبہ ہوگا۔'' بالآخر شیرل نے کہا۔
''کیا تم یقین کرو گی کہ اس مرتبہ صورتِ حال مختلف ہے، قطعی مختلف۔ جو چاہتا ہے کہ کیرین اور ایبی کو میرے سامنے ختم کرے۔''
''نہیں ایسا نہیں ہے۔'' شیرل نے تردید کی۔
''ایسا ہی ہے... وہ بہت مکار ہے اسی لیے آج تک بچا ہوا ہے۔ اس نے عمداً تمہیں ٹریکر ریسٹ موٹیل، بروک ہیون کا نام بتایا تھا... اس کے خیال میں، میں تم پر تشدد کر کے جائے مقام اگلوا لوں گا اور ایف بی آئی وہاں عذاب بن کر ٹوٹ پڑے گی جبکہ وہ وہاں ہوگا ہی نہیں۔'' ول پورے اعتماد سے بات کر رہا تھا۔ ''سوچو، شیرل سوچو... ہم دونوں کے پاس غلطی کی گنجائش نہیں ہے۔''
''تم تاوان دو اور بیٹی کو بچاؤ، جیسے دوسروں نے کیا۔''

''اوہ گاڈ، میرا کیس دوسروں کی طرح نہیں ہے، وہ جنونی مجھے اپنی ماں کا قاتل سمجھتا ہے... بہت ممکن ہے کہ یہ اس کی آخری واردات ہو... جس کے بعد تم کبھی اس کی شکل نہ دیکھ سکو۔''

''تم بہکا رہے ہو مجھے۔'' شیرل نے غیر یقینی سے اسے دیکھا۔

''تمہاری عقل پر منحصر ہے... میر پاس تو دو ہی راستے ہیں۔ اپنی فیملی کو بچالوں یا تم تینوں کو بھی موت کے گھاٹ اتار دوں...'' ول کے تاثرات پتھرا گئے۔ ''تم اگر یکسوئی سے میرا ساتھ دو تو چانس ہے کہ جو کی کہانی ختم ہو جائے اور تم بھی بچ جاؤ۔'' ول کی آواز میں فولادی سختی تھی۔ صاف لگ رہا تھا کہ وہ ''مارو یا مر جاؤ'' کا فیصلہ کر چکا ہے۔

شیرل گہری سوچ میں ڈوب گئی۔

☆☆☆

صبح کے تقریباً چار بجے جو سو چکا تھا یا بے ہوش تھا... بہر حال وہ قطعی غافل ہو چکا تھا۔ کیرین نے اسٹڈی میں آکر ول کی میل چیک کی۔ وہ پیغام کو گھور رہی تھی۔ پہلا حصہ تو واضح تھا لیکن دوسرا حصہ، بالائے فہم... یقیناً یہ کوڈ ہے، کیرین نے سوچا۔ ''کونڈور'' وہ آہستہ سے بڑبڑائی۔ ذہن میں کئی بار اس نے کونڈور کا لفظ دہرایا... معاً اسے رابرٹ ریڈفورڈ کی موی یاد آگئی۔ فلم کا نام تھا تھری ڈیز آف کونڈور... کونڈور، ریڈفورڈ کا کوڈ نیم تھا۔ ریڈ فورڈ کی فلمیں، ول کے ساتھ اس نے بار بار دیکھی تھیں۔ ''تھری ڈیز آف کونڈور'' کے اسے تقریباً تمام ڈائیلاگ یاد تھے۔

مذکورہ ڈائیلاگ ''کونڈور'' (رابرٹ ریڈفورڈ) نے فون پر میکس وان سینڈو سے کہا تھا۔ میکس، موی میں کرائے کے قاتل کا کردار ادا کر رہا تھا۔ اس ڈائیلاگ کے بعد فلم نے فیصلہ کن موڑ لینا شروع کیا تھا اور ''کونڈور'' نے اپنے ممکنہ قاتل ''میکس'' کو ناکامی سے دوچار کیا تھا...

کیرین نے ول کا پیغام سمجھ لیا تھا جس کے مطابق ول نے کوئی توڑ تلاش کرلیا تھا۔

☆☆☆

ڈاکٹر میکڈیل اور اس کی بیوی، جیننگ ہاؤس سے محض پندرہ میل کے فاصلے پر جیکسن میں، ایف بی آئی کے فیلڈ آفس میں موجود تھے... اسپیشل ایجنٹ فرینک زک تھا۔ وہ چالیس سے اوپر، درمیانے قد کا ایک چوکس آدمی تھا۔ فرینک پچھلے نصف گھنٹے سے فون پر مصروف کار تھا۔ اس دوران میں اس نے مختلف بینک پریزیڈنٹس، ہیلی کاپٹر پائلٹس اور چند دیگر آفیشلز سے بات چیت کی۔ دورانِ گفتگو وہ متواتر اپنے سیاہ بالوں کو ایک ہاتھ کی انگلیوں سے سنوارتا رہا تھا۔

شالر سے بات کرنے کے بعد فرینک نے دونوں میاں بیوی کو اپنے دفتر میں طلب کرلیا تھا۔ وہاں خاصی سرگرمی دکھائی دے رہی تھی۔ فرینک کے دفتر میں آٹھ عدد مزید فیلڈ ایجنٹ موجود تھے۔

فرینک زک، ان آٹھوں سے مخاطب تھا... ''بلوکسی سے تیس میل کے اندر اندر تمام بینکس کو ہدایت کردی گئی ہے کہ پچیس ہزار ڈالرز سے بڑھ کر کوئی بھی رقم، کہیں سے بھی وائر ٹرانسفر کی جاتی ہے تو اس کی فوری اطلاع فراہم کی جائے... تم لوگ جانتے ہو کہ یہ تاوان کا کیس ہے۔ کچھ مختلف ضرور ہے، تاہم بنیادی طور پر ''اغوا برائے تاوان'' ہی ہے۔ ایکس جوانوں کی ٹیم نیو آرلینز سے آرہی ہے جو براہِ راست ''بلوکسی'' کی نگرانی کرے گی۔ تیسری بات فضائی نگرانی کے لیے ہیلی کاپٹرز ہوں گے، یہاں، اور بلوکسی میں بھی۔ ٹیکٹیکل حرکت پذیری کے لیے ایک اسپیشل مسلح ٹیم الگ ہوگی۔ جارحانہ کارروائی کے لیے چاپرز بھی استعمال کیے جاسکتے ہیں۔''

''کوئی سوال؟'' فرینک نے سب پر فرداً فرداً نظر ڈالی۔

ایجنٹ شالر نے کہا۔ سر! شیرل لین ٹل کو بیوریج ریسورٹ میں ابھی تک کسی نے نہیں دیکھا۔ ڈاکٹر میکڈیل نے شیرل کو بگ بکس سے شناخت کیا تھا۔ وہ پرانی تصویر تھی۔ جو نامی شخص کی تصویر نہیں ملی۔ یعنی اس کا کوئی کرمنل ریکارڈ نہیں ہے... ہم کیسے یقین کرسکتے ہیں کہ گزشتہ برس کی طرح اس مرتبہ بھی واردات ہو رہی ہے؟''

فرینک نے مربیانہ مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا۔ ''جنٹلمین، گلف پورٹ کے ریذیڈنٹ ایجنٹ نے بیس منٹ قبل اطلاع دی ہے کہ بیوریج کے بیل بوائے نے وہاں شیرل کو دیکھا ہے، ہمارے مذکورہ ایجنٹ نے اسٹاف کے متعدد اراکین کو فیکس فوٹو دکھایا تھا اس وقت جب ہم بات کر رہے ہیں تو وہ دونوں، سیکیورٹی ٹیپس کی جانچ میں مصروف ہوں گے... سیکیورٹی کیمروں میں جیسے ہی شیرل اسپاٹ ہوئی، ویڈیو شاٹ یہاں ای میل کردیا جائے گا... جسے میکڈیل کو دکھایا جائے گا اور رہا سہا شک بھی دور ہو جائے گا۔ چند منٹ کی بات ہے۔ اس وقت تک ہم یہی سمجھیں گے کہ ہمارے علاقے میں واردات شروع ہو چکی

ہے۔ یہاں میں سر آرتھر کانن ڈائل کے لافانی کردار کا مختصر فقرہ دہراؤں گا کہ "کھیل شروع ہو چکا ہے۔"

☆☆☆

صبح کے چھ بج چکے تھے۔ متواتر دباؤ سے ول کا دماغ تڑخنا شروع ہو گیا تھا۔ پانچ بجے تک اس کی امید جوان تھی لیکن پانچ بجے کوئی کال نہیں آئی۔ فیرس کا ریٹائرڈ دوست کامیابی سے دور تھا۔ ول، پنجرے میں بند نیولے کے مانند چکرا رہا تھا۔ اس نے بمشکل دس منٹ اور انتظار کیا، پھر گھر کا نمبر ڈائل کر دیا۔ خلافِ توقع، جو کے بجائے کیرین نے فون اٹھایا۔

ول کی آواز سنتے ہی وہ سسکیاں لینے لگی اور ول کے حلق میں کانٹے اگنا شروع ہو گئے۔ کیا ابی کو... وہ آگے نہیں سوچ سکا۔ کیرین کی وضاحت نے اس کا تناؤ کم کر دیا۔ وہ ٹینشن کے باعث رو پڑی تھی۔ اس نے ول کو بتایا کہ جو نے خوابِ غفلت کے باعث ساڑھے چار بجے کی کال مس کر دی تھی۔ غالباً جریانِ خون اور شراب کے باعث وہ خود کو بیدار رکھنے میں ناکام ہو گیا تھا...

"تم ابی کے لیے کیا کر رہے ہو؟"

"میرا فیرس سے رابطہ ہو گیا تھا۔ ہم لوگ باسل کا فون ٹریس کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ لیکن اگر باسل نے جو کو کال نہیں کی تو ہم اس کا فون ٹریس نہیں کر سکیں گے۔"

"میں جو کو اٹھا کر کہتی ہوں کہ مجھے ابی سے بات کرنی ہے۔"

"کیا وہ مان جائے گا؟"

"وہ تو اٹھنے کے لیے ہی تیار نہیں ہے لیکن ہمارے پاس اور چانس ہے بھی کیا؟" کیرین نے کہا۔

"کیرین، ہم کامیاب ہو جائیں گے۔ شیرل میرا ساتھ دے رہی ہے۔ کیوں؟ یہ میں بعد میں بتاؤں گا۔ تم یہ بتاؤ کہ تم نے جو پیغام مجھے بھیجا تھا، اس کی بنیاد کیا تھی؟"

"جو، سمجھتا ہے کہ ماضی میں تم اس کی ماں کو قتل کرنے کا سبب بنے ہو۔ اس کا اصل منصوبہ کچھ اور ہے، وہ ہم لوگوں کو مار کر ملک چھوڑ دے گا۔ ہمیں کچھ نہ کچھ کرنا پڑے..."

"میں سمجھ رہا ہوں، شیرل کو یہ بات نہیں معلوم نہ اسے یقین آرہا کہ وہ ابی کے ساتھ ہم دونوں کو بھی مار دے گا۔" ول نے بتایا۔ "اسے اٹھا کر کہو کہ تاوان کی رقم وائر نہیں ہو گی، جب تک تم ابی سے بات کر کے یقین نہ کر لو کہ وہ زندہ ہے... اور یہاں حوصلہ رکھو۔ تم نے اسے زخمی کر کے بڑا کام کیا ہے۔"

"اور تم نے شیرل کو ملا کر زیادہ بڑا کام کیا ہے۔ مجھے لگتا ہے کہ ہم آدھی جنگ جیت چکے ہیں۔"

"ہم پوری جنگ جیتیں گے۔" ول کی آواز میں فولاد کی سی سختی تھی۔

"گڈ لک۔"

"گڈ لک۔"

☆☆☆

چند منٹ بعد فون کی گھنٹی بجی۔ ول نے شیرل کو جھنجوڑا۔ وہ آنکھیں مسلتی ہوئی اٹھی اور فون پر سب ٹھیک ہے کا سگنل دے کر پھر غافل ہو گئی۔ چند منٹ بعد پھر گھنٹی چیخی... شیرل نے بڑبڑاتے ہوئے آنکھیں کھولیں۔ لیکن ول نے جھپٹ کر فون اٹھالیا۔ دوسری طرف فیرس تھا۔

"کیا خبر ہے، فیرس؟" ول کی آواز میں بے چینی مترشح تھی۔

"چھ بجے سے ذرا دیر بعد تمہارے گھر سے لینڈ لائن کے ذریعے کال کی گئی تھی۔ جو ہیزل ہرسٹ کے ٹاور کے تھرو آگے گئی تھی۔ کال کا دورانیہ 16 سیکنڈ تھا۔ میرا دوست سرچ ایریا کو سات میل کے احاطے تک محدود کرنے میں کامیاب ہو گیا ہے۔ فون کرنے والا مکار ہے۔ اگر وہ 30 سیکنڈ بھی بات کر لے تو ہمیں زیادہ قریب پہنچنے کا موقع مل جائے گا۔" فیرس نے کہا۔

"تم نے کسی اور کو تو نہیں بتایا؟" ول نے پوچھا۔

"نہیں۔ ابھی تک نہیں۔ لیکن میرے خیال میں اب وقت آ گیا ہے کہ ہم ایف بی آئی سے رابطہ کریں۔"

"نہیں ابھی نہیں۔" ول نے انکار کیا۔ "اگر ہمیں ایک اور کال مل جائے تو کیا امکان ہے؟"

"بلاشبہ ہم کافی قریب پہنچ جائیں گے۔" فیرس نے جواب دیا۔

☆☆☆

جو کی ہدایت کے مطابق کیرین روانگی کے لیے حلیہ درست کر رہی تھی۔

"ابی مل جائے گی؟"

"ہاں، اگر تم نے اپنا رول ٹھیک ادا کیا۔"

"جھوٹ بول رہے ہو۔ تم مار دو گے اسے۔ اس کے بجائے تم میری جان لے لو۔" کیرین کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ "میں جانتی ہوں، تم کیا کرنے جا رہے ہو۔"

"کیا کروں گا، میں؟"

''تم محض اپنی ایک غلط فہمی کی بنیاد پر ول سے انتقام لینے کا ارادہ رکھتے ہو۔'' کیرین نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔

جو خاموشی سے کیرین کو گھورتا رہا۔ اس کی آنکھیں ساکت اور سرد تھیں۔ بے پناہ سرد... یہ آگ نہیں تھی، سرد شعلے تھے... ان میں آگ سے زیادہ خطرناک ارادے کروٹیں لے رہے تھے۔

''آج کوئی نہیں مارا جائے گا۔'' اس نے ٹھہری ہوئی آواز میں کہا۔ ''ایک چھوٹا سا راز بتا دوں۔'' اس نے آنکھیں سکیڑ کر کہا۔ ''یہ میری آخری واردات ہے۔ پھر میں کوسٹاریکا جا کر آرام کی زندگی گزاروں گا۔ آج میرا گرینڈ ایگزٹ ہے۔''

'کتے، تیرا گرینڈ ایگزٹ، عالمِ بالا میں ہو گا۔' کیرین نے دل ہی دل میں نفرت سے سوچا۔

☆☆☆

ول اور شیرل ہلکا پھلکا ناشتا کر رہے تھے۔ چند منٹ قبل جو کی چیک ان کال آئی تھی۔ ٹھیک آٹھ بجے۔ کال کے بعد شیرل نے ول کو اطلاع دی کہ وہ ایک گھنٹے کے اندر میکولیا فیڈرل بینک کی بلوکسی برانچ جا رہے ہیں۔

فیرس کی جانب سے ابھی تک کوئی رپورٹ نہیں موصول ہوئی تھی۔ تاہم ول نے امید کا دامن تھام رکھا تھا۔ کاؤنٹی سے فیرس ہیزل ہرسٹ تک آ گیا تھا۔ وہاں سے سات میل کے دائرے میں۔ آٹھ بجے کے بعد غالب امکان تھا کہ جو نے باسل کو کال کی ہو گی۔ ول دعا کر رہا تھا کہ اچانک فون کی گھنٹی بجی۔

''ول آئی ایم سوری۔'' فیرس کی آواز آئی۔

''کیوں؟''

''کال بہت مختصر ہوتی ہے... ہمیں قلیل وقفہ ملتا ہے۔ انتہائی ناکافی۔'' فیرس نے وضاحت کی۔ ''اگرچہ ہم واضح طور پر قریب ہیں لیکن سرچ سرکل اب بھی کافی وسیع ہے۔ مزید یہ کہ کسی کھلے میدان کی طرح نہیں ہے۔ کافی پیچیدہ علاقہ ہے... اس علاقے کو کھنگالنا کافی دشوار اور وقت طلب ہے۔''

ول نے دانت پیستے ہوئے کھڑکی سے باہر گلف کو گھورا...

''مائی گاڈ۔'' اس نے رکی ہوئی سانس چھوڑی۔

''شیرل!''

''کیا؟'' فیرس نے پوچھا۔

''ایک منٹ، ڈیئر۔''

''کیا مسئلہ ہے؟'' شیرل نمودار ہوئی۔

''باسل کے پاس گاڑی کون سی ہے؟''

''سبز رنگ کی پرانی شیوی۔ رنگ سبز ہے۔ اس کے ساتھ پک اپ منسلک ہے۔'' شیرل نے نقشہ کھینچا۔

''سنو، فیرس... ہیزل ہرسٹ میں اس بندے کے پاس پرانی شیوی ہے... سبز رنگ کا پک اپ ٹرک۔ اگر ایف بی آئی ہیلی کاپٹر استعمال کرے تو بہت جلد گاڑی کو تلاش کر لیں گے۔''

''شاندار، اب مجھ پر چھوڑ دو۔'' فیرس کی آواز کھل اٹھی۔

''لیکن تمہیں مجھ سے وعدہ کرنا پڑے گا کہ تم موجودہ صورتِ حال کے بارے میں کوئی بات نہیں بتاؤ گے، وہ سیکڑوں سوال کریں... نہ تم میرا نام اور نمبر بتاؤ گے... وہ دس منٹ میں میرے گھر پہنچ جائیں گے، پھر میری بیٹی کو کوئی نہیں بچا سکے گا... ایف بی آئی کو سبز گاڑی اور کیبن تلاش کرنا ہے اور بس!! 90 منٹ کے اندر، تم انہیں سب کچھ بتانے کے لیے آزاد ہو گے۔ اس سے پہلے کچھ بھی نہیں۔'' ول نے زور دے کر کہا۔

''جینگ...''

''پلیز، میرا کوئی نمبر مت دینا... اگر انہوں نے غلط وقت پر کال کر دی، تب بھی ابی ماری جائے گی۔ سمجھ گئے؟''

''اگرچہ میرا دل نہیں مان رہا ڈاکٹر لیکن میں ایسا ہی کروں گا۔''

''گڈ اینڈ تھینکس۔ ان کو بتا دینا کہ چاپرز میں پیرا میڈیکل اسٹاف ساتھ رکھیں۔ انسولین کا بندوبست ضروری ہے۔ میری بیٹی بچکانا ذیابیطس میں مبتلا ہے۔''

''اوہ گاڈ، میں سمجھ گیا... جلد رابطہ کروں گا۔'' فون بند ہونے کی کلک سنائی دی۔

شیرل ابھی تک دروازے میں کھڑی تھی۔ ''مجھے فلو محسوس ہو رہا ہے۔'' اس نے بتایا۔

''پریشان مت ہو، ٹھیک ہو جائے گا۔''

''ہم...م...م... ایک بات میں نے ابھی تک تمہیں نہیں بتائی۔'' شیرل نے انکشاف کیا۔

''وہاٹ؟'' وہ چونک اٹھا۔

''یہ جو کی آخری واردات ہے۔ سارا سال وہ اس بارے میں بات کرتا رہا ہے۔ اس نے کوسٹاریکا میں ایک

رینج خرید رکھا ہے۔ میں اسے بکواس سمجھتی رہی۔ لیکن اب مجھے یہ حقیقت معلوم ہو رہی ہے۔''

اس نئی اطلاع نے ول کے خدشات کی تصدیق کر دی۔ یہ واردات، گزشتہ وارداتوں جیسی نہیں ہے... جو، ابھی، کیرین اور ول کو ختم کر کے غائب ہو جائے گا۔ رقم بھی ساتھ لے جائے گا۔

''تم نے پولیس کو اطلاع دی؟'' شیرل نے سوال کیا۔

''نہیں۔''

''کیا ہم تاوان کی رقم لینے جائیں گے؟''

''یقیناً۔ اور یہ تمام کی تمام صرف تمہاری ہوگی۔''

''اس کے بعد کیا تم مجھے جانے دو گے؟'' شیرل نے وضاحت مانگی۔

''کیوں نہیں۔ لیکن شیرل، جو جیسے خطرناک اور ناقابل اعتبار شخص کے ساتھ بلف کرنے کے لیے کچھ دیر کے لیے مجھے تمہاری مدد کی ضرورت پڑے گی۔''

''میں ماری جاؤں گی۔''

''نہیں، میرا وعدہ ہے۔ میں جو کی طرح نہیں ہوں۔''

شیرل نے کانپتے ہاتھوں سے اپنا چہرہ چھپا لیا۔ ول اس کا ذہن پڑھنے کی کوشش کر رہا تھا۔

''شیرل، اپنے خیالات کو صاف رکھو۔ میں تمہاری مدد کے لیے ہر حد تک جاؤں گا۔ ممکن ہے تم جو کے لیے اب بھی ہمدردانہ جذبات رکھتی ہو... تاہم جب تم نے اس کا اصل روپ دیکھ لیا تو صرف ہاتھ ملتی رہ جاؤ گی... تم نے اگر اسے خبردار کرنے کی کوشش کی تو اپنے لیے مشکلات کھڑی کر لو گی۔''

''میں کہہ سکتی ہوں کہ تم نے بذریعہ تشدد مجھ سے معلومات لی ہیں۔'' شیرل نے بجھی ہوئی آواز میں کہا۔

''اسے بے وقوف بنانا اتنا آسان نہیں ہے اگر اسے ذرا بھی شک ہو گیا تو وہ ابھی اور کیرین کو ختم کر کے غائب ہو جائے گا۔ تم یہاں اکیلی رہ جاؤ گی۔ تمہاری جان موت سے چھوٹے گی۔ چاہے وہ پولیس کے ہاتھوں ہو...''

''شٹ اَپ، او کے، جسٹ، شٹ اَپ۔'' شیرل کے رخساروں پر آنسو پھسلنے لگے۔

''یہ تمہارے لیے آخری موقع ہے۔ تمہارے پاس ایک معقول رقم ہوگی اور تم آزادانہ ایک نئی زندگی کا آغاز کر سکو گی۔'' ول نے ایک بار پھر اسے ہمت دلائی۔

☆☆☆

ڈاکٹر میکڈیل، میگنیفائنگ گلاس کے ذریعے شیرل کے فوٹو کا معائنہ کر رہا تھا۔ اس کے نزدیک گلاس کی ضرورت نہیں تھی۔ تاہم فرینک زک نے فوٹو کے ساتھ گلاس فراہم کیا تو ڈاکٹر نے کوئی اعتراض نہیں کیا۔ فوٹو میں شیرل نے سیاہ لباس زیب تن کیا ہوا تھا۔

''وہی ہے؟'' فرینک نے سوال کیا۔

''سو فیصد۔'' ڈاکٹر نے گلاس ایک طرف رکھ کر بیوی کی جانب دیکھا۔ ''میرا قیاس درست تھا۔ واردات شروع ہو چکی ہے۔'' وہ قدم بہ قدم چلتا ہوا مارگریٹ کے پاس آیا اور اس کا ہاتھ تھام لیا۔ ''ہم نے ٹھیک فیصلہ کیا تھا۔''

اسی وقت ایک عورت درانہ وار، دھماکا خیز انداز میں کمرے میں داخل ہوئی۔

فرینک نے ناگواری سے اسے گھور کر دیکھا۔ ''ایجنٹ پیری...''

ایجنٹ پیری کے چہرے پر ہیجانی تاثرات تھے۔ اس نے انچارج کی ناگواری کو نظرانداز کر دیا۔

''پریذیڈنٹ آف سیل اسٹاز، ہارلے فیرس، لائن پر ہے۔ وہ تمہیں طلب کر رہا ہے۔''

''کیوں؟''

''اغوا کی واردات کے سلسلے میں۔''

فرینک کے ساتھ ڈاکٹر میاں بیوی کا چہرہ بھی سفید پڑ گیا...

☆☆☆

گرے ڈیوڈسن، کلین ڈیوڈسن کا فاؤنڈنگ پارٹنر تھا۔ یہ ایک خودمختار بروکریج فرم تھی جو شمالی جیکسن کے متمول کلائنٹس کی رقوم کی دیکھ بھال کرتی تھی۔

کیرین نے آخری بار جو کو قائل کرنے کی کوشش کی، پھر اس کے انکار پر گرے ڈیوڈسن کو فون ملایا...

''معاف کرنا، تمہیں انتظار کرنا پڑا۔'' ڈیوڈسن کی آواز آئی۔

''کوئی بات نہیں، ول کی کال آئی ہوگی؟'' کیرین نے سوال کیا۔

''ایک سنگی مجسمے کے لیے اتنی رقم؟''

''وہ ایک نادر چیز ہے اور ول کسی قیمت پر دستبردار ہونا نہیں چاہتا۔'' کیرین نے کہا۔

ڈیوڈسن نے دبے دبے انداز میں اپنی حیرت اور ہچکچاہٹ کا اظہار کیا۔ تاہم وہ اس سے زیادہ کر بھی کیا سکتا

تھا۔

''میں دفتر آرہی ہوں۔'' کیرین نے بات ہی ختم کر دی۔

کیرین نے احتیاطاً ایک سرنج اور انسولین کی دو عدد وائل بیگ میں رکھیں۔

''ہم سفر کے دوران ایکسپیڈیشن استعمال کریں گے۔'' جو نے کہا۔ کیرین نے چابیاں اٹھائیں اور اس کے ساتھ باہر نکل گئی۔ جو کی چال میں لنگڑاہٹ تھی۔ اس نے پسنجر سیٹ سنبھالی۔ کیرین نے دیکھا کہ اس کی مجروح ٹانگ کے پائنچے پر خون کا دھبّا نظر آرہا تھا...

بروکریج فرم کے قریب پہنچ کر جو نے پھر کیرین کو دھمکایا... کیرین ڈیوڈسن سے ملنے فرم میں داخل ہوگئی۔

☆☆☆

بلوکسی میں میگنولیا بینک کی پارکنگ میں رش تیزی سے بڑھ رہا تھا۔ ول کی بیٹی کی زندگی داؤ پر لگی ہوئی تھی اور وہ عالمِ بے بسی میں وہاں بیٹھا تھا۔ یہ اس کے لیے ایک دشوار تر کام تھا۔ اسے جو پر بھروسا تھا اور نہ فیرس کی ٹیم پر... اس وقت ول سوچ رہا تھا کہ جو نے بلوکسی میں یہ برانچ کس نیٹ کے تحت منتخب کی ہے؟

سیل فون کی گھنٹی بجی... شیرل نے جواب دیا۔

''رائٹ... او کے۔'' بات ختم۔ شیرل نے ول کو دیکھا جو اسی کی جانب نگراں تھا۔

''رقم پہنچ گئی ہے، تیار ہوجاؤ۔'' وہ بولی۔

ول نے شیرل کا فون طلب کیا۔

''مجھ پر بھروسا نہیں ہے؟'' شیرل نے اعتراض کیا۔

''میں نے ایسی کوئی بات نہیں کی۔'' ول نے جواب دیا۔

شیرل نے توقف کے بعد سیل فون، ول کو دے دیا۔

ٹیہو کی چابیاں اور فون اس نے جیب میں رکھا اور گاڑی سے اُتر گیا...

☆☆☆

وہ دونوں پچپن میل کی رفتار سے انٹر اسٹیٹ کے ساتھ محوِ سفر تھے۔ جو کی دائیں ران پر سے پتلون، خون میں بھیگتی جا رہی تھی۔ غالباً کچھ اور ٹانکے ٹوٹ گئے تھے۔

''تم ناکام ڈاکٹر رہی ہو۔'' وہ بھنّا کر بولا۔

''میرا مطلوبہ سامان پورا نہیں تھا۔ اگر تم کسی ڈرگ اسٹور پر رک جاؤ تو میں میڈیکل ٹیپ لگا دیتی ہوں۔'' کیرین نے پیشکش کی۔

جو نے عقبی آئینے پر نظر ڈالی اور کیرین کو لین (Lane) تبدیل کرنے کا اشارہ کیا۔

کیرین، ڈرگ اسٹور کی تلاش میں نگاہیں دوڑا رہی تھی...

''ادھر پولیس مین کھڑا ہے، دوسری طرف لو۔'' جو نشست میں سکڑ گیا۔

''پولیس، انٹراسٹیٹ پر پٹرولنگ کرتی ہے۔'' تم خوامخواہ اعصاب زدہ ہو رہے ہو۔''

''میں احمق نہیں ہوں۔'' جو غرایا۔ ''تمہارا باسٹرڈ شوہر ایف بی آئی کو اطلاع دے چکا ہے۔''

''کیا ہذیان بک رہے ہو؟'' کیرین کو غصہ آگیا۔

''تمہاری بیٹی جہاں ہے، وہاں فضا میں ہیلی کاپٹرز گردش کر رہے ہیں... اس گاڑی کا نمبر کیوں سرکولیٹ نہیں کیا گیا؟ ایک ہی وجہ ہوسکتی ہے کہ وہ مردود گاڑی کی براہِ راست نگرانی کر رہے ہیں۔'' جو نے سن روف سے گردن نکال کر عقبی فضا کو تاڑا۔ کیونکہ سڑک پر تو اس نے کوئی تعاقب کرنے والی گاڑی محسوس نہیں کی تھی، اس نے فاصلے پر فضا میں ایک موٹا دھبّا دیکھ لیا تھا۔

''میں ہذیان بک رہا ہوں۔'' جو خاصا تلملایا ہوا تھا۔ اس نے ایک ہاتھ سے اسٹیئرنگ پکڑا اور بولا۔ ''پیچھے فضا میں دیکھو۔''

کیرین کو ادراک ہوگیا کہ نظر آنے والا دھبّا دراصل ہیلی کاپٹر ہے۔

''ممکن ہے کہ یہ ٹی وی ٹریفک میں سے ہو۔'' کیرین نے دبی آواز میں کہا۔ وہ خوف زدہ ہوگئی تھی۔ جو پہلے ہی پوری طرح کھل چکا تھا اور اپنے بھیانک عزائم ظاہر کر دیے تھے۔ وہ بپھرا ہوا تھا۔ بچنے کے برائے نام امکانات مزید کم ہوکر مایوسی کے بادل منڈلانے لگے تھے۔

کیرین کا دماغ سُن ہوگیا، ول ایسی حرکت کیوں کرے گا؟

جو سیل فون پر نمبر پنچ کر رہا تھا۔ کیرین کے رونگٹے کھڑے ہوگئے۔

''جو؟''

''ہاں، بچے... بیک اپ پلان شروع کردو۔''

''او کے۔''

''میں ابھی سے بات کرسکتی ہوں؟'' آواز کے ساتھ کیرین کا پورا بدن کانپ رہا تھا۔ ''پلیز... ز... ز...''

''باسو، بچی کہاں ہے؟'' جو نے خلاف توقع ردِعمل

دیا۔

☆☆☆

باسل فرش پر براجمان، ابھی کے لیے چاقو سے کھلونا تراش رہا تھا کہ معاً سیل فون کی گنگناہٹ گونجی...

''جو۔'' دوسری جانب سے آواز آئی۔ ''سب ٹھیک ہے؟''

''بظاہر تو ٹھیک ہے۔'' باسل نے جواب دیا۔

''کیا مطلب؟''

''میں نے آسمان میں آواز سنی تھی... شاید ہیلی کاپٹر تھا۔''

''فاریسٹ سروس ہوگی۔'' جو نے خیال ظاہر کیا۔ ''یہ بتاؤ کہ تم نے آواز ایک بار سنی تھی؟''

''نہیں، چاپر کی آواز گھوم پھر کر بار بار آ رہی تھی۔''

''اوکے، بیک اپ پلان کی تیاری کرو۔''

''اسی وقت، فوری طور پر؟'' باسل پریشان ہو گیا۔

''نہیں۔ لیکن تیار رہو... میرے فون کا انتظار کرو... چاپر کی آواز پر کان رکھو۔''

''اوکے۔'' باسل کے، اوکے کہتے ہی فون بند ہو گیا۔ باسل نے پلٹ کے دیکھا۔ ابھی دروازے میں کھڑی تھی۔ اس کے چہرے پر زردی نمودار ہو رہی تھی۔

''کیا ہوا؟'' باسل مزید بوکھلا گیا۔

''میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے... مجھے انسولین کی ضرورت ہے۔''

باسل کا رنگ اڑ گیا۔

''تم گھبراؤ مت، میں کچھ کرتا ہوں، پرامس۔''

☆☆☆

دوسری جانب ول کرائے کی ''ٹیمپو'' میں میگنولیا (Magnolia) فیڈرل بینک پہنچ چکا تھا۔ شیرل اس کے ہمراہ تھی۔ ''اب کیا کرنا ہے؟'' ول نے پوچھا۔

''انتظار... جو کی کال آئے گی کہ منی ٹرانسفر ہو گئی ہے۔ پھر تم اندر جا کر بیگ بھر کے لے آنا۔''

ول نے گہری سانس لی اور فیرس کا نمبر ملایا۔

''ول بات کر رہا ہوں، کیا خبر ہے؟''

''ایف بی آئی کے چاپرز ہیزل ہرسٹ کی فضاؤں میں ہیں۔ تاہم جنگلات خاصے گھنے ہیں کوئی مثبت خبر نہیں ملی ہے۔ ہم لوگ منتظر ہیں۔'' فیرس نے بتایا۔

''اور فون ٹریس؟''

''زمین پر، اس حد تک ہم تقریباً سر پر ہیں۔''

''سبز رنگ کا شیوی ٹرک مل گیا تو آگے منصوبہ کیا ہے؟''

''ایف بی آئی کی SWAT ٹیم روانہ ہو چکی ہے۔''

ول کی پیشانی پر پسینا آ گیا۔ ''انہیں ڈائریکٹ اسالٹ کی کوشش نہیں کرنی چاہیے۔''

''انہیں ابھی کے بارے میں علم ہے۔ وہ محفوظ کھیل کھیلیں گے۔'' فیرس نے اطمینان دلایا۔

''بہت احتیاط کرنی ہے۔''

''ول، بے فکر رہو۔ وہ لوگ پروفیشنل ہیں۔''

☆☆☆

کیرین نے بمشکل خود کو نارمل رکھا ہوا تھا۔ ڈیوڈسن کے سوالات اسے پریشان کر رہے تھے۔ تاہم اسے یقین تھا کہ بذاتِ خود اس کی وہاں موجودگی کے باعث ڈیوڈسن کو رقم روانہ کرنی ہی پڑے گی۔ ڈیوڈسن اپنے کلائنٹ سے سوالات کرتے ہوئے محتاط تھا کہ ان میں تفتیشی عنصر شامل نہ ہو۔ اگرچہ وہ قدرے حیرت زدہ تھا۔ کیرین نے پُرسکون انداز میں مناسب جواب دیے۔ حالانکہ وہ جوابات دینے کی پابند نہیں تھی۔ تاہم بہتر تھا کہ ڈیلنگ کو خوشگوار رکھا جائے...

رقم وائر ہونے کے بعد وہ رسمی باتیں کر کے باہر آ گئی۔

☆☆☆

''وہ باتھ روم میں ہے۔''

کیرین کے دماغ میں سرخ بتی جل اٹھی۔

''کیا وہ صبح سے بار بار باتھ روم جا رہی ہے؟''

کیرین کی پریشانی عرق آلود ہو گئی۔

چند سیکنڈ بعد جواب ملا۔ ''ہاں، ایسا ہی ہے۔''

''اوہ گاڈ۔'' کیرین تڑپ اٹھی۔ ''ابھی کو انسولین کی ضرورت ہے۔''

''وہ انسولین کی وجہ سے مرے گی اور میں خون بہنے کے باعث جان دوں گا۔'' جو کے ہونٹوں پر زہریلی مسکراہٹ تھی۔ ''بہرحال ابھی وقت ہے، ہم وہاں پہنچ جائیں گے۔ پھر تم اسے انسولین دے دینا۔'' جو نے فون بند کر دیا۔

کیرین کو جو کی بات پر اعتبار نہ آیا۔ اس کے ذہن میں بدترین اندیشوں کے کالے، پیلے کن کھجورے رینگ رہے تھے۔

''باسٹرڈ۔'' جو نے سن روف میں سے دوبارہ باہر

ول خاموشی سے یہ حیرت ناک کہانی سن رہا تھا۔

''ہارلے فیرس سے بات ہوئی؟ میری بیٹی کہاں ہے؟''

''مسٹر فیرس، ہمارے ساتھ کام کر رہے ہیں۔ سیل اسٹار کا ٹریسنگ کریو SWAT ٹیم کے ساتھ ہے۔ بالآخر ہماری قسمت کام کر گئی۔ کچھ دیر پہلے ہمیں اہم بریک تھرو ملا۔ جس آدمی کے پاس کال آئی تھی اور وہ سیل فون آف کرنا بھول گیا۔ SWAT ٹیم کے اندازے کے مطابق وہ لوگ مطلوبہ لوکیشن سے دو منٹ کے فاصلے پر ہیں۔''

ول کے چہرے پر رونق چمکی اور معدوم ہو گئی۔

''پلان کیا ہے؟'' اس نے قدرے تفکر سے سوال کیا۔

''ٹیم اپنے مخصوص طریقے سے اندر جائے گی اور ابی کو حاصل کرے گی۔ ٹیم کے پاس اسپیشل انٹری ڈیوائسز ہیں۔ ہیٹ سینسرز اور وڈیو... اندر کون کہاں پر ہے ہمیں بالکل ٹھیک نظر آ جائے گا۔ اس کے علاوہ اسٹن (STUN) گرینیڈ اور ٹیزنگو... پھر...''

''ٹیزنگو؟'' ول نے بات کاٹ دی۔ ''یہ دہشت گردوں کے خلاف استعمال ہوتا ہے؟''

''ہاں، ٹیم کی بیشتر تربیت میں یہ بات شامل ہے کہ دہشت گردوں کی گرفت سے یرغمالیوں کو کیسے رہا کرانا ہے۔''

''کیا اس آدمی سے بات نہیں ہو سکتی؟''

''ہو سکتی ہے۔ لیکن اس میں خطرہ زیادہ ہے۔ وہ ذہنی طور پر پسماندہ ہے۔ لیڈر آزاد پھر رہا ہے۔ وہ کسی بھی وقت اسے فون کر کے حکم دے سکتا ہے کہ تمہاری بیٹی کو ختم کر دے۔'' شالمر نے کہا۔

''کیا فیرس، باسل کا سیل فون بند کر سکتا ہے؟''

''کر سکتا ہے۔ لیکن اس طرح وہ پینک ہو جائے گا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ اس کے پاس پہلے سے آرڈرز ہوں کہ کمیونیکیشن منقطع ہونے کی صورت میں ابی کو ختم کر دیا جائے۔''

''اس وقت باسل اور ابی اکیلے ہیں۔ جو اور ڈاکٹر کیرین گھر سے نکل چکے ہیں اور ہمارے زیرِ نگرانی ہیں۔ اس سے پیشتر کہ صورتِ حال میں خرابی پیدا ہو، ہمیں موقع سے فائدہ اٹھا کر ابی کو نکال لینا چاہیے۔'' شالمر نے عندیہ دیا۔

''میں ابھی تک... نہیں سمجھ سکا کہ تم ... کیسے

جھانکا۔

''اگر تمہارے شوہر نے وہی کیا، جیسا میں نے اسے سمجھایا تھا تو پھر تم جلد ابی سے ملو گی۔ لیکن مجھے نہیں لگتا کہ ایسا ہو جائے گا۔ پیچھے ایک اسکواڈ کار بھی آ چکی ہے... تاہم وہ بار بار دور چلی جاتی ہے... مطلب وہ اس وقت تک قریب نہیں آئیں گے، جب تک ہم ابی تک نہ پہنچ جائیں۔'' جو دانت پیسنے لگا۔ ''یہ میری آخری واردات تھی اور شروع سے کچھ نہ کچھ... لیکن میں بھی...'' وہ چپ ہو گیا، اس کی آنکھوں میں خون اتر آیا۔

'ول تم نے یہ کیا کر دیا... میرا دل نہیں مانتا کہ تم نے ایف بی آئی کو ملوث کیا ہے۔' کیرین کا چہرہ دھواں ہو رہا تھا۔

اچانک جو نے اسے ڈرائیونگ کے لیے احکامات جاری کرنے شروع کر دیے۔ تھوڑی دیر بعد گاڑی لیک لینڈ ڈرائیو پر آ گئی۔ کیرین چونک اٹھی۔ ''یہ روڈ، ائرپورٹ کی طرف جاتی ہے۔''

''ہاں۔'' جو مکروہ انداز میں ہنسا۔ 'چاہے ہم سب مر جائیں، لیکن یہ تیری آخری واردات ہی ہو گی، بلکہ آخری دن...' کیرین نے شدید نفرت کے ساتھ سوچا۔

☆☆☆

ول، بینک کے وائس پریذیڈنٹ کے سامنے بیٹھا تھا۔ اتنی بڑی رقم کی ڈیلنگ کے لیے اسے اعلیٰ سطح پر ہی ملاقات کرنی تھی... دونوں کے درمیان ملی جلی گفتگو کا آغاز ہوا۔ سوال جواب ول کی توقعات کے برعکس نہیں تھے۔ بات کرتے کرتے جیک مور (وائس پریذیڈنٹ) نے اپنے دائیں جانب دروازے کی جانب دیکھا۔ دروازہ کھلا، ایک دراز قامت، نیلی آنکھوں والا آدمی اندر داخل ہوا۔

''ڈاکٹر جیننگ، میں اسپیشل ایجنٹ، شالمر ہوں۔ مجھے تمام صورتِ حال کا علم ہے۔ میں یہاں آپ کی مدد کے لیے موجود ہوں۔''

ول ہکا بکا رہ گیا۔ ''یہ کیا ہو رہا ہے؟ تم یہاں کیا کر رہے ہو؟ تمہیں کیونکر علم ہوا کہ میں یہاں آؤں گا؟ ہارلے فیرس نہیں جانتا تھا کہ میں ہوٹل سے نکل کر کہاں جاؤں گا؟''

''پلیز ڈاکٹر، وقت کم ہے، تمام سوالات کے جواب مل جائیں گے... کیا آپ کارڈیو سرجن ڈاکٹر جیمس میکڈیل سے واقف ہیں؟'' شالمر نے بیٹھتے ہوئے سوال کیا۔

''یقیناً۔''

شالمر نے تیزی سے تمام ضروری باتیں گوش گزار کر دیں۔

پہنچے؟''

''بہت آسان۔'' شالمر نے بتایا۔ ''ڈاکٹر میکڈیل کی کہانی کی روشنی میں ہم نے جو پلان بنایا تھا، اس کا ایک جز یہ تھا کہ اس علاقے کے بینکوں میں کہیں بھی بڑی رقم وائر کی جائے تو فوراً ایف بی آئی کو اطلاع پہنچے...''

''فرینک زک۔ وہ SWAT ٹیم کے ساتھ ہے۔''

''پلیز، کال کرو... اسے بتاؤ کہ اغوا کنندگان کی ایک ساتھی عورت بینک کے باہر کرائے کی گاڑی میں موجود ہے۔''

شالمر نے سر ہلایا۔ ''ہم شیرل کو جانتے ہیں۔ اسے اس وقت تک چھیڑا نہیں جائے گا جب تک SWAT ٹیم کیبن کو ہٹ نہیں کر لیتی۔ بینک پر ہم مزید ایجنٹ تعینات کر رہے ہیں... بظاہر وہ شیرل سے لاتعلق رہیں گے... پلیز، مسٹر مور کیا آپ کچھ دیر کے لیے...''

''کیوں نہیں۔'' وائس پریذیڈنٹ شالمر کا مدعا سمجھ کر کمرے سے نکل گیا۔

شالمر نے اس کا فون اٹھا کر نمبر ملانا شروع کیا۔

''لیڈر کا نام جو ہکی ہے۔ میری بیوی کو اس نے ساتھ رکھا ہوا ہے۔ کیا تمہیں پتا ہے کہ وہ دونوں اس وقت کہاں ہیں؟''

''وہ دونوں اس وقت جیکسن انٹرنیشنل ائرپورٹ کی طرف جا رہے ہیں۔ ہم نے ہیلی کاپٹر کے ذریعے ان پر نظر رکھی ہے۔''

''وہاٹ؟'' ول شٹپٹایا۔

''گھبراؤ مت، وہ کہیں نہیں جا سکتے۔'' بل نے تسلی دی اور فون پر بات شروع کر دی۔

☆☆☆

وہ آٹھ آدمی تھے، پروفیشنل، کیموفلاج... سروں پر کنٹوپ نما ہیلمٹ تھے، وہ بھی سیاہ تھے۔ وہ محض ہیلمٹ ہی نہیں تھے۔ ان کی اپنی افادیت تھی۔ درحقیقت وہ پنڈلی سے سر تک مسلح تھے۔ صرف سب مشین دکھائی دے رہی تھی جو ہاتھوں میں تھی۔ نواں ایجنٹ، مارٹن کوڈی پہلے ہی کیبن کی دیوار تک پہنچ چکا تھا۔

بظاہر اغوا برائے تاوان کی عام سی واردات، انوکھے منصوبے کے ساتھ شروع ہو کر متواتر رنگ بدلتی، زگ زیگ ہوتی ہوئی کلائمیکس کی طرف جا رہی تھی... ابھی چوبیس گھنٹے مکمل نہیں ہوئے تھے۔ کوئی ہاتھا پائی، دھماکا نہ کوئی لاش... پھر بھی ہر لمحہ تھرل اور سسپنس کا ایک نیا رنگ لے کر طلوع ہو رہا تھا۔ ول جیننگ فیملی اذیت میں تھی، جو فیملی خطرے سے دوچار نظر آ رہی تھی اور میکڈیل فیملی انتظار کی سولی پر لٹکی ہوئی تھی۔ یوں لگ رہا تھا کہ کہانی بہ آسانی اختتام پذیر ہونے والی ہے۔ لیکن اونٹ کس کروٹ بیٹھے گا، یہ راز آنے والے وقت کی گود میں تھا۔

اسپیشل ایجنٹ مارٹن کوڈی انچارج تھا۔ غیر معمولی حساس مائیکروفون اور ہیڈفون کے ساتھ وہ کیبن کی اندرونی صورتِ حال کو تاڑ رہا تھا۔

''کوئی کلیو؟'' ماسک کے اندر لگے مائیکروفون میں اس نے سوال کیا۔

''نہیں کچھ نہیں۔'' سم جیکسن کی سرگوشی، کوڈی کے کان میں گونجی۔ جیکسن کے پاس تھرمل امیجنگ کیمرا تھا۔ ''ایک ہاٹ واٹر ہیٹر کے سوا کچھ بھی نظر نہیں آ رہا۔''

کوڈی بدمزہ ہو گیا۔ سبز پک اپ ٹرک موجود تھا لیکن اہداف ندارد تھے۔

''کوڈی ٹو ٹریسنگ وین۔'' وہ پھر مائیک میں بولا۔ سیل اسٹار وین سٹرگز پیچھے تھی۔ ''سیل فون کہاں ہے؟''

''اپنی جگہ پر، جوں کا توں۔'' وین سے جواب آیا۔

''ہم اندر جا رہے ہیں۔'' کوڈی نے فیصلہ سنایا۔ ''دھماکا خیز انٹری کے لیے تیار ہو کر پھیل جاؤ... کھڑکیوں سے اسٹن (Stun) گرینیڈ پھینک کر دروازہ توڑ دو۔ بچی کو بچانا ہے... شوٹنگ کی ضرورت پڑے تو برسٹ پانچ فٹ سے اوپر ہونا چاہیے۔ چاقو سے لے کر ہینڈ گرینیڈ تک تیار حالت میں... اس مفروضے پر نہ جانا کہ اندر ایک ہی آدمی ملے گا... بلف بھی ہو سکتا ہے... اوکے... ریڈی... پانچ تک گنتی گنوں گا... مشن ریڈی... پانچ... چار... تین... دو... گو۔''

سب کچھ ہدایت کے مطابق ہوا۔ دن کی روشنی کے باوجود اسٹن گرینیڈ نے وقتی طور پر بینائی چھین لینے والی خیرگی پیدا کر دی تھی۔ کوڈی اپنے آدمیوں کے پیچھے اندر داخل ہوا تھا۔ وہاں خاموشی تھی۔ دھواں بھی تیزی سے ٹوٹی ہوئی کھڑکیوں کے راستے باہر نکل گیا۔

''بیڈروم۔''

''نو گڈ نیوز'' مخصوص ہیلمٹ میں جواب آیا۔

''کچن۔''

''نو گڈ نیوز۔''

''سیل فون یہاں ہے۔'' کوئی چیخا۔

''لینڈ لائن ادھر ہے۔'' دوسری چیخ سنائی دی۔

''لینڈ لائن؟'' کوڈی کی اطلاعات کے مطابق وہاں کوئی لینڈ لائن نہیں تھی۔ اسے باہر بھی کوئی تار نظر نہیں آیا تھا۔ اگر ہے تو پھر زیرِ زمین بچھائی گئی ہو گی۔ وہ کچن میں داخل ہوا اور اپنے آدمی سے سیل فون لے لیا۔ اس کے ہاتھ میں آتے ہی فون بجنے لگا۔ کوڈی نے ہیلمٹ ہٹا کر فون کان سے لگایا۔

''یس؟''

''شہزادی تو محل میں ہو گی، تم جنگل میں ڈھونڈ رہے ہو؟'' اجنبی مردانہ آواز آئی۔ آواز میں تضحیک عیاں تھی۔

''کون بول رہا ہے؟'' کوڈی کے جبڑے بھنچ گئے۔ جواب میں قہقہہ سنائی دیا اور فون بند ہو گیا۔ کوڈی نے ہیلمٹ واپس سر پر جمایا اور مائیک سیٹ کیا۔ ''ٹریسنگ وین، تم نے کال سنی؟''

''یس۔''

''کہاں سے آئی تھی؟''

''نامعلوم، ہم کوشش کر رہے ہیں۔''

کوڈی نے جیب سے اپنا سیل فون نکالا اور جیکسن میں فرینک زک کا نمبر ملایا۔

☆☆☆

ول بے قراری سے بینکر کے کمرے میں چکر کاٹ رہا تھا۔ شالمر مدھم آواز میں فرینک سے فون پر بات کر رہا تھا۔ دفعتاً شالمر کی پکار نے ول کے قدم جکڑ لیے۔ دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا اور ول کی چھٹی حس نے تکلیف دہ ٹھوکا لگایا۔ وہ چپ چاپ ایجنٹ شالمر کو گھور رہا تھا۔ ہونٹ بھنچے ہوئے تھے۔ اس نے زبان کے بجائے آنکھوں سے سوال کیا... جو بہت واضح تھا۔ شالمر کے چہرے کی زردی میں پوشیدہ جواب بھی عیاں تھا۔

''کیبن خالی تھا۔ SWAT ٹیم کو وہاں کچھ نہیں ملا۔'' شالمر نے تھکی ہوئی آواز میں کہا۔

ول نے توقف کیا اور بولا۔ ''وہ غلط کیبن پر پہنچے ہوں گے۔''

''نہیں، وہ ٹھیک مقام پر پہنچے تھے۔ انہیں سبز گاڑی اور سیل فون بھی مل گیا تھا۔ سیل فون پر کسی نے کال کر کے مضحکہ بھی اڑایا تھا۔ وہاں زیرِ زمین لینڈ لائن بھی ملی ہے۔''

ول ناقابلِ یقین انداز میں نفی میں سر ہلا رہا تھا۔

''لینڈ لائن کا مطلب، وہ ہماری بے خبری میں خفیہ ہدایات سیل فون پر نہیں دے رہا تھا۔ فون کمپنی کے پاس لائن کا کوئی ریکارڈ نہیں ہے۔ غالباً یہ غیر قانونی ٹیپ ہے۔ وہ پیدل نہیں نکل سکتے۔ دوسری گاڑی کے پہیوں کے نشانات بھی ملے ہیں۔''

ول معاً بھڑک اٹھا اور شالمر سے فون چھین کر چیخا۔ ''تم مشن انچارج ہو؟ یہ تھی تمہاری اعلیٰ کارکردگی؟''

''ڈاکٹر، دس از فرینک زک۔ ٹیمپر کھونے سے تمہاری بچی کو کوئی فائدہ حاصل نہیں ہو گا۔''

''تم مجھے نیا پلان بتاؤ۔ جو میری بیٹی کو فائدہ پہنچا سکے۔''

''کیا شیرل نے کسی ایسی منزل کی نشاندہی کی تھی، جس کے لیے ہوائی سفر کی ضرورت پڑتی ہے؟''

''کوسٹاریکا۔'' ول نے اعصاب پر قابو پانے کی سعی کی۔

''جیکسن سے کوسٹاریکا، کوئی فلائٹ نہیں جاتی اور جو یا جوزف ہکنی کی کوئی ریزرویشن بھی نہیں ہے۔ وہ جیکسن سے نکلا تو کوئی اور نام استعمال کرے گا۔ پھر ساؤتھ امریکا کے لیے کنکٹنگ فلائٹ پکڑے گا۔''

''مسٹر فرینک، اگر جو نے تمہارے آدمی کو کیبن میں فون کیا تھا تو وہ جانتا ہے کہ تم ملوث ہو... تم نے میری بیٹی کو ہلاکت میں ڈال دیا ہے۔''

''ایسا نہیں ہے، ڈاکٹر۔ جو کو دو چیزیں درکار ہیں۔ پیسا اور آزادی۔ ابی کو مارنے سے اسے کچھ بھی نہیں ملے گا۔ ابی کی زندگی اب بھی اس کے نزدیک اہم ہے۔''

''فرینک، تم نہیں سمجھ رہے ہو کہ اصل معاملہ کیا ہے؟ یہ تاوان سے زیادہ انتقام کا کیس ہے... وہ برسوں سے اس غلط فہمی میں مبتلا ہے کہ آپریٹنگ ٹیبل پر اس کی ماں میری غلطی سے مری تھی... وہ مجھے سزا دینے کے لیے ابی کو مار دے گا، جبکہ کیرین کی زندگی بھی خطرے میں ہے... مزید یہ کہ اسے موقع ملا تو وہ مجھے بھی نہیں چھوڑے گا۔''

''بیڈ، ویری بیڈ نیوز۔''

ول کو فون بجنے کی آواز آئی۔ آواز اس کی جیب سے آ رہی تھی۔

''ہینگ آن، میرے خیال میں جو کی کال ہے۔'' ول نے شالمر کو بھی اشارہ کیا۔

ول نے فون برآمد کیا۔ ''ہیلو۔''

''کیا مسئلہ ہے، ڈاکٹر... سو گئے کیا۔''

''نہیں، میں بینک میں ہوں، تمہارے پیسوں کے لیے۔''

''تم جھوٹ بول رہے ہو۔ تم نے ایف بی آئی کو بتا

دیا ہے۔ ''شیرل کہاں ہے؟''

''وہ پارکنگ میں ہے۔ فون میں لے آیا تھا کہ تمہاری کال آئے تو تمہیں صورت حال سے آگاہ کر سکوں۔'' ول نے بات گھمانے کی کوشش کی۔

''ہونہہ... پلان تبدیل ہو گیا ہے۔ میں تمہاری بیوی کے ساتھ ایک چھوٹا سا ہوائی سفر کرنے جا رہا ہوں۔ اگر ایک میل کے دائرے میں کوئی پولیس یا ایف بی آئی ایجنٹ نظر آیا تو تم اپنی بیوی سے دوبارہ نہیں مل سکو گے۔ سمجھ میں آیا؟''

''میں تمہاری رقم کہاں پہنچاؤں؟''

''اس کا حل ہم بعد میں نکالیں گے۔ تب تک تم اسے سنبھال کے رکھو اور اپنے نئے دوستوں کو خبردار کر دو کہ ائرپورٹ سے دور رہیں۔''

''میں سمجھا نہیں... میری بیٹی کہاں ہے؟''

جو کے ہنسنے کی آواز آئی اور فون بند ہو گیا۔

ول نے فرینک زک کو تازہ احوال سے باخبر کر دیا۔

''میں اپنے آدمی پیچھے ہٹاتا ہوں۔ انہیں ائرپورٹ میں جانے دیا جائے گا۔''

''کیوں؟''

''باہر ہم نے اسے چھاپنے کی کوشش کی تو وہ غائب ہو سکتا ہے۔ امکان یہ ہے کہ باسل اور ابی پہلے ہی اندر اس کے منتظر ہوں... ائرپورٹ کے اندر وہ محدود ہو جائے گا۔''

''لیکن تم اسے روکو گے کیسے؟ اگر گن ابی کے سر پر رکھی ہوئی نظر آئی تو تم لوگ کیا کر لو گے؟''

''ڈاکٹر، میں وعدہ کرتا ہوں اگر ابی اندر ہوئی اور جو نے ایسی کوئی حرکت کی تو ہمارے شارپ شوٹرز بے ہوش کیے بغیر جو کا بھیجہ کھوپڑی سے نکال دیں گے... اب تم فون شالمر کو دے دو، مجھے ضروری انتظامات کرنے ہیں۔''

ول نے فون شالمر کو پکڑا دیا۔ وہ اپنے طور پر تیزی سے حالات کا تجزیہ کر رہا تھا۔ اس کی سوچ کہہ رہی تھی کہ فرینک، شالمر کے ذریعے، ول کو ایف بی آئی کے کنٹرول میں دیکھنا چاہتا ہے۔ یقیناً وہ سمجھ رہا ہے کہ یہ کام ایف بی آئی کر سکتی ہے جبکہ جو اب تک ایف بی آئی سمیت ہر ایک کو کنٹرول کر رہا تھا... کیبن والے واقعے نے سب کو شاک پہنچایا تھا۔ فرینک کی اہلیت تسلیم شدہ تھی لیکن ول کی چھٹی حس چلا رہی تھی کہ آنے والا وقت اتنا آسان نہیں ہے، جتنا فرینک سمجھ رہا ہے... جو نے ثابت کر دیا تھا کہ وہ SWAT جیسی پروفیشنل ٹیم سے بھی دو قدم آگے چل رہا

ہے۔

شالمر کا رخ دوسری طرف تھا، وہ غور سے اپنے باس کی ہدایات سن رہا تھا۔ ول نے لمحہ بھر سوچا اور خاموشی سے آفس سے باہر نکل گیا۔

ہال میں رک کر اس نے تاوان کی رقم وصول کی اور تیز قدمی سے باہر کا رخ کیا۔

☆☆☆

پانچ میل مشرق میں۔ ڈاؤن ٹاؤن جیکسن میں جو گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا... وہ ائرپورٹ کے قریب تھے۔

''کیا کر رہے ہو؟''

''دیکھتی رہو۔''

''ہمیں ابی تک پہنچنا ہے، اس کی شوگر بڑھ رہی ہے۔'' کیرین کی آواز میں گہری التجا تھی۔

''اپنا منہ بند رکھو۔ سب کچھ میرے کنٹرول میں ہے۔''

کیرین نے سن روف سے باہر دیکھا۔ ہیلی کاپٹر موجود تھا بلکہ اب وہ گاڑی کے اوپر تھا۔

جو نے بیریئر کے پاس گاڑی روک کے ٹکٹ لیا اور کنکریٹ کی چھت والی وسیع پارکنگ میں داخل ہو گیا۔ پارکنگ، گیراج نما تھی۔ ہیلی کاپٹر غائب تھا۔ جو گیراج سے نکلتا تو نظر میں آتا۔ اس نے تیزی سے بے مقصد ایک دو موڑ کاٹے پھر گاڑی ایک بڑی بی پر تقریباً چڑھا ہی دی۔ بڑی بی اپنی سفید رنگ کی کیمری کے ٹرنک سے ایک بیگ نکالنے کی کوشش کر رہی تھیں۔ بڑی بی نے بمشکل خود کو بچایا۔ پہیے چرچرائے اور جو نے ایکسپیڈیشن، کیمری کے پاس روک دی۔ اس سے پہلے کہ کیرین یا بڑی بی کچھ سمجھ پاتیں، جو نے ول کا اعشاریہ اڑتیس نکال کر بڑی بی کے سر پر بجایا۔ چوٹ بڑی بی کو لگی اور چیخ کیرین کی نکلی... بڑی بی بے جان پتھر کے مانند زمین بوس ہو گئیں۔

''باہر نکلو اور میری مدد کرو۔'' جو نے کیرین کو آرڈر دیا۔ نیم بے ہوش بڑی بی کے ہاتھ سے کیمری کی چابی جھپٹ کر جو نے کیرین کے ساتھ مل کر اسے ٹرنک میں ٹھونس دیا۔

''تم پچھلی نشست پر بیٹھو، جلدی کرو۔''

کیرین سکتے کے عالم میں تھی۔ جو نے اس کی جانب دیکھے بغیر کیمری اسٹارٹ کر دی۔ کیرین کو ہوش آیا اور وہ گاڑی میں سوار ہو گئی۔

''نیچے کارپٹ پر لیٹ جاؤ۔'' جو، کیمری کو وسیع

گیرج کی چھت کے نیچے سے نکالنے کی تیاری کر رہا تھا۔
کیرین نے محسوس کیا کہ وہ ائرپورٹ سے نکل رہا ہے۔

''کہاں جا رہے ہو؟''

''باہر، ابی کے پاس۔'' وہ عین ہیلی کاپٹر کے نیچے سے صاف نکل گیا۔ اس وقت پہلی بار کیرین نے اس کے حق میں دعا کی کہ وہ نکل جائے۔ اگر وہ پکڑا جاتا تو پولیس کے سامنے آرام سے مسکراتا رہتا اور ابی کے زندہ بچنے کے امکانات معدوم ہو جاتے۔

کیمری، ائرپوٹ سے دور ہوتی گئی۔ ہیلی کاپٹر وہیں منڈلاتا رہ گیا۔

☆☆☆

وائس پریذیڈنٹ نے ول کی مطلوبہ رقم بذاتِ خود بریف کیس میں پیک کرائی تھی۔ ول بریف کیس ہاتھ میں لیے باہر نکل رہا تھا کہ اچانک رک گیا۔ اسے پتا نہیں تھا کہ اگلا قدم کیا ہونا چاہیے... خیال آیا کہ پہلے ائرپورٹ کا احوال معلوم کیا جائے۔ وہ پہلی منزل پر وی سی کے آفس میں واپس آ گیا۔ وہاں پہنچتے ہی فرینک کی کال اس کے سامنے آئی۔ شالمر نے فون اٹھایا تھا۔ وہ خاموشی سے سنتا رہا۔ شالمر کے چہرے کا رنگ بدلتا رہا پھر زرد رنگ پر یہ بدلاؤ تھم گیا۔

ول کے منہ میں کڑواہٹ گھل گئی۔

''مجھے بتاؤ، کیا ہوا؟'' ول تڑخا۔

''فرینک میں کال اسپیکر پر منتقل کر رہا ہوں۔ ڈاکٹر ول یہاں موجود ہے۔''

''میری بیوی اور بچی کہاں ہے؟ کیا دونوں محفوظ ہیں؟ کیا جو کی کہانی ختم ہو گئی؟'' ول نے کڑوے لہجے میں پے در پے سوالات کی بوچھاڑ کی۔

فرینک زک نے محتاط انداز میں بتانا شروع کیا۔ ''وہ دونوں ائرپورٹ کے پارکنگ گیراج میں گئے تھے۔ لیکن وہاں سے واپس نہیں آئے۔ تمہاری گاڑی وہاں گیراج میں کھڑی ہے۔ ہم ائرپورٹ کو کھنگال رہے ہیں۔ تاہم یوں لگتا ہے کہ وہ گیراج سے گاڑی بدل کر ائرپورٹ سے نکل گیا ہے۔''

''شاندار، بہت اچھے۔'' ول کے لہجے میں برہمی تھی، وہ بریف کیس لے کر اٹھ کھڑا ہوا۔

''کیا کر رہے ہو، ڈاکٹر؟ ہم لوگ پارکنگ کے سیکیورٹی کیمروں کی ٹیپ چیک کر رہے ہیں۔'' شالمر نے کہا۔

''جو کرنا ہے، کرتے رہو۔ میں باہر گاڑی میں بیٹھ کر جو کی کال کا انتظار کروں گا۔''

''یہ ٹھیک نہیں ہے، ڈاکٹر۔'' اسپیکر سے فرینک کی آواز آئی۔ ''بہتر حکمتِ عملی یہ ہے کہ موجودہ صورتِ حال میں تم ہمارے ساتھ رہو۔ بصورتِ دیگر ہم مجبور ہوں گے کہ تمہیں گرفتار کر لیں۔''

''مذاق مت کرو، کوئی اور بات بتاؤ۔''

''شالمر، تمہیں ایک ٹریکنگ ڈیوائس دے گا۔ جس کی مدد سے ہم تمہاری لوکیشن سے باخبر رہیں گے اور مناسب موقع پر تاوان کے ساتھ ابی اور کیرین کا تبادلہ ہوگا۔ خفیہ وائر کے ذریعے ہم جو کی گفتگو سنتے رہیں گے اور تم سے زیادہ دور نہیں ہوں گے... سمجھ گئے؟''

''ٹر... ر... رخ۔'' ول نے مینڈک کی طرح آواز نکال کر نفی میں سر ہلایا۔ ''نہیں سمجھا، بالکل نہیں سمجھا۔''

''ڈاکٹر تم تعاون سے انکار کر رہے ہو؟''

''ہاں، تم ٹھیک سمجھے ہو... میرے لیے میری بیوی اور بیٹی سب سے زیادہ اہم ہیں۔''

''پھر سوچ لو، تم اکیلے کیا کر لو گے؟''

''تم سب نے مل کر کیا کر لیا.. تم لوگوں کو دو مواقع ہاتھ آئے اور دونوں مرتبہ ایک اکیلے عام ملزم کے خلاف کچھ بھی نہ کر سکے۔ اب میری باری ہے۔'' ڈاکٹر ول نے مستحکم لہجے میں فیصلہ صادر کیا اور شیرل کی گن نکال لی۔

''شالمر؟'' فرینک کی آواز آئی۔

''فرینک، اس نے مجھ پر گن تان لی ہے۔'' شالمر نے بتایا۔

''ڈاکٹر، تم بہت بڑی حماقت کر رہے ہو... حالات کو بدترین رخ پر لے جا رہے ہو۔'' فرینک کی آواز میں درشتگی در آئی۔

ول نے بے اختیار قہقہہ لگایا۔ ''بدترین! تم ہوش میں ہو؟ کل سے ہم لوگ جس بدترین صورتِ حال سے دوچار ہیں، اس سے بڑھ کر بھی بدتر کچھ ہو سکتا ہے؟''

ول کے تیور دیکھتے ہوئے شالمر نے ہاتھ اٹھا کر مداخلت نہ کرنے کا عندیہ دیا۔ ''ڈاکٹر، کم از کم ٹریکنگ ڈیوائس لے لو۔''

''کہاں ہے؟''

''نیچے سیڑھیوں کے پاس آ جاؤ، میں انتظار کروں گا۔''

''ایجنٹ شالمر، ڈاکٹر [illegible]

موجود اہلکاروں کو گرفتاری کے احکامات جاری کردو۔" اسپیکر سے فرینک کی برہم آواز سنائی دی۔

شالمر نے ول کی آنکھوں میں جھانکا۔ جہاں ناقابل شکست عزم کے سوا کچھ نہ تھا۔ "سر یہ ممکن نہیں۔ ڈاکٹر کو شوٹ کیے بغیر روکنا ممکن نہیں۔"

سکوت... کمرے میں سناٹا تھا، اعصاب میں تناؤ رگوں کو توڑ رہا تھا۔

"ٹھیک ہے، ڈاکٹر کو ٹریکر دے دو۔" فرینک کی سپاٹ آواز ابھری۔ "مسٹر ول، تم اپنی زندگی کی سب سے بڑی غلطی کرنے جا رہے ہو۔"

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو، میں بڑے کام ہی کرتا ہوں۔" ول کی آنکھوں میں دیوانگی کی چمک نظر آئی۔ "میں جا رہا ہوں۔ مہربانی کر کے کوئی ایڈونچر کی کوشش نہ کرے۔"

☆☆☆

ول عمارت سے نکل کر بھاگتا ہوا ٹیمپو تک پہنچا اور گاڑی اسٹارٹ کر کے پارکنگ سے نکل گیا۔ اس نے گاڑی ہائی وے 90 پر ڈال دی۔

"کہاں مر گئے تھے؟" شیرل نروس دکھائی دے رہی تھی۔

"بتاتا ہوں۔" ول نے عقب کا جائزہ لیا اور ٹیمپو ایک پک اپ ٹرک کے پیچھے لگا دی۔ قریب پہنچ کر ٹریکنگ ڈیوائس اس نے ٹرک میں اچھال دی۔

"یہ کیا تھا؟" شیرل نے اظہارِ حیرت کیا۔

"ٹریکنگ ڈیوائس۔ اب ایف بی آئی ہمارے بجائے اس ٹرک کے پیچھے لگی رہے گی۔"

"ایف بی آئی؟ کیا ایف بی آئی بینک میں تھی؟" شیرل کے دیدے چوڑے ہو گئے۔

"ہاں، وہ باسل تک پہنچ گئے تھے۔ لیکن وہاں کیبن میں کوئی نہیں تھا۔ سوائے سیل فون اور سبز ٹرک کے... البتہ زیریں میں لینڈ لائن موجود تھی۔" ول نے گردن گھما کر شیرل کو گھورا۔ "تم نے مجھے بتایا تھا کہ وہاں ریگولر فون نہیں ہے؟"

"میں نے سچ بولا تھا۔ میرے علم میں نہیں تھا۔ میں کبھی وہاں نہیں گئی۔"

ول نے بریف کیس اس کی گود میں ڈال دیا۔ شیرل کا چہرہ روشن ہو گیا۔ اس نے بریف کیس کھولا۔ کرارے نوٹوں کی گڈیاں سلیقے سے جمی ہوئی تھیں۔ شیرل نے جلدی سے بریف کیس بند کر دیا۔ اس کی آنکھوں میں سپنے اتر آئے۔

شیرل نے خوابناک نگاہوں سے ول کو دیکھا۔ "تت... تم واقعی بہت مختلف ہو۔"

"یہ سب تمہارا ہے۔ میں نے اپنا وعدہ پورا کر دیا۔ تم آزاد ہو... میکسیکو، برمودا، جہاں دل کرے جا سکتی ہو۔"

"کیا ابھی، فوراً؟" شیرل نے پلکیں جھپکائیں۔

"شیرل مجھے تمہاری مدد درکار ہے۔ میری بیٹی اور بیوی اب بھی جو کے پنجوں میں پھنسے ہیں۔ وہ کسی بھی وقت کال کرے گا۔ تمہیں نہ پا کر وہ امبی اور کیرین کو مار دے گا۔" ول نے نرم آواز میں پُرامید انداز اختیار کیا۔

"وہ مجھے جان سے مار دے گا، ڈاکٹر۔" شیرل کے خوب صورت چہرے پر خوف کا سایہ نمودار ہوا۔

"نہیں، وہ تمہیں چھو بھی نہیں سکے گا۔" ول کے لہجے میں اعتماد تھا۔ "تم اچھی طرح جانتی ہو کہ وہ امبی کو ہلاک کر دے گا۔"

شیرل کچھ دیر خاموش رہی پھر بولی۔ "اگر میں امبی کا پتا بتا دوں تو تم مجھے جانے دو گے؟"

"وہاٹ؟" ول نے بے اختیار بریک لگائے۔ "تم جانتی ہو وہ کہاں ہے؟ اور جو کہاں جا رہا ہے؟"

"تم مجھے جانے دو گے؟" شیرل نے سوال دہرایا۔

"اس کا جواب کئی باتوں پر منحصر ہے۔" ول نے جواب دیا۔

شیرل نے ہونٹ دبا کر گود میں رکھے بریف کیس کو دیکھا... "ایف بی آئی نے کیبن پر ریڈ کیا ہے، جو کو اس بات کا پتا ہے؟"

"ہاں، وہ جانتا ہے۔"

"اس صورت میں وہ بیک اپ پلان پر عمل کرے گا۔"

"بیک اَپ پلان کیا ہے؟"

"اب مجھے بروک ہیون کے موٹل میں جانا ہے، اس کا نام میں تمہیں بتا چکی ہوں... اگر جو ایک دو منٹ میں فون کر کے بیک اپ پلان کی بات کرتا ہے تو میں رضامندی ظاہر کروں گی۔ وہ جگہ یہاں سے ڈیڑھ سو میل شمال میں ہے۔ منصوبہ بندی کے لیے تمہارے پاس کافی وقت ہوگا۔ تم اپنی بیٹی کو بچا سکتے ہو۔ لیکن تم ایف بی آئی سے کیوں بھاگ رہے ہو؟"

"وہ پہلے ہی دو مرتبہ فیل ہو چکے ہیں۔ تیسری بار انہوں نے غلطی کی تو جو امبی کو نہیں چھوڑے گا۔ یہ بھی نہیں پتا چل رہا کہ امبی زندہ ہے بھی یا نہیں۔" ول کی آواز بھرّا گئی۔

”لیکن تم اکیلے کیا کرو گے؟ جبکہ جو بروک ہیون سے ہمارے مقابلے میں بہت قریب پہنچ چکا ہوگا۔“
”ضروری نہیں ہے۔“ ول نے اشارے سے کانٹی نینٹل 727 کی جانب اشارہ کیا جو انٹر اسٹیٹ 10 کے قریب تھا اور نزدیکی ائرپورٹ پر لینڈ کرنے کی تیاری کر رہا تھا۔
”اوہ گاڈ... تمہارا اپنا ائرکرافٹ...؟“ شیرل کا منہ کھل گیا۔
”ہاں میں کار پر نہیں اپنے ائرکرافٹ پر سفر کروں گا۔“
”لیکن وہاں تم کہاں پر لینڈ کرو گے؟“ شیرل نے حیرت کا اظہار کیا۔
”ایک گھنٹا چاہیے مجھے، صرف ایک گھنٹا، مجھے جو کے ساتھ بلف کھیلنا پڑے گا کہ تم میرے ہمراہ نہیں ہو؟“
اچانک فون کی گھنٹی نے دونوں کو خاموش کر دیا۔
ول نے ”نوکیا“ شیرل کی جانب بڑھایا۔
شیرل نے فون لینے سے انکار کر دیا۔

☆☆☆

ایبی نے کئی حیرت انگیز مناظر دیکھے۔ باسل انسولین کا مخصوص باکس اور بیلا (باربی ڈول) کے ساتھ ایبی کو لے کر کیبن چھوڑ چکا تھا۔ وہ سبز ٹرک کے پاس آیا۔ لیکن اس میں بیٹھنے کے بجائے، ہڈ اٹھا کر بیٹری کھولنی شروع کر دی۔
بیٹری لے کر وہ سفید کار کے پاس آیا جو کنکریٹ کے بلاکس پر کھڑی تھی۔ بیٹری اس نے سفید کار میں فٹ کی اور گاڑی کے نیچے گھس گیا۔ کچھ دیر بعد گاڑی نے کھانسنا شروع کیا، چند ہچکیاں لیں، کچھ دھواں چھوڑا اور اسٹارٹ ہو گئی۔
باسل گاڑی کے نیچے سے نکل آیا۔ وہ ایبی کو لے کر واپس کیبن میں چلا گیا۔ کچن میں اس نے سیل فون نکالا اور آن کر کے کاؤنٹر پر رکھ دیا۔ ایبی کو گود میں اٹھا کر وہ پھر باہر آ گیا تھا۔
سفید کار نے دھواں اگلنا بند کر دیا تھا۔ انجن روانی سے گھوم رہا تھا۔ باسل بلاکس پر کھڑی گاڑی کی پچھلی جانب چلا گیا۔ دونوں ہاتھ اس نے بمپر کے نیچے ڈالے اور بہ آسانی، کھلونے کے مانند گاڑی کا عقبی حصہ نیچے اتار دیا۔ پھر وہ گھوم کر آگے آیا۔ چابیاں نکال کر اس نے دروازہ کھولا، شیشہ نیچے کیا اور انجن بند کر دیا... بونٹ کی جانب آ کر اس نے دونوں ہاتھ نیچے ڈالے اور گاڑی کا اگلا حصہ بھی بلاکس پر سے اتار دیا۔
ایبی حیرت اور خاموشی سے سب کارروائی دیکھ رہی تھی۔ باسل نے اسے پسنجر سیٹ پر بٹھایا۔ انسولین کا مخصوص باکس اور بیلا (باربی ڈول) کو وہ نہیں بھولا تھا۔ سفید کار درختوں میں سفر شروع کر چکی تھی...
”روکو، روکو، گڈ بیسٹ۔“ ایبی معاً کراہ اٹھی تھی۔
باسل سمجھ گیا تھا۔ اس نے گاڑی روکتے ہی ہاتھ بڑھا کر دروازہ بھی کھول دیا... ایبی جلدی سے اتر کر درختوں کے پیچھے چلی گئی۔ چند منٹ بعد وہ واپس آتی دکھائی دی۔ باسل کے چہرے پر تشویش تھی۔ ایبی کی چال میں لڑکھڑاہٹ تھی۔ باسل نے ہاتھ لہرایا۔ ایبی نے بھی ہاتھ اٹھانے کی کوشش کی، تاہم وہ منہ کے بل گر پڑی۔
ایبی کو احساس ہوا کہ اس کی شوگر خطرناک حد تک بڑھ گئی تھی۔ سر دکھ رہا تھا اور شدید تھکن کا احساس حاوی تھا۔ اس نے آنکھیں بند کر کے کھولیں تو دیکھا کہ باسل گھٹنوں کے بل اس کے قریب بیٹھا تھا۔ اس نے ایبی کو سیدھا لٹا کر منہ پر سے گندگی صاف کر دی تھی۔
”بیسٹ، میری شوگر ہائی ہے... مجھے انسولین کا شاٹ چاہیے۔“
”میں ابھی آیا، بیلا گھبراؤ مت۔“ وہ اٹھ کر بھاگا۔
لحیم شحیم باسل بھاگتا ہوا عجیب بے ڈول سا لگ رہا تھا۔ وہ انسولین باکس لے کر واپس آیا تو مزید پریشان لگ رہا تھا۔ شاٹ کون لگائے گا؟
”تمہیں انسولین شاٹ لگانا آتا ہے؟“ اس نے ایبی سے پوچھا۔
”میں نے ممی، ڈیڈی کو یہ کام کرتے دیکھا ہے، خود میں نے کبھی نہیں کیا۔ تم سرنج میں دوائی کھینچو اور سوئی یہاں رکھ کر پلنگر (Plunger) کو دباؤ۔ تم کر لو گے نا؟“
باسل کے تاثرات میں بوکھلاہٹ تھی۔ ”مم... مجھے سوئیوں سے ڈر لگتا ہے۔“
”لیکن میری حالت خراب ہو رہی ہے... شاٹ لگانا پڑے گا۔“
باسل نے بے بسی اور شرمندگی سے ایبی کو دیکھا۔
”اچھا تم یہ باکس کھولو۔“
باسل نے پش بٹن کے ذریعے باکس کھول دیا۔ ایبی نے ہاتھ ڈال کر انسولین کی شیشی اور ایک سرنج نکالی۔ تھوڑی سی کوشش کے بعد وہ سرنج میں دوائی بھرنے میں کامیاب ہو گئی... ران پر سے لباس ہٹا کر اس نے ہونٹ

دبائے اور انسولین شاٹ لگا ہی ڈالا۔
باسل کی آنکھوں میں نمی تھی۔ ''بیلا، تم بہت بہادر ہو۔'' ایبی حیران تھی دیوئما باسل نے گاڑی کو کھلونے کے مانند اٹھالیا تھا اور ایبی کو بہادر قرار دے رہا تھا... کچھ دیر بعد سفر پھر شروع ہو گیا۔
''کیا ہوا؟ تم رو رہے ہو؟'' ایبی نے باسل کو دیکھا۔
''نہیں۔'' باسل نے آستین سے آنکھیں صاف کیں۔
''تم گڈ بیسٹ ہو، جھوٹ مت بولو... بیلا سے جھوٹ بول رہے ہو۔''
باسل نے ایبی کی طرف دیکھا، اس کے چہرے پر افسردگی چھائی ہوئی تھی۔ اس کا نچلا موٹا ہونٹ ہل رہا تھا۔
''کیا ہوا؟'' ایبی نے اس کا ہاتھ دبایا۔
''تمہاری ماما تمہیں لے جائیں گی۔ میں تمہیں کبھی نہیں دیکھ پاؤں گا۔''
''نہیں ایسا نہیں ہوگا۔'' ایبی نے اس کے بازو پر ہاتھ پھیرا۔
''ایسا ہی ہوگا... ہمیشہ ایسا ہوتا ہے۔''
ایبی کے دل میں اداسی سرائیت کرنے لگی۔ اس نے بیلا کو اٹھا کر باسل کے پاس رکھ دی۔ تاہم باسل نے گڑیا کو ہاتھ نہیں لگایا۔

☆☆☆

''پکڑو اسے۔'' ول چیخا۔ ''اسے جواب دو۔''
شیرل نے ترچھے ہو کر فون لے لیا۔
''ہیلو؟ یاہ، میں سمجھ گئی... وہ یہیں ہے... نہیں، نہیں میں نے نہیں دیکھا... ہم انٹر اسٹیٹ دس پر ہیں۔ انٹر اسٹیٹ 55، رائٹ... نارتھ، اوکے... اوہ گڈ... وکے۔ ایک سیکنڈ۔'' شیرل نے لوکیا ول کے حوالے کیا۔
''جو؟''
''تم نے ہیرو بننے کی کوشش کیوں کی؟''
''جو، میں نے وہی کیا جیسے تم کہتے رہے، کیونکہ مجھے اپنی بیٹی عزیز ہے۔''
''جھوٹ۔ تم نے ایف بی آئی کو اطلاع دی۔''
''یہ غلط ہے، وہ بینک میں موجود تھے۔ میرا انتظار کر رہے تھے۔ میں نے ان کو کال نہیں کی۔ یہ تمہاری غلطی تھی۔''
''میری غلطی؟ کیا بکواس کر رہے ہو؟''
ہارٹ سرجن جیمس میکڈیل نے کال کی تھی۔ جو، کے بیٹے کو تم نے گزشتہ برس اغوا کیا تھا۔''
خاموشی۔
''سرجن کے دماغ میں یہ بات گھس گئی تھی کہ اس سال بھی کوئی فیملی نشانہ بننے والی ہے... بالآخر اس نے کل رات ایف بی آئی کو بتا دیا۔''
خاموشی۔
''اس کے بعد ہی ساری گڑبڑ شروع ہوئی۔
خاموشی۔
''بینک میں تمہارے خلاف انہوں نے مجھے کس طرح استعمال کرنے کی کوشش کی اور میں کس طرح وہاں سے نکلا... یہ کہانی شیرل سے سن لو۔''
گہری خاموشی... اچانک جو نے سرجن میکڈیل کی فیملی کی سرجری زبان سے شروع کر دی... لوکیا، ول نے شیرل کو پکڑا دیا...
شیرل نے اس کی بغیر نقطے والی زبانی سرجری کو لگام دے کر ول کی باتوں کی تصدیق کی۔ کچھ دیر بات ہوئی اور لوکیا ایک بار پھر ول کے ہاتھ میں تھا۔
''تم شیرل کو واپس بیوریج لے جاؤ۔ فون اس کو واپس کر دو۔ تم بھی اس کے حوالے کر دو۔ بعد ازاں اپنے سوئٹ میں میری کال کا انتظار کرو۔ اگلے چند گھنٹوں میں کال بار بار آئے گی اور تم جواب دو گے۔ کیونکہ میرے کال کرنے پر تم نے جواب نہیں دیا تو ایبی کو ختم سمجھو۔''
''سنو جو... میں جانتا ہوں کہ یہاں تمہیں صرف رقم سے مطلب نہیں ہے، او کے؟ تم مجھے اور میری فیملی کو سزا دینا چاہتے ہو۔ میں نے رقم نکلوالی ہے اور یہ تمہاری ہے۔ لیکن ٹریڈنگ کے وقت مجھے سامنے ہونا چاہیے۔ جب میں کیرین اور ایبی کو دیکھ لوں گا تو چلا جاؤں گا۔ پیسے تمہیں دے دوں گا۔ اس کے بعد جو تمہارا دل کہے کرو۔ تم مجھے مار بھی سکتے ہو۔ لیکن ان دونوں کو جینے دو۔ مجھے اتنا ہی کہنا تھا۔''
''قربانی، عظیم قربانی... ابھی تک ہیرو بننے کی کوشش کر رہے ہو... بھول جاؤ۔ یہ میرا طریقہ ہے، مائی وے، یا ہائی وے... بچے تمہارے پاس کوئی چوائس نہیں ہے۔'' جو نے فون آف کر دیا۔
ول کی گردن کی رگیں پھول گئیں، اس نے دونوں مٹھیاں اسٹیئرنگ وھیل پر ماریں۔
''کیا غلط ہو گیا؟'' شیرل چلائی۔
''وہ شیطان صفت ہے۔'' ول نے بتایا کہ وہ کیا کہہ رہا تھا۔

''میں نے پہلے ہی کہا تھا کہ وہ ہمیشہ دو تین قدم آگے رہتا ہے۔'' شیرل نے بھٹکی ہوئی آواز میں کہا۔

''دیکھوں گا وہ کتنا بڑا شیطان ہے۔ ہم نہیں تو وہ بھی نہیں۔'' ول نے نشست سے ٹیک لگالی۔ اس کے ہاتھوں اور سر میں دھمن ہو رہی تھی۔ ''چند گھنٹے کے لیے اپنے کسی بھی دوست کو سوئٹ میں بٹھا دوں گا۔ وہ اس کی کالنز کا جواب دیتا رہے گا۔''

''حماقت مت کرو، وہ ایک منٹ میں پہچان لے گا۔ کوئی بھی ایسا سوال کرے گا، جس کا صرف تمہیں پتا ہو گا تمہارا دوست جواب نہیں دے پائے گا۔ اس کے بعد کیا ہو گا۔ تم سمجھتے ہو۔''

ایک اور جہاز گرج دار آواز کے ساتھ سر پر سے گزرا۔ یہ جیٹ F-18 ہارینٹ تھا۔ کار لرز اٹھی۔ ول کے ذہن میں ایک خیال کوندا... اس نے والٹ نکال کر ایک کارڈ برآمد کیا، شیرل کا فون لیا اور بیوریج کیسینو ریسورٹ کا نمبر ملایا۔

آپریٹر کی آواز سن کر اس نے ایمرجنسی کا لفظ استعمال کیا اور گیوٹریو سے بات کی خواہش ظاہر کی۔

''دس از گیوٹریو، کیا مدد کر سکتا ہوں؟''

''میں ڈاکٹر ول جیننگ ہوں۔ کل ہم ملے تھے جب میں چیک ان کر رہا تھا۔''

''ہاں، ڈاکٹر، مجھے یاد ہے۔''

''آج صبح ایف بی آئی وہاں تھی، رائٹ؟''

''ٹھیک بات ہے۔'' گیوٹر نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

''کیا وہ اب بھی ہوٹل میں ہیں؟''

''چند منٹ پیشتر آخری اہلکار نکل چکا ہے۔'' منیجر نے بتایا۔

''سنو، مجھے نہیں پتا کہ ایف بی آئی نے تمہیں کیا بتایا ہے۔ میں ہوٹل میں نہیں ہوں۔ میری بیٹی اور بیوی اغوا کنندگان کے قبضے میں ہیں۔ مجھے ہر قیمت پر انہیں چھڑانا ہے۔ تمہاری تھوڑی سی مدد درکار ہے۔''

''ڈاکٹر، میں کیا کر سکتا ہوں۔ یہ ایف بی آئی کا کیس لگتا ہے۔''

''ایف بی آئی پہلے ہی کئی مرتبہ ناکام ہو چکی ہے... لمبی کہانی سنانے کا وقت نہیں ہے میرے پاس۔ تمہیں صرف اتنا کرنا ہے کہ میرے سوئٹ میں جو کال آئے وہ اس نمبر پر ٹرانسفر کر دی جائے، جو نمبر میں اس وقت استعمال کر رہا ہوں۔ کئی گھنٹے تک بار بار کال آئے گی۔'' ول نے نمبر بتایا۔

ول نے اس انتظام کے لیے ایف بی آئی کو کاؤنٹ کیا تھا۔ پھر اس نے فیصلہ کیا کہ ایف بی آئی کو آخری وقت تک الگ رکھنا ہی بہتر ہے۔

''گیوٹریو، میں جواب کا منتظر ہوں۔'' ول نے کہا۔

''سنو ڈاکٹر...''

''پلیز صرف اتنا بتا دو کہ ٹیکنیکلی کیا یہ ممکن ہے؟''

''ڈاکٹر یہ ممکن تو ہے، لیکن ہوٹل کی پالیسی...''

''منیجر، تم اپنی ذاتی پالیسی بتاؤ۔'' ول نے شیرل والی ترکیب آزمانے کا فیصلہ کیا۔ ''کئی زندگیاں داؤ پر لگی ہیں اور میں کوئی غلط کام نہیں کر رہا... پھر تعاون کے بدلے میں ذاتی طور پر تمہیں دس ہزار ڈالرز ادا کروں گا۔''

''دس ہزار...؟'' منیجر کا لہجہ بدل گیا۔

''پندرہ ہزار کر لو، چند گھنٹے کے پندرہ ہزار۔ لیکن کال کرنے والے کو پتا نہیں چلنا چاہیے کہ در حقیقت ہو کیا رہا ہے... اپنے پندرہ ہزار پکے سمجھو۔''

''ڈاکٹر، معافی چاہتا ہوں۔ ضمانت کیا ہے اور رقم کیسے ملے گی؟'' منیجر کی کاروباری رگ پھڑکنے لگی۔

''معقول بات ہے۔ ڈاکٹر جیکسن ایورٹ کے کمرے میں ملاؤ۔'' ول نے ہدایت دی۔ ''میرا نام لینا۔''

تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر جیکسن لائن پر تھا۔

''ول، اس وقت کیا افتاد آن پڑی؟ تم ہو کہاں؟'' ڈاکٹر جیکسن ایورٹ کی آواز آئی۔

''غور سے سنو، وقت بہت کم ہے... یہ میری زندگی موت کا معاملہ ہے... تمہاری بھتیجی اغوا ہو چکی ہے... کہانی بعد میں سناؤں گا۔ فی الحال یہ احسان کرو کہ منیجر کو دو ہزار ڈالرز دے دو... آج کی تاریخ میں زندہ یا مردہ آ جاؤں گا۔ زندہ نہ آیا تو تیرہ ہزار مزید منیجر کو دے دینا۔ پلیز کوئی سوال نہ کرنا۔ میں مصیبت میں ہوں اور وقت بالکل نہیں ہے۔''

''کام ہو جائے گا۔ اتنا کہہ دے کہ تو زندہ آئے گا اور کامیاب آئے گا... گڈ لک۔'' ڈاکٹر جیکسن نے فون بند کر دیا۔

''میں نے سن لیا ہے، ڈاکٹر ول۔'' منیجر کی آواز آئی۔

''رازداری کا خیال رکھنا، تھینکس۔''

''بے فکر ہو جاؤ۔''

ول نے فون بند کر کے ائرپورٹ کا رخ کیا۔

☆☆☆

''بیرن 58'' وہیں کھڑا تھا جہاں کل ول نے چھوڑا تھا۔ ایوی ایشن کی رسمی کارروائی اور گلف ٹاور سے رابطے کے بعد تھوڑی دیر میں ''بیرن 58'' فضا میں بلند ہونے والا تھا۔ شیرل ہمراہ تھی۔ تاہم چند قیمتی منٹ ضائع ہو گئے۔ وہاں خاصا ٹریفک تھا۔ C-130، F-18 فائٹر، ہارینٹ... ائرنیشنل گارڈ کا فلائٹ آپریشن جاری تھا۔

ول ذہن میں حساب کتاب کررہا تھا۔ ساتھ شیرل سے بھی مشورہ کر رہا تھا۔ جو گاڑی بدل کر جیکسن ائرپورٹ کی پارکنگ سے نکلا تھا تو اس نے یقیناً انٹراسٹیٹ 55 پر جنوب کی سمت سفر شروع کیا ہوگا... وہ ہیزل ہرسٹ جاتا ہے یا بروک ہیون، کوئی مسئلہ نہیں تھا۔ دونوں ٹاؤن ایک ہی لائن پر تھے۔ جس وقت وہ جیکسن ائرپورٹ سے نکلا ہے، تخمینے کے مطابق اسے 35 منٹ میں منزل پر ہونا چاہیے۔ ول بہت پیچھے رہ گیا تھا۔ تاہم بیرن 58 کے ذریعے اب بھی وہ جو سے پہلے پہنچ سکتا تھا۔

ابھی اس نے بیرن 58 کے انجن اسٹارٹ ہی کیے تھے کہ ائرپورٹ سیکیورٹی وہیکل کا تیز سیٹی جیسا سائرن سنائی دیا۔ گاڑی، بیرن کے پیچھے آرہی تھی۔ گاڑی کی چھت پر سرخ بتی جھلملا رہی تھی۔

''لعنت ہے۔'' ول نے تھراٹل کھینچ کر بیرن 58 کو جنرل ایوی ایشن کے رن وے کے متوازی ٹیکسی کرنا شروع کیا۔ سیکیورٹی وہیکل تعاقب میں تھا لیکن ائرکرافٹ کی بڑھتی ہوئی رفتار کو چھونا کسی گاڑی کے بس کی بات نہیں تھی۔

معاً ریڈیو سے گلف ٹاور کی وارننگ جاری ہوئی جو بیرن 58 کو واپس لانے کے لیے تھی۔ وارننگ نظرانداز کر کے ول رفتار بڑھاتا چلا گیا۔ اس کی کوشش تھی کہ ٹیکسی وے سے ہی فضا میں بلند ہو جائے۔ اسے اپنی امید خاک میں ملتی نظر آئی جب سامنے دیوہیکل C-130 ہرکولیس ٹرانسپورٹر نظر آیا... ایک امکان بچا تھا کہ وہ C-130 کے بازو کے نیچے سے ہو کر دوسرے ٹیکسی وے پر چلا جائے... ریڈیو پر ٹاور سے برابر وارننگ نشر ہو رہی تھی۔ ول کمال مہارت اور جرأت کے ساتھ C-130 سے بچ کر دوسرے ٹیکسی وے پر نکل آیا... وہاں آٹھ سو فٹ کے فاصلے پر دو F-18 ہارینٹ، ٹیک آف کرنے جا رہے تھے۔ ول کو ٹیک آف کے لیے وقت کی تفریق کا خیال رکھنا تھا۔ وہ پُراعتماد تھا۔ ہارینٹ کی رفتار، بیرن 58 کے مقابلے میں بہت زیادہ تھی۔ رفتار کے فرق کی وجہ سے ول کو یقین تھا کہ دونوں ہارینٹ، بیرن 58 سے پہلے ہوا میں ہوں گے اور وہ خود ان دونوں

کے درمیان سے گزرتا ہوا ٹیک آف کرے گا۔ وہ جانتا تھا کہ آئندہ کبھی وہ اس ائرپورٹ سے اڑنے کی اجازت حاصل نہ کر پائے گا بلکہ آئندہ وہ کسی بھی ائرپورٹ سے نہیں اڑ پائے گا۔ یہ اس کا آخری مگر بہترین ٹیک آف ہوگا۔

ول نے بیرن 58 کے بریکس پر سے توجہ ہٹالی۔ بیرن 58 آگے بڑھ رہا تھا۔ اس کی رفتار کو خاص حد میں رکھنے کے لیے، ول نے تمام مہارت اور تجربہ جھونک دیا۔ ریڈیو پر کیا واویلا ہو رہا تھا، اسے کچھ سنائی نہیں دے رہا تھا۔ دونوں F-18 گرجتے ہوئے بیرن 58 پر چڑھے آرہے تھے... شیرل نے چیخ ماری اور چہرہ دونوں ہاتھوں میں چھپالیا۔

ول کی تمام حسیات آنکھوں میں سمٹ آئی تھی۔ وہ جانتا تھا کہ دونوں F-18 کے درمیان سے گزرنے کے لیے ضروری تھا کہ وہ دونوں بیرن 58 سے پہلے ہوا میں چلے جائیں۔ بصورت دیگر ایک قیامت خیز تصادم یقینی تھا۔

ہارینٹ والے بھی اندھے نہیں تھے۔ انہوں نے رفتار مزید بڑھادی، وہ رن وے پر جانے کا انتظار نہیں کر سکتے تھے۔ شیرل متواتر چیخ رہی تھی۔

سیکنڈوں کے فرق سے ہارینٹ ہوا میں چلے گئے۔ بیرن 58 ہانپتا کانپتا درمیان سے گزرا۔ ول نے رفتار بڑھائی اور ٹیک آف کرگیا۔

''تم پاگل ہو ڈاکٹر۔'' شیرل نے چہرے سے ہاتھ ہٹائے۔

''اور جو؟''

''وہ جنونی ہے۔''

''کیا فرق ہوا؟''

''پتا نہیں۔''

فضا میں آنے کے بعد گزشتہ چوبیس گھنٹے کی تھکاوٹ جیسے تحلیل ہو گئی۔ ایک اہم اور خطرناک مرحلہ وہ طے ہو چکا تھا۔ ول نے پیشانی سے پسینہ صاف کیا۔

کنٹرول ٹاور کا واویلا معدوم تھا... تاہم ول فضا میں ابھی ہزار فٹ ہی اٹھا تھا کہ ایک نئی کرخت آواز سنائی دی۔

''بیرن وھسکی، جولیٹ، میں ہیلی کاپٹر میں تمہاری اسٹار بورڈ سائڈ پر ہوں۔ میرا نام جان اسمتھ ہے۔ اسپیشل ایجنٹ آف ایف بی آئی تم متواتر قانون شکنی کے مرتکب ہوتے آرہے ہو۔ فوراً ائرپورٹ کی طرف واپس چلو۔ پلیز سمجھنے کی کوشش کرو۔''

''کیا وہ ہمیں مجبور کرسکتا ہے؟'' شیرل نے استفسار

کیا۔

''ناممکن۔ ہم 220 ناٹ کی رفتار تک جا سکتے ہیں۔ بادل آنے والے ہیں۔ اسے بھول جاؤ۔'' ول نے جواب دیا۔ وہ بیرن 58 کو بادلوں کی سمت اوپر ہی اوپر لے جا رہا تھا...

''ڈاکٹر جیننگ۔'' ریڈیو پھر بڑبڑایا۔ ''وز از فرینک۔'' فرینک زک... ہمیں سائڈ لائن کر کے تم نے اپنی بیٹی اور بیوی کے لیے خطرات میں اضافہ کر دیا ہے۔ تمہیں ہماری مدد کی ضرورت پڑے گی۔ بصورتِ دیگر ایک المیہ جنم لے سکتا ہے۔''

ول نے مائیک سنبھالا۔ ''میں رسک لے چکا ہوں اور ذہنی طور پر نہ صرف تیار ہوں بلکہ پُرامید بھی۔ آفیسر میں تمہارے خیالات کی قدر کرتا ہوں۔ تم میری مدد کرنا چاہتے ہو تو چند ایجنٹ سادہ لباس میں بروک ہیون پہنچا دو۔ میں جلد رابطہ کروں گا۔'' ول نے ریڈیو آف کرنے کے بعد ٹرانسپونڈر بھی بند کر دیا۔ ائر ٹریفک کنٹرولرز کو عام طور پر طیارے کی پوزیشن براڈ کاسٹ کرنے کا کام ٹرانسپونڈر نامی آلہ ہی کرتا ہے۔

''ہیلی کاپٹر تو تمہیں چھو نہیں سکتا۔ لیکن تم نے اس سے بڑا ایک مسئلہ کھڑا کر دیا ہے۔'' معاً شیرل نے خبردار کیا۔

''وہاٹ؟''

''ہوٹل سے جو کال یہاں فارورڈ ہوگی، میرے فون پر... وہ سمجھے گا تم ہوٹل سے جواب دے رہے ہو۔''

''ہاں تو پھر...؟''

''لیکن اگر اس نے براہ راست مجھے میرے نمبر پر فون کر دیا تو کون فون وصول کرے گا۔ کیسے پتا چلے گا کہ کال ہوٹل سے ٹرانسفر ہو کے آئی ہے یا وہ ڈائریکٹ مجھے فون کر رہا...''

ول کا جسم ٹھنڈا پڑ گیا۔ وہ شیرل کی بات سمجھ گیا تھا۔ اگر وہ فون اٹھانے میں غلطی کرتے تو سارا منصوبہ ہی درہم برہم ہو جاتا... ول کچھ سوچ کر بولا۔ ''اگر کال آئی تو میں وصول کروں گا۔ پندرہ بیس منٹ اور گزار دیں گے... میں کہوں گا کہ ٹریفک جام کی وجہ سے ہم ابھی تک ہوٹل نہیں پہنچ سکے۔''

''تم بھول رہے ہو کہ کال ہوٹل سے ٹرانسفر ہو کے آئے گی۔ اگر تم ابھی راستے میں ہی ہو تو سوئٹ میں ہونے کا جھانسا کیسے دے سکتے ہو اور اگر فون وصول نہیں کرو گے تو کہانی ختم سمجھو۔''

ول نے جھلا کر پیشانی پر ہاتھ مارا۔ ''ہاں تو ٹھیک ہے نا... میں ٹریفک کا بہانہ کیوں بناؤں گا۔ کال ٹرانسفر ہو کے آئے گی... میں وصول کروں گا... وہ یہی سمجھے گا کہ میں سوئٹ میں ہوں۔ کیوں کنفیوز کر رہی ہو؟''

بیرن 58 بادلوں میں گھس گیا۔ اب دور رہ جانے والا ہیلی کاپٹر اسے دیکھ بھی نہیں سکتا تھا۔ اس بات کا امکان کم تھا کہ اس کے پاس ریڈار بھی ہوگا۔

''ایف بی آئی نے کیبن پر ریڈ کیا تو باسل کا سبز ٹرک وہاں تھا۔ کیا وہاں کوئی دوسری گاڑی بھی تھی؟'' ول نے پُرسوچ انداز میں پوچھا۔

''میں نے بتایا تھا کہ میں وہاں کبھی نہیں گئی؟''

''لیکن کبھی تم نے باتوں کے دوران میں تو کچھ سنا ہو گا؟''

شیرل نے انکار میں سر ہلایا۔

☆☆☆

ہیوریج کے سوئچ بورڈ سینٹر پر موجود نوجوان آپریٹر ''اسٹیفن کنگ'' کے ناول میں کھویا ہوا تھا۔ ہوٹل کی مرکزی لائن گنگنائی تو اس نے حسبِ معمول رٹا رٹایا فقرہ دہرایا... کال کرنے والا سوئٹ نمبر 28021 مانگ رہا تھا۔ آپریٹر نے مخصوص بٹن پنچ کیا اور فارورڈنگ نمبر ڈائل ہونے لگا۔ ڈیجیٹل کنکشن اپنا کام کر رہا تھا... مینیجر کی ہدایت کے مطابق آپریٹر اپنا کام کر کے پھر ناول میں گم ہو گیا۔ فون کی گھنٹی، ہوٹل کے سوئٹ کے بجائے بیرن 58 میں شیرل کے سیل پر بج رہی تھی۔

☆☆☆

گھنٹی کی آواز سن کر ول اچھل پڑا۔ اس نے گھڑی دیکھی اور بولا۔ ''میں جواب دوں گا۔ فون میرے کان سے لگا کر بٹن دباؤ...'' شیرل نے ایسا ہی کیا۔ دفعتاً ول نے اسے بٹن دبانے سے روک دیا۔ گھنٹی پھر بجی... ول کو اچانک احساس ہوا تھا کہ جو فون پر بیرن 58 کی گھن گرج بہ آسانی سن لے گا۔

''کیا ہوا؟'' شیرل نے پریشانی سے پوچھا۔ ول نے پھرتی سے پینل بورڈ کو ایڈجسٹ کیا اور انجن بند کر دیے۔ پُراسرار خاموشی... بیرن 58 نے زمین کی طرف گرنا شروع کیا۔

''شٹ۔'' شیرل چیخی۔ ول نے ہونٹوں پر انگلی رکھی۔ اور اسے فون آن کرنے کا اشارہ کیا۔ بپ کی آواز سنائی دی اور او پن کنکشن کی مخصوص ہسنگ (Hissing)

ساؤنڈ سنائی دی۔ ''جو؟''
''ڈاکٹر، سو گئے تھے کیا؟''
''ان حالات میں کون سو سکتا ہے۔'' ول نے آواز نارمل رکھی۔
''وہاں اوپر کیا کر رہے ہو؟''
ول کا دل زور سے دھڑکا۔ پھر اسے خیال آیا کہ جو کا اشارہ بلند و بالا ہوٹل کے اونچے سوئٹ نمبر 28021 کی جانب تھا۔
''ابی کہاں ہے؟'' ول نے سوال کیا۔ وہ بیرن 58 کی گرتی ہوئی بلندی سے غافل نہیں تھا۔ جو 1000 فٹ فی منٹ کے حساب سے نیچے جا رہا تھا۔ ''میں ابی سے بات کرنا چاہتا ہوں۔''
''بات کرنے کا موسم ابھی نہیں آیا۔ دوبارہ فون کروں گا۔'' ول نے فون، شیرل کی گود میں پھینکا اور تیزی سے پینل بورڈ کوری ایڈجسٹ کر کے انجن اسٹارٹ کیے۔
شیرل کا چہرہ ہڈی کے مانند سفید ہو رہا تھا۔
بیرن 58 نے پھر سے بلندی پکڑنی شروع کر دی۔
''شیرل، باسل سبز شیوی ٹرک چھوڑ کر ابی کے ساتھ پیدل نہیں نکل سکتا۔ وہ جس پلان بی کی بات کرتے رہے، اس کے لیے دوسری گاڑی کی موجودگی وہاں لازمی تھی۔ سوچو باسل کون سی گاڑی استعمال کر رہا ہے... ڈرومت بیرن 58 کیش نہیں ہوگا۔ ہم اب 7000 فٹ کی بلندی پر ہیں۔ بہت نیچے بھی جانا پڑا تو میں سات منٹ انجن کے بغیر گلائیڈ کر سکتا ہوں۔''
''باسل کی گاڑی کے سلسلے میں تم ایف بی آئی سے مدد لے سکتے ہو۔'' شیرل نے مشورہ دیا۔
''نہیں ابھی نہیں۔ ویسے SWAT کی ٹیم کو وہاں دوسری گاڑی کے پہیوں کے نشانات ملے تھے۔'' دفعتاً فون کی گھنٹی بجی۔
''کون جواب دے گا؟'' شیرل نے پریشانی سے پوچھا۔
''وہ مجھ سے بات کر چکا ہے۔ میرا اندازہ ہے کہ اس نے ڈائریکٹ کال کی ہے۔'' ول نے پینل کی سیٹنگ میں ضروری تبدیلیاں کیں اور انجن بند کر دیے۔
بیرن 58 نے ایک بار پھر زمین کی جانب رخ کیا اور شیرل نے فون پر بات شروع کی۔
''جو...؟''
''ہاں، رقم میرے پاس ہے۔'' شیرل نے انگوٹھا بلند کر کے ول کو اشارہ کیا۔
''ہاں، کوئی مسئلہ نہیں ہے... وہ... وہ ہارا ہوا جواری لگ رہا تھا... ہاں مجھے یاد ہے... باسل کہاں ہے... او کے... اب مجھے کہاں جانا ہے؟... او کے... او کے...''
''شیرل غور کرو باسل کس گاڑی پر سفر کر رہا ہے۔'' ول نے انجن دوبارہ اسٹارٹ کر کے بیرن 58 کو اوپر اٹھانا شروع کیا۔ ''کیا کہہ رہا تھا وہ؟''
''اس نے مجھے 'پاکو' پہنچنے کی ہدایت کی ہے۔
''... پاکو کی جگہ کلب میں ہے... کلب کا نام پیراڈائز ایلے ہے۔ میں وہیں ''کام'' کرتی تھی۔ کلب پیٹس برگ کے قریب ہے۔ میں وہاں رقص کرتی تھی۔ وہاں لڑکیوں کے لیے کمرے بنے ہوئے تھے۔ جو نے کلب کا نام لیا ہے... 'پاکو' وہاں کام کرتا ہے۔'' ول نے نقشہ نکال کر پیٹس برگ کی لوکیشن کا جائزہ لیا۔
''سن آف بچ۔''
''کیا؟'' ول نے گردن گھمائی۔
''دی ریمبلر۔ جو کی ماں کے پاس ایک AMC ریمبلر تھی۔ پرانی سلور رنگ کی۔ کلب کا نام آیا تو مجھے خیال آیا۔ ایک رات ہم ریمبلر میں پیراڈائز ایلے پہنچے... واپسی پر ریمبلر کسی صورت اسٹارٹ نہ ہو سکی۔ نہ ہی بعد میں جو اسے ڈرائیو کرنے میں کامیاب ہوا۔ دو سال وہ کھڑی رہی پھر اچانک غائب ہو گئی... ممکن ہے کہ کیبن پر ریمبلر ہی موجود ہو...''
ول اپنی ہیجانی کیفیت کو چھپا نہ سکا۔ ایسا ہی ہے تو باسل اور ابی ریمبلر میں محو سفر ہوں گے۔ لیکن وہ کہاں ہوں گے؟
''ایف بی آئی کو باسل کا سیل فون کیبن میں ملا تھا۔'' ول نے باآوازِ بلند کہا۔ ''اگر باسل روڈ پر ہے تو جو اس سے رابطہ نہیں کر سکتا۔ میں نہیں سمجھتا کہ باسل کے پاس دوسرا سیل فون ہوگا۔''
''ہاں، اس کے پاس وہی فون تھا۔'' شیرل نے تصدیق کی۔
''باسل کو پیراڈائز ایلے کے بارے میں پتا ہے؟ وہ گیا ہے وہاں کبھی؟''
شیرل ہنس پڑی۔ ''مذاق کر رہے ہو، وہاں اگر وہ کسی بے لباس لڑکی کو دیکھ لیتا تو مسئلہ بن جاتا۔ ایک مرتبہ جو اسے میرا ڈانس دکھانے وہاں لایا تھا، تو وہ اسٹیج پر چڑھ گیا تھا اور

اپنا کوٹ اتار کر میرے بدن پر ڈال دیا تھا۔''

''کیا اس نے پیٹس برگ کے آس پاس وقت گزارا ہے؟''

''میرے علم میں نہیں ہے۔''

''اس کا مطلب یہ ہے کہ باسل پاکو کے مسکن پر نہیں جائے گا۔ وہ معمول کے بیک اپ پلان پر عمل کرے گا۔ مزید یہ کہ جو اسے فون کے ذریعے نئی ہدایات بھی جاری نہیں کر سکتا۔ تو اور یجنل ''بیک پ'' پلان کے تحت اسے کہاں کا رخ کرنا چاہیے؟''

''جو نہیں چاہے گا کہ باسل اور ابھی زیادہ دور جائیں کیونکہ ہائی وے پٹرول انہیں روک سکتے ہیں... میرے اندازے کے مطابق باسل کو بروک ہیون جانا چاہیے۔ جو ہیزل ہرسٹ سے 20 منٹ کے فاصلے پر ہے۔ کیمپن سے تقریباً 60 منٹ دور۔ جو، جیکسن ایئر پورٹ سے نکل کر 55 منٹ میں باسل اور ابھی تک پہنچ سکتا ہے پھر ان دونوں کو لے کر پیٹس برگ میں تمہیں مدعو کرے گا۔''

''اس کا مطلب جو اس وقت انٹر اسٹیٹ 55 پر ہے اور باسل بھی... ساؤتھ بینڈ لینز پر دونوں کے درمیان تقریباً 20 منٹ کا فاصلہ ہونا چاہیے... بھول جاؤ ہائی وے 49 کو۔''

ول نے بیرن 58 کا رخ بدلنا شروع کیا۔

☆☆☆

کیرین نے کیمری کے ٹرنک میں جھانکا۔ وہ مجروح بڑی بی کو سفید کیمری کے ٹرنک سے نکالنے کی کوشش کر رہی تھی۔ وہ لوگ جہاں تھے وہاں ویرانی اور سناٹے کا راج تھا۔ صرف ایک گیس اسٹیشن نظر آ رہا تھا۔

''قبل اس کے کہ اس کا ارادہ بدلے، نکلو یہاں سے۔'' کیرین اس کی مدد کر رہی تھی۔ جو ڈرائیونگ سیٹ پر فون پر بات کر رہا تھا۔ کیرین بڑی بی کو سہارا دے کر سڑک کے کنارے درختوں تک لے آئی۔

''تم مجھے یہاں چھوڑ کر چلی جاؤ گی؟''

''تم یہاں زیادہ محفوظ ہو... گو، رن... گو... گیس اسٹیشن میں چلی جاؤ۔''

☆☆☆

بیورپج کے سوئچ بورڈ سینٹر پر آپریٹر بدستور ''اسٹیفن کنگ'' کے ناول میں ڈوبا ہوا تھا... پرائمری لائن کے آٹو پائلٹ پر کوئی کالر سوئٹ نمبر 28021 کا رابطہ مانگ رہا تھا۔

''ون منٹ۔'' آپریٹر نے حسبِ عادت کہا اور کنکشن ملا دیا۔ اٹھائیس منزل اوپر ول کے سوئٹ میں فون کی گھنٹی بجی... آپریٹر دوسرا پیراگراف پڑھتے پڑھتے رک گیا۔ وہ پلکیں جھپکا رہا تھا۔ کوئی غلطی ہو گئی تھی۔ غلطی سمجھنے میں اسے چند سیکنڈ لگے۔ ناول اس نے ایک طرف رکھ دیا۔ اس نے سوچا کہ وہ اپنی غلطی اب بھی درست کر سکتا ہے۔ اس نے کمپیوٹر کی بورڈ سنبھال کر کال ٹرانسفر کرنے کے لیے کمانڈ ٹائپ کی۔ تاہم سوئٹ 28021 میں فون بجنا بند ہو گیا تھا۔

''شٹ۔'' وہ بڑبڑایا۔ گیوٹریو نے اگلے تین گھنٹے تک کال ٹرانسفر کرنے کے لیے الگ سے 100 ڈالر معاوضہ دیا تھا۔

☆☆☆

بیرن 58 انٹر اسٹیٹ 55 پر 200 ناٹ کی رفتار سے پرواز کر رہا تھا۔ ول کو اندازہ نہیں تھا کہ وہ ریمبلر سے کتنے فاصلے پر ہے۔ اگر واقعی باسل ریمبلر، ڈرائیو کر رہا تھا۔ تاہم وہ پُر امید تھا اور ساؤتھ بینڈ کی سڑکوں کے متوازی فلائی کر رہا تھا۔

معاً سیل فون بج اٹھا۔

''کون جواب دے گا؟'' شیرل نے ول کو دیکھا۔

''تم۔'' ول کی پیشانی پر سلوٹیں نمودار ہوئیں۔

''نہیں۔ وہ گزشتہ کال میں مجھے بتا چکا ہے کہ کہاں جانا ہے... لہٰذا یہ کال تمہارے لیے ہے۔'' شیرل نے بتایا۔

ول 300 فٹ کی بلندی پر انجن بند نہیں کر سکتا تھا۔ اسے ادراک ہو گیا کہ نازک اور دشوار ترین مرحلہ بالآخر آن پہنچا ہے۔ یہ ڈو اور ڈائی والی سچویشن تھی۔ شیرل کے چہرے پر بھی ہراس تھا۔ وہ سمجھ رہی تھی کہ کوئی گڑبڑ نہیں بھی ہوئی تو جو جہازی انجنوں کی آواز سن لے گا۔ اگر ول فون سرے سے اٹینڈ نہ کرتا تو بھی پھنستا... تاہم روشنی کی ایک کرن اب بھی تاریکی سے لڑ رہی تھی۔ جو، باسل کو ہدایت جاری نہیں کر سکتا تھا کہ وہ ابی کو مار دے۔ رابطے کا کوئی ذریعہ نہیں تھا... جو کو ڈرائیونگ کے ذریعے باسل تک پہنچنا پڑتا۔ ول کے خیالات برق رفتاری سے ذہن میں چکرا رہے تھے۔

مہیب خطرات کے حامل پرندے نے پَر کھول دیے تھے۔ گھنٹی تیسری چوتھی بار بجی۔ ول نے کشتیاں جلائیں اور فون ریسیو کیا۔

''جو؟''

''شیرل کہاں ہے؟''
''ہوٹل میں ہوگی۔''
''بکواس مت کرو۔'' جو دھاڑا۔ ''اوہ، تم اپنے طیارے میں سفر کر رہے ہو؟ خوب، بہت خوب۔''
''جو...''
''شیرل کو فون دو۔'' وہ شکاری کتے کے مانند غرایا۔
ول کی سانسیں اٹکنے لگیں۔
''تمہاری بیٹی گئی، ڈاکٹر... گئی... تم نے بہت ہوشیاری دکھائی۔ لیکن بھول گئے کہ تمہارا واسطہ جو سے پڑ گیا ہے۔ ماں میرے لیے انمول تھی، تم نے چھین لی۔ ابھی تمہارے لیے انمول ہے، میں چھین لوں گا۔''
جو کے الفاظ، ول کی ہڈیوں میں اُتر گئے۔ وہ سوچ رہا تھا کہ یہ گفتگو سن کر کیرین کی چیخ ضرور سنائی دیتی... کیا وہ کیمری میں نہیں ہے؟
''جو، کیرین کہاں ہے؟''
''تمہیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔''
دفعتاً ول کے جسم کا ہر خلیہ تپنے لگا۔ چہرہ سرخ ہوگیا۔
''جو!''
''بولو۔''
''تم نے کہا تھا نہ کہ یہ تمہاری آخری واردات ہے؟''
''ہاں، پھر؟''
''تو نے ٹھیک کہا تھا لیکن تو یہ بھول گیا کہ دن بھی یہ تیرا آخری ہے۔'' ول کی آواز میں عزم کا لاوا ابل رہا تھا۔
شیرل نے حیرت سے ول کو دیکھا۔ آواز کے شدید غیظ وغضب نے چند لمحے کے لیے جو کی بولتی بند کر دی۔
''ڈاکٹر، ہذیان بک رہا ہے... تیری بیوی، بیٹی کو تیرے سامنے ماروں گا... بعد میں تجھے...'' وہ بھی تو تڑاخ پر اتر آیا۔ اس کی سانس پھولی ہوئی لگ رہی تھی۔ اسے ڈاکٹر سے اس ردِعمل کی توقع نہیں تھی۔
''میں ہذیان بک رہا ہوں... تجھے بکنے کا بھی موقع نہیں ملے گا۔'' ول نے جواب سنے بغیر فون بند کر دیا۔

☆☆☆

کیرین نے کیمری کا ٹرنک بند کیا اور مڑ کر گیس اسٹیشن کی طرف دیکھا۔ چند قدم چل کر وہ پسنجر سیٹ پر بیٹھ گئی۔ جو کا فون بند تھا اور وہ پلکیں جھپکائے بغیر ونڈ شیلڈ کی دوسری جانب گھور رہا تھا۔
''ول سے بات ہوئی؟''
''ہاں۔''

''کیا کہہ رہا تھا؟''
''یہ پوچھو کہاں سے کہہ رہا تھا؟''
''کیا مطلب؟''
''وہ اپنے سوئٹ میں نہیں ہے۔''
کیرین کے دماغ میں الارم نے شور کیا۔ ''وہاٹ؟''
''وہ میری توقع سے زیادہ ہوشیار اور خطرناک ہے...'' جو نے بہت مشکل یوٹرن لیا۔ ٹائروں سے دھواں اٹھا۔ اس نے سمت یکسر تبدیل کر دی تھی۔

☆☆☆

ول نے اسپیڈ مزید کم کر کے 100 ناٹ کر دیا۔ اب وہ شمال سے کافی فاصلے پر تھے۔ ''باسل اور ابھی کی گاڑی ڈھونڈو۔'' یہی آخری روشن کرن تھی۔ ول کے چہرے کے عضلات اکڑے ہوئے تھے۔ حیرت انگیز طور پر گٹھیا کا درد غائب تھا۔ جب آدمی کرب واذیت کے سمندر میں تیر رہا ہو تو چھوٹے موٹے درد اور تکالیف کا احساس فنا ہو جاتا ہے... ول جانتا تھا کہ باسل بیک اپ پلان پر عمل کر رہے اور یہ بات جو کے علم میں بھی تھی۔ سوال یہ تھا کہ کون پہلے باسل تک پہنچتا ہے... ڈراما سپر کلائیکس میں داخل ہو گیا تھا جس میں خطرات ہی خطرات تھے۔
شیرل اور ول نیچے روڈ پر ریمبلر کو اسکین کر رہے تھے۔ ایف بی آئی سے مدد لینے کا وقت آ گیا تھا... ول نے ریڈیو آن کر دیا۔
''دس از بیرن وھسکی جولیٹ، اوور، ایمرجنسی ہے، پلیز جواب دیں۔''
مختصر خاموشی کے بعد آواز آئی۔ ''ڈاکٹر جیننگ، دس از فرینک زک۔ تم کہاں ہو؟''
''فرینک، وقت بہت کم ہے۔ تم مجھے یہ بتاؤ کہ میری گاڑی جیکسن ائرپورٹ کی پارکنگ میں ہے۔ یعنی وہ ہوائی سفر کا دھوکا دے کر دوسری گاڑی کے ذریعے واپس ائرپورٹ سے نکل گیا... میری مدد کرو، وہ کس گاڑی میں وہاں سے نکلا ہے؟''
''اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ سفید ٹویوٹا کیمری میں سفر کر رہا ہے۔ ہم نے سیکیورٹی ٹیپ چیک کر لی ہیں۔ ڈاکٹر پلیز اپنی لوکیشن بتاؤ، اس کے بغیر...'' ول نے ریڈیو آف کر دیا۔
''تم نے روڈ پر کچھ دیکھا؟''
''نہیں، ابھی تک نہیں۔''
''فوکس مت کرو، اسکین کرو اور پُرسکون رہو اور ہاں

جو سفید رنگ کی ٹویوٹا کیمری میں ہے۔''

''اوہ گاڈ، شاید میں نے ریمبلر کو دیکھ لیا ہے۔'' شیرل چلائی۔ ''میں نے باسل اور ابہی کو بھی دیکھ لیا ہے۔''

ول کا چہرہ روشن ہو گیا۔ اس نے عقب میں دیکھنے کی کوشش کی، تاہم ناکام رہا۔ اس نے بیرن 58 کا رخ آسمان کی طرف کیا اور چکر کاٹ کر پیچھے کی جانب گیا۔

☆☆☆

ول کا رخ سامنے سے آنے والی ٹریفک کی جانب تھا۔ اس نے چھوٹی سی پرانی سفید ریمبلر دیکھ لی۔ ول نے رفتار اور بلندی کم کرنا شروع کر دی۔ پسنجر سیٹ میں اسے چھوٹا سا سر نظر آیا۔ اسٹیئرنگ وھیل پر دیوزاد باسل موجود تھا۔ زندگی میں وہ سکون اور مسرت اس نے محسوس نہیں کی تھی جو ابہی کو زندہ دیکھ کر اس نے محسوس کی...

جیسے ہی ول نے چکر مکمل کیا۔ بیرن 58 مخالف سمت سے آنے والی ٹریفک کی جانب جانے لگا۔ ریمبلر باکس نما سلور رنگ کی پرانی اور سست رفتار گاڑی تھی۔ ول رفتار کم کرتا گیا، حتیٰ کہ بیرن 58 اڑنے کے بجائے تیرتا ہوا لگ رہا تھا۔ رفتار مزید کم ہوتی تو وہ کریش کر جاتا...

ابہی زندہ تھی اور اب دنیا کی کوئی طاقت ول کو ابہی تک پہنچنے سے نہیں روک سکتی تھی۔

☆☆☆

باسل اور ابہی ایک ساتھ گا رہے تھے۔ ''بٹسی اسپائیڈر... بٹسی اسپائیڈر...'' جس وقت جہاز پہلی مرتبہ سامنے نمودار ہوا۔ بلند درخت کی چوٹیوں سے ذرا اونچا وہ سیدھا ان کی طرف آ رہا تھا۔

''وہ دیکھو۔'' باسل نے اشارہ کیا۔

''اسے اتنا نیچے پرواز نہیں کرنا چاہیے۔'' میں جانتی ہوں، کیونکہ میرے ڈیڈی بھی جہاز اڑاتے ہیں۔''

جہاز ان کے اوپر سے گزر گیا۔ ابہی نے مڑ کر دیکھا۔ وہ بلند ہو رہا تھا۔

ان دونوں نے پھر گانا شروع کر دیا۔ دفعتاً باسل نے بریک پیڈل دبایا۔ جھٹکا لگا اور ابہی نے ڈیش بورڈ پر ہاتھ رکھ کر اپنا سر بچایا۔ جہاز پھر نمودار ہو گیا تھا۔ اس مرتبہ اس کی بلندی بہت ہی کم تھی اور وہ سیدھا ریمبلر کی جانب آ رہا تھا... انٹراسٹیٹ پر موجود ٹریفک میں ہلچل مچ گئی۔ ابہی کی چیخ نکل گئی تھی... ابہی پلکیں جھپکائے بغیر جہاز کو گھور رہی تھی۔ اس کا ننھا سا ذہن کنفیوز ہو رہا تھا۔ جہاز کے بازو تھوڑے سے ڈگمگائے۔ پہلے دایاں بازو، پھر بایاں بازو

جھک کر سیدھا ہو گیا۔

ابہی کا منہ کھل گیا۔ ''وہ میرے ڈیڈی کی طرح کر رہا ہے۔'' ابہی کا چہرہ تمتما اٹھا۔ ''وہ میرے پاپا ہیں... بیسٹ وہ میرے پاپا ہیں... اب سب ٹھیک ہو جائے گا...'' فرطِ ہیجان سے وہ بے قابو ہوئی جا رہی تھی۔ دو مرتبہ جہاز کے نمودار ہونے کے بعد انٹراسٹیٹ کی ٹریفک یہی سمجھ رہی تھی کہ کوئی خرابی ہے اور جہاز وہاں اترنا چاہ رہا ہے۔ ٹریفک کو بچانے کے لیے جہاز نے اچانک کریش لینڈنگ نہیں کی تھی۔

☆☆☆

بیرن 58 دوبارہ ریمبلر کے پاس سے گزر گیا۔ ابہی کا چہرہ گاڑی کے شیشے سے چپکا ہوا تھا۔ بے اختیار ول آبدیدہ ہو گیا۔

''کیا کرو گے؟'' شیرل نے پوچھا۔

''لینڈ کروں گا۔''

''روڈ پر؟''

''بے شک۔''

شیرل کا چہرہ پھر سفید پڑ گیا۔

''سیٹ بیلٹ باندھ لو۔'' ول نے کہا۔

ول نے 500 فٹ کی بلندی پر آ کر رفتار 180 ناٹ کر دی۔

''کیا ہوا لینڈ نہیں کر رہے؟''

''پہلے کیمری کو تلاش کرنا ہے۔'' ول نے دیکھ لیا تھا کہ ٹریفک کو گڑبڑ کا احساس ہو گیا ہے۔ گاڑیوں کی لمبی قطار لگ گئی تھی۔ بیشتر روڈ سے اتر گئی تھیں۔ ول نے اندازہ لگایا کہ اسے زیادہ سے زیادہ پانچ میل صاف ملیں گے اور 90 سیکنڈ۔

''میں نے کیمری دیکھ لی ہے، وہی ہے... سلور رنگ کی۔'' ضروری نہیں تھا کہ وہ ول کی مطلوبہ کیمری ہو... بہرحال اس نکتے پر سوچنے کا وقت نہیں تھا۔ یہی کافی تھا کہ ریمبلر اور کیمری ایک روڈ پر تھیں۔ اتنی منطق بھی حوصلہ افزا تھی۔

ول فرمانبردار بیرن 58 کو 1000 فٹ اوپر لے گیا۔ وہاں سے وہ مڑا تو بھاری پتھر کے مانند گرا... ہر طرف سے دھیان ہٹ گیا تھا۔ ارتکازِ توجہ محفوظ ترین لینڈنگ پر تھا۔

ائر اسپیڈ 85 ناٹ ہوتی ہے۔ روڈ کی سفید پٹی کو سینٹر لائن بنا کر اس نے رفتار گراتے گراتے 82 ناٹ کر دی۔

یوک (YOKE) کو زمی سے آگے کیا اور پاور مزید گھٹا کر روڈ پر اتر گیا۔

☆☆☆

جو، بیرن 58 سے تین میل پیچھے تھا۔

''سن آف اے بچ، کریش لینڈنگ کرنی تھی تو ہائی وے پر جاتا۔'' جو کا منہ بن گیا۔

کیرین خاموش تھی۔ جس وقت جہاز آسمان سے گر کر انٹراسٹیٹ کے متوازی ہوا تھا، اس وقت سے اس کا دل حلق میں دھڑک رہا تھا۔ اس کا دل نعرہ زن تھا کہ یہ اس کا شوہر ول ہے... یقیناً یہ ول ہے۔

''یہ خودکشی کے لیے اوپر گیا تھا۔'' جو نے تبصرہ کیا۔ ''یا اس کا ایک انجن فیل ہو گیا ہے؟'' اس نے کیرین کو دیکھا۔ کیرین خاموش اور ساکت تھی۔ انٹراسٹیٹ پر لینڈ کر کے ول نے اپنی زندگی کو داؤ پر لگا یا تھا۔ اس کی ایک ہی وجہ ہو سکتی تھی کہ ابھی زندہ ہے...

''تمہیں کیا ہوا؟'' جو پھر بولا۔ ''دیکھ رہی ہو اس پاگل کو... CNN کو ایک بڑی اسٹوری مل گئی ہے... تم خاموش کیوں ہو... بیمار ہو؟ کیا مسئلہ ہے، خوف زدہ...'' اچانک جو کے جبڑے بھینچ گئے۔ ''مردود، ٹھیک جگہ پہنچا ہے۔ یہیں مرے گا۔'' جو نے ایکسلریٹر دبایا۔ وہ آگے کیڈی لاک کو اوورٹیک کرنا چاہ رہا تھا۔

ابھی نہ صرف زندہ ہے بلکہ یہیں آس پاس ہے۔ اسی لیے ول اور جو یہاں پہنچے تھے۔ چوبیس گھنٹے سے جاری بھیانک خواب کی تعبیر کا وقت آن پہنچا تھا۔ یہ زندگی کا طویل ترین اور ڈراؤنا خواب تھا۔ کیرین اپنا کردار ادا کرنے کے لیے نئے سرے سے توانائی جمع کرنے لگی۔

اچانک کیرین نے وھیل پکڑ کر پوری قوت سے کھینچا۔ کیمری لڑکھڑائی اور کیڈی لاک گھبرا کر سڑک سے اتر گئی۔ جو نے کیرین کے سر پر گھونسا رسید کیا لیکن کیرین اسٹیئرنگ وھیل چھوڑنے کے بجائے بری طرح وھیل سے لپٹ گئی۔ کیمری نے بھی سڑک سے اتر کر درختوں کی جانب رخ کیا۔

جو کے حلق سے گالی برآمد ہوئی۔ اس نے کہنی کیرین کے کان کے قریب ماری۔ چند لمحات کے لیے وہ اندھیروں میں ڈوب گئی۔ نگاہ کے سامنے سے تاریکی ہٹی تو کیرین نے دیکھا کہ کیمری واپس روڈ پر تھی اور ول کی گن اعشاریہ اڑتیس کا رخ اس کے پیٹ کی جانب تھا۔ جو متواتر بائیں ہاتھ پر گاڑی بھگا رہا تھا۔

''کوئی غلط حرکت کی تو جان سے مار دوں گا۔'' جو نے سرد و سفاک آواز میں سنجیدہ دھمکی دی۔ کیرین نے اسپیڈومیٹر پر نظر ڈالی۔ سوئی 90 کے ہندسے پر لرز رہی تھی... 90 سے اوپر ہوتی ہوئی وہ 100 تک چلی گئی۔ کیرین نے جو کے ہاتھ میں گن کا جائزہ لیا۔ گولی کب چلے گی، کیا کرے گی؟ تاہم اتنی اسپیڈ پر ہونے والے حادثے میں دونوں کی موت یقینی تھی۔ اگر صرف گولی چلی تو کیرین مرے گی۔

جو کے حلق سے پھر گالی نکلی اور اسے بریک لگانے پڑے۔ سامنے گاڑیوں کی قطار کی سرخ بیک لائٹس اشارہ کر رہی تھیں کہ وہ بریک لگا رہی ہیں۔ آگے کیا ہو رہا تھا کچھ پتا نہ تھا۔ جو نے بے محابا ایمرجنسی کے لیے ریز رو پٹی پر گاڑی ڈال دی اور کیمری کو دوڑاتا چلا گیا۔ اس کا چہرہ سرخ نہیں ہو رہا تھا بلکہ یوں لگ رہا تھا جیسے چہرے پر آگ کے شعلے رقص کر رہے ہیں... اس کی یادداشت میں ول کے زہریلے فقرے چھریوں کی طرح پیوست تھے۔ ''تو نے ٹھیک کہا تھا کہ یہ تیری آخری واردات ہے، مگر تو بھول گیا کہ دن بھی یہ تیرا آخری ہے... تجھے مرنے سے پہلے ہذیان بکنے کا موقع بھی نہیں ملے گا۔'' جو کا تن بدن آگ میں پھنک رہا تھا۔ آخری واردات... آخری دن... آخری دن...ن...ن...

کیرین نے آنکھیں بند کر کے ابی کا تصور کیا۔ اس چھوٹی سی ابی کا جب وہ صرف چھ ماہ کی تھی۔ ننھی منی، مسکراتی ہوئی، گول مٹول... جس کے لیے کیرین نے اپنا کیریئر قربان کر دیا تھا، سپنا بھلا یا تھا۔ سب کچھ چھوڑ دیا تھا۔ اس کا دل جیسے سرخ آنسو ٹپکا رہا تھا۔ اداسی کی چادر نے اس کے وجود کو لپیٹ لیا... معاً سب احساسات و جذبات ایک عمیق سکون کی نذر ہو گئے... نہ غم نہ خوف... وہ خود فراموشی کی حالت میں تھی۔ دل دھڑکتا ہے تیری قربت کے لیے... قربان اک لمحے پر سارا جیون... اندیشوں سے آزاد ہے ہر دھڑکن...

اس نے پھر آنکھیں موند لیں۔ ''آئی لو یو، ابی۔'' اس نے خود سے سرگوشی کی۔ ''آئی ایم سوری، ول۔''

''وہاٹ؟'' جو نے پوچھا۔

جواب میں، سود و زیاں سے بیگانہ وہ خونخوار بلی کی طرح جھپٹی۔ ایک ساعت کے فرق سے جو نے گولی چلا دی۔

☆☆☆

بیرن 58 تیر کی طرح، ریمبلر کی جانب جارہا تھا۔ درمیان میں اسکول وین دیکھ کر ول کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ کیا ڈرائیور بچوں کو چھوڑ کر بھاگ گیا ہے۔ ول نے پاور آف کر کے بریک لگائے۔ فوراً ہی اسے اندازہ ہو گیا ہے کہ بیرن 58 بروقت نہیں رک پائے گا، اس نے دوبارہ ہوا میں جانے کے بارے میں سوچا لیکن اب یہ ممکن نہیں رہا تھا۔ ول کی سانس رک گئی۔

شیرل پھر منہ پر ہاتھ رکھ کر چیخنے لگی یہ اور بات کہ ول کو اس کی چیخ وپکار سنائی نہیں دے رہی تھی۔

ول نے فیول بھی بند کر دیا اور انتہائی بائیں جانب جھکتے ہوئے وین کے قریب سے گزر گیا۔ آہ... بیرن 58 کے دائیں بازو کی ٹپ نے وین کو چھو لیا تھا۔ وین، پھرکی کے مانند گھومی اور دو تین دائرے بنا کر سڑک کے کنارے پر رک گئی۔ ول نے رکی ہوئی سانس خارج کی، یہ سنسنی خیز مرحلہ ایک منٹ سے پہلے ختم ہو گیا۔ ول کا چہرہ پسینے میں بھیگا ہوا تھا۔

''ول!'' شیرل پھر چیخی اور سامنے اشارہ کیا جہاں گاڑیوں کی قطار لگی ہوئی تھی۔ وہاں ایمرجنسی پٹی پر سفید کیمری آ کر رکی۔ ایمرجنسی پٹی کو بلاک کرنا خلافِ قانون تھا نہ کہ بلا جواز، اس پر سفر کرنا۔ بیرن 58 ابھی فاصلے پر تھا۔ کیمری میں کون ہے، چہرے نظر نہیں آرہے تھے۔ تاہم کیمری سے ایک ہی فرد برآمد ہوا۔ ''نہیں۔'' اس بار ول چلایا۔ ایک یہی مطلوبہ کیمری تھی تو کیرین کہاں ہے؟ اترنے والا یقیناً جو تھا۔ دوسری بات ول کی سمجھ میں نہیں آرہی تھی کہ ریمبلر بڑھتی کیوں چلی آرہی ہے۔ اگرچہ بیرن 58 کی رفتار کم ہو چکی تھی۔ تاہم اب بھی وہ ماچس کی ڈبیا جیسی ریمبلر کے پرخچے اڑا سکتا تھا۔

گاڑیوں کی قطار کے آگے فولاد اور مضبوط لکڑی کا بنا ہوا جگرناٹ ٹرک کھڑا تھا جس پر درختوں کے موٹے، وزنی تنے لدے ہوئے تھے۔ کیمری سے اترنے والا ٹرک کے ڈرائیور کو باہر نکال کر خود اندر چلا گیا یقیناً جو کے پاس کوئی ہتھیار تھا۔

جگرناٹ، اسٹارٹ ہو کر بیرن 58 کی جانب چل پڑا، اس کی رفتار لمحہ بہ لمحہ بڑھتی جارہی تھی۔ اس کے آگے ریمبلر تھی۔ ریمبلر کو رک کر بہت پہلے سائڈ میں ہو جانا چاہیے تھا۔ ول کو محسوس ہوا کہ 30 ٹن وزنی ٹرک ریمبلر کو اڑانے جارہا ہے۔ ٹرک کی رفتار بڑھتی جارہی تھی۔ اچانک ریمبلر بے ڈھنگے طریقے سے سڑک چھوڑ کر ڈھلوان میں اتر گئی،

گاڑی کا رخ درختوں کی جانب تھا۔ ول کا سکون عارضی ثابت ہوا۔

دفعتاً اس کی نگاہ پھر ٹرک کی جانب گئی۔ وہ یہ دیکھ کر دنگ رہ گیا کہ ٹرک کی رفتار خاصی بڑھ چکی تھی۔ وہ سیدھا بیرن 58 کی جانب آرہا تھا۔ یوں کہنا چاہیے کہ دونوں ایک دوسرے کی طرف جارہے تھے۔

ول نے پھرتی سے دونوں سیٹ بیلٹس کھولیں اور شیرل کی جانب جھک کر اس کی جانب کا ڈور بھی کھول دیا۔ ''باہر کودو۔'' وہ چلایا۔ تاہم شیرل کودنے کے بجائے طیارے کے عقبی حصے میں جھانکنے لگی۔

''باہر کودو۔'' ول نے لوڈڈ ٹرک کی جانب دیکھا۔

بریف کیس میں رقم طیارے کے پچھلے حصے میں پڑی تھی ''میرے پیسے...'' وہ چلائی۔

''اپنی جان بچاؤ، پاگل ہوئی ہو۔'' ول نے دھکیل کر اسے باہر پھینکا اور خود بھی نکل گیا... بیرن 58 کی رفتار کم ہو چکی تھی۔ ورنہ وہ اب تک ٹرک سے ٹکرا چکا ہوتا۔ شیرل اسے کہیں نظر نہیں آئی۔ وہ اب بھی کاک پٹ کے ساتھ لٹکی ہوئی تھی یا شاید اٹکی ہوئی تھی۔ ول نے دیکھا کسی نہ کسی طرح وہ دوبارہ اندر گھس گئی تھی، وہ اتنی بڑی رقم چھوڑنے کے لیے تیار نہیں تھی۔ حالانکہ موت ٹرک کی صورت میں بڑھی چلی آرہی تھی۔ خوفناک تصادم ناگزیر تھا۔ ول سڑک کے کنارے کی طرف بھاگا... بھاگتے ہوئے وہ ٹرک ڈرائیور کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ ذرا دیر بعد گونج دار دھماکا سنائی دیا۔ دھماکے سے چند سیکنڈ پہلے ول نے مڑ کے دیکھا۔ ٹرک ڈرائیور دروازہ کھول کر باہر کود رہا تھا۔

☆☆☆

گھاس کے ترچھے قطعہ اراضی پر ریمبلر درختوں کی طرف جارہی تھی۔ باسل تواتر سے بریک پیڈل دبا رہا تھا۔ گاڑی برابر درختوں کی طرف بڑھ رہی تھی... ایبی، باسل کے کان کے پاس چلا رہی تھی۔ باسل کا دماغ ماؤف تھا۔ معاً اس نے گاڑی روکنے کی کوششیں ترک کر دیں اور ایبی کو اٹھا کر عقبی نشست پر پھینک دیا۔ ٹھیک دس سیکنڈ بعد گاڑی ایک درخت سے ٹکرائی۔ ایبی اچھل کر اگلی نشست کی نرم پشت سے ٹکرائی۔

ونڈ شیلڈ ٹوٹ گئی تھی۔ باسل کی پیشانی سے خون بہہ رہا تھا۔ وہ بے حس وحرکت تھا۔ ایبی پھر آگے آگئی۔

''بیسٹ۔'' ایبی نے باسل کو ہلانے کی ناکام کوشش کی۔ وہ کراہا اور ایک ہاتھ اپنی پسلیوں پر رکھ لیا۔

ایبی نے اس کا بڑا سا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر ہلایا۔ ''اٹھو، بیسٹ... اٹھو...''
''کیا تم بات کر سکتے ہو؟''
باسل کی دائیں آنکھ پھڑکی۔ وہ پھر کراہ اٹھا۔
''بھاگو۔'' اس نے سرگوشی کی۔ ''تیل کی بو آ رہی ہے۔ تم بھاگ جاؤ۔''
''جاؤ، ڈیڈی کے پاس جاؤ۔ بُرا آدمی آ رہا ہے۔ ''ایلن'' بھاگو...''
ایبی کو یاد آیا کہ باسل کی چھوٹی بہن کا نام ایلن تھا۔
ایبی نے نیچے دیکھا۔ ٹوٹے ہوئے شیشوں پر گڑیا اور وہ بھالو پڑا تھا جو باسل نے ایبی کے لیے تراشا تھا۔ اس نے گڑیا اٹھا کر باسل کی گود میں ڈال دی اور بھالو لے کر گاڑی سے اتر گئی۔ ''گڈ بیسٹ، میں ڈیڈی کے ساتھ واپس آ رہی ہوں۔'' وہ بھاگ اٹھی۔ وہ ترچھی ڈھلان پر اوپر چڑھ رہی تھی... اوپر کنارے پر ایک دراز قامت ہیولہ نظر آیا۔
''ڈیڈی... ی... ی...'' وہ چلائی۔
دراز قامت ہیولہ نیچے کی جانب بھاگا۔

☆☆☆

شیرل کا حلیہ بگڑ چکا تھا۔ اس کے گھٹنے اور بایاں بازو زخمی تھے۔ تاہم وہ نہ صرف زندہ تھی بلکہ لاکھوں ڈالرز والا بریف کیس بھی نکال لائی تھی۔ اس کے عقب میں دھواں اور شعلے بلند ہو رہے تھے۔ چھوٹے موٹے دھماکے بھی جاری تھے۔ وہ گھاس پر لیٹی تھی۔ گاڑیاں اور ہجوم بڑھتا جا رہا تھا۔ بریف کیس لے کر شیرل رختوں کی جانب چل پڑی... گاڑیوں کی قطار ایک میل تک چلی گئی تھی۔

☆☆☆

کیرین پسنجر ڈور کے ساتھ نیم دراز تھی۔ گولی اس کے پیٹ میں قدرے اوپر لگی تھی۔ جو جا چکا تھا۔ ونڈ شیلڈ سے کیرین کو بیرن 58 دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ چند منٹ قبل اسے خاصا زوردار دھما کا سنائی دیا تھا وہ امید ہی کر سکتی تھی کہ بیرن 58 سلامت ہو... اس نے ول اور ایبی کے لیے دعا کی۔ پھر گلو باکس کھلا، باکس میں اسے کلینکس کا پیڈ مل گیا۔ (نرم ٹشو جسے رومال کی طرح استعمال کیا جاتا ہے) کلینکس کا گولہ بنا کر اس نے گولی کے سوراخ میں گھسا دیا۔ درد و کرب کو برداشت کرتے ہوئے کیمری کا دروازہ کھولا اور باہر لڑھک گئی۔

☆☆☆

ول نے ایبی کو دبوچ کر اوپر اٹھا لیا۔

''مام کہاں ہیں؟'' ایبی نے سوال کیا۔
ول کے پاس اس آسان سوال کا جواب نہ تھا۔
''سوئٹی، ہم می کو ابھی ڈھونڈ لیں گے۔''
''رکیے، باسل گاڑی میں پھنس گیا ہے، وہ زخمی ہے۔'' ایبی نے کہا۔
ول، ریمبلر کے قریب چلا گیا۔ فضا میں پیٹرول کی بو تھی۔ اگر آگ لگ جاتی تو وہ زندہ جل جاتا۔ ول نے ایبی کو نیچے اتارا اور ڈرائیونگ ڈور کی طرف بھاگا۔ ڈور جام نہیں ہوا تھا لیکن اسٹیئرنگ کے ساتھ باسل نامی بھاری جثہ پھنسا ہوا تھا۔ ول بمشکل اسے ہلا پایا۔
''ہیلپ...'' باسل کی آواز آئی۔
ول نے دونوں ہاتھوں سے اس کا بازو دبوچا ایک ٹانگ گاڑی کے فریم پر جمائی، کچھ باسل نے کوشش کی اور دونوں لڑھک گئے۔.. اور کروٹیں بدلتے ہوئے ریمبلر سے دور ہو گئے۔
کیرین اور جو کا مسئلہ نہ ہوتا تو ول درختوں میں جا کر پولیس کا انتظار کرتا۔ اسے شیرل کی گن بھی یاد آئی جو یقیناً ٹرک اور بیرن 58 کے تصادم میں ضائع ہو گئی ہو گی۔ وہ اپنے اگلے قدم کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ انتظار کرنا بے سود تھا۔ اوپر سڑک کے کنارے کافی لوگ جمع تھے اور نیچے دیکھ رہے تھے۔ اگر جو ان میں شامل ہوا تو؟ کسی نہ کسی کے پاس تو گن ہو گی، آخر یہ مسی سپی تھا... ول نے ایبی کو اٹھایا اور روڈ کی طرف چل دیا۔
''پیچھے ہٹ جاؤ... پیچھے ہٹو۔'' کوئی زور سے چیخا۔
ول کا دھیان پولیس کی جانب گیا۔ وہ آدمی 30 فٹ کے فاصلے پر کھڑا تھا۔ سیاہ بال اور سیاہ آنکھیں۔ اس کی پتلون کا ایک پائنچہ خون آلود تھا۔
''جو!'' ول کے دماغ میں گھنٹی بجی۔ جو کے ہاتھ میں ول کی ہی گن تھی۔
''میرے پیسے کہاں ہیں، ڈاکٹر؟''
''ٹرک میں تم تھے؟'' ول نے سوال کیا۔
''اور کون ہو سکتا ہے؟''
ول ہنس پڑا۔ ''بہت چالاک ہو۔ تمہیں خیال نہیں آیا کہ ظاہر ہے پیسے جہاز میں ہوں گے۔''
جو نے ٹرک اور جہاز کے ملبے کی طرف دیکھا، اس کا چہرہ سیاہ پڑ گیا۔ اس نے گولی چلائی اور ول لڑکھڑا کر ایک گھٹنے کے بل پر گر گیا۔
''یہ تمہاری ہی گن ہے، کیسا لگ رہا ہے؟'' جو نے

کہا۔

ول سوچ رہا تھا کہ ایبی کو، جو اس کے پیچھے تھی اور چلائے جا رہی تھی، بھاگنے کے لیے کہے لیکن خدشہ تھا کہ آڑ سے نکلتے ہی جَو ایبی کو گولی مار دے گا۔ جَو کی چلائی ہوئی گولی ول کی ران میں گھس گئی تھی۔

''شیرل کہاں ہے؟''

''مجھے نہیں معلوم۔'' ول نے جواب دیا۔

جَو مزید آگے آیا، اِدھر اُدھر دیکھا۔ اس کی نظر باسل پر پڑی۔

''کم آن بوائے۔'' اس نے باسل کو پکارا۔

''تم نکل سکتے ہو جَو، یہاں سے نکل جاؤ۔'' ول نے کہا۔

جَو نے قہقہہ لگایا۔ ''ہاں جاؤں گا، ضرور جاؤں گا لیکن تمہارے ساتھ کاروبار ابھی نامکمل حالت میں ہے اور وہ چھوٹی گڑیا جو تمہاری پشت پر ہے، وہ لیگل ٹینڈر ہے۔''

جَو دو قدم اور آگے آیا۔ ول جانتا تھا کہ ران میں لگنے کے باوجود وہ ہمت کر کے بھاگ سکتا ہے اگرچہ یہ ایک فضول کوشش ثابت ہوتی تاہم اسے کچھ سجھائی نہیں دے رہا تھا۔ سوائے اس کے کہ ایبی کو اٹھا کر بھاگ نکلے۔ اسے حیرت تھی کہ پولیس اور ایف بی آئی اب تک کہاں ہیں اور روڈ پر موجود جمِ غفیر میں سے کسی نے جَو پر حملہ آور ہونے کی کوشش نہیں کی تھی۔

ول بھاگنے کے لیے ذہن کو تیار کر رہا تھا، معاً اس کی نظر ایک قریبی پتھر پر پڑی... اس نے اپنا ارادہ بدل دیا... اچانک ایک نسوانی آواز گونجی۔

''جَو میں نے پیسے بچا لیے ہیں۔'' وہ شیرل کی آواز تھی۔ ''کم آن، نکلو یہاں سے۔'' وہ مسکرائی بھی تھی۔

''ویل ویل...'' جَو نے تعریف کے ساتھ شیرل کے لیے ایک قدرے نازیبا لفظ استعمال کیا جو اس کے بدنما ماضی سے متعلق تھا۔ ''بے بی، مجھے اپنا کام تو پورا کرنے دو۔''

جَو تو مستی میں تھا لیکن ول نے تاڑ لیا کہ شیرل فطری انداز میں نہیں مسکرائی تھی۔ جَو کا جواب سن کر اس کی مسکراہٹ غائب ہو گئی۔

''اس معصوم بچی کو نقصان پہنچانے کی اب کوئی وجہ نہیں رہ گئی ہے۔'' وہ بولی۔

''بہت اچھا مشورہ ہے۔'' جَو کی آنکھیں سرخ ہو گئیں۔ اس نے ول کی ٹانگوں کا نشانہ لیا کہ کسی طرح گولی ایبی تک پہنچ جائے۔ یہ ایک مشکل نشانہ تھا۔

''جَو، نہیں۔'' شیرل چیخی۔ اس نے بریف کیس کھول کر گن نکالی۔ ''ایبی کو مارنے سے تمہاری ماں واپس نہیں آئے گی۔ ایبی کا اس میں کوئی قصور نہیں ہے بلکہ ول بھی بے قصور ہے۔ کوسٹاریکا چلو، تمہارا رنچ تمہارا منتظر ہے۔''

''کتیا، میرے دشمن کی حمایت میں بول رہی ہے۔ ایک رات میں بدل گئی۔'' اس نے سرسری انداز میں شیرل کی جانب رخ کیا۔

ول کی چھٹی حس نے خطرے کا واضح سگنل نشر کیا... پیشتر اس کے کہ وہ شیرل کو خبردار کرتا۔ جَو کا سرسری انداز بدل گیا۔ اس نے پھرتی سے فائر کیا اور مکروہ قہقہہ بلند کیا۔

''یہ گندی گائے شروع سے احمق تھی۔'' جَو نے نفرت بھرا تبصرہ کیا۔ شیرل نیچے گری، بریف کیس کھلا تھا۔ لہٰذا ڈالرز کی گڈیاں اطراف میں بکھر گئیں۔

جَو نے دوبارہ ول کی طرف توجہ دی۔ سر سے ٹانگوں تک وہ گن اوپر نیچے، دائیں بائیں کر کے ایبی کو نشانہ بنانے کی کوشش کر رہا تھا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے کوئی کھیل، کھیل رہا ہے۔ آہ راحتِ جاں پشت پر تھی اور آفتِ جاں سامنے... ول نے کن انکھیوں سے پتھر کو تاڑا...

وھپ، وھپ، وھپ... دور سے ایک اجنبی آواز ابھرنا شروع ہوئی۔ ول نے لمحہ بھر میں پہچان لیا کہ یہ روٹر بلیڈ کی آواز تھی۔ بعدازاں جَو نے بھی ہیلی کاپٹر کی قریب ہوتی ہوئی آواز شناخت کر لی۔ اس کا ردِّعمل تبدیل ہونا چاہیے تھا۔ لیکن وہ دو قدم اور آگے آ گیا۔

''کوسٹاریکا کے رنچ میں کیا رکھا ہے، ڈاکٹر اصل مزہ تو یہاں ہے، اس جگہ...''

''ڈیڈی، دیکھو۔'' ایبی کی آواز آئی۔

جَو نے نشانہ باندھا... ول نے ایبی کو نیچے گرا کر پوری طرح چھپا لیا۔ ایبی نیچے دبی ہوئی تھی۔ موت کا سامنا کرنے کے لیے ول نے گردن موڑی۔ ایک تعجب خیز منظر سامنے تھا۔ ول پوری طرح گھوم گیا۔

درخت کی شاخ جیسا موٹا بازو جَو کی گردن کے گرد لپٹا ہوا تھا۔ باسل نے گردن دبوچ کر جَو کو اوپر اٹھا لیا تھا۔ جَو کی ٹانگیں زمین چھونے سے قاصر تھیں۔

''تم ایبی کو چھو نہیں سکتے... تم ایبی کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے... وہ میری بیلا ہے... بیلا ہے...''

وھپ... وھپ... وھپ...

جَو بری طرح تڑپا۔ اس کی آنکھوں میں حیرت اور دہشت تھی۔ اس کا نرخرا دبتا جا رہا تھا۔ آخری کوشش کے طور

مگر اس نے ہاتھ گھما کر فائر کیا، لیکن گولی باسل کو چھو کر گزر گئی۔

وھپ... وھپ... وھپ...

گردن پر باسل کی گرفت فولادی تھی۔ اس نے جو کو مزید اوپر اٹھالیا۔ لگ رہا تھا جیسے جو کو پھانسی پر چڑھا دیا گیا ہو۔ اس نے کچھ بولنے کی کوشش کی، لیکن حلق سے خرخراہٹ ہی برآمد ہو سکی۔ اس کے ہاتھ سے گن نکل کر نیچے گر گئی۔ آنکھیں حلقوں میں ابل پڑیں۔

''وہ میری بیلا ہے۔''

ابی سامنے آ گئی۔ ''مار دو، بیسٹ.... اس کو مار دو...'' وہ چلا رہی تھی۔

جو کے چہرے پر موت کا سایہ گہرا ہوتا چلا گیا۔ ہاتھ پیر لٹک گئے... آنکھیں حلقوں سے ابل پڑیں۔ دیکھتے ہی دیکھتے زندگی کی روشنی آنکھوں سے معدوم ہوتی چلی گئی۔ جو باسی مولی کی طرح باسل کی جان لیوا گرفت میں لٹک رہا تھا۔ باسل نے اسے نیچے لٹا دیا اور اس کے پاس بیٹھ کر سر سہلانے لگا۔ ''جو... جو؟'' وہ رو رہا تھا۔ ''تم نے بیلا کو مارنے کی کوشش کیوں کی؟''

''ہمیں، اس کی مدد کرنی چاہیے، ڈیڈی۔'' ابی نے کہا۔

''پہلے مما کو تلاش کرتے ہیں۔'' ول نے بیلٹ کھول کر ران پر باندھ لی، اور کھڑا ہو گیا۔ ابی، روتے ہوئے باسل کی طرف جانا چاہ رہی تھی۔ تاہم ول نے روک لیا۔ ''ہنی، ہمیں تمہاری ماما کو تلاش کرنا ہے۔''

''میں یہاں ہوں۔''

ول نے چونک کر سر اٹھایا۔ کیرین روڈ کے کنارے پر شیرل کی گن تھامے کھڑی تھی۔ شیرل گھاس پر رینگتے ہوئے ڈالرز کی گڈیاں بریف کیس میں جمع کر رہی تھی۔ کیرین نے شیرل کا نشانہ باندھا ہوا تھا۔

''ماما!'' ابی ماں کی طرف بھاگی۔ ول نے بروقت ابی کو پکڑ لیا۔ ول نے بہ آسانی جانچ لیا کہ کیرین حواس میں نہیں ہے۔ وہ نارمل حالت میں ہوتی تو بیٹی کو دیکھتے ہی اس کی جانب لپکتی جبکہ وہ ایک ہی جگہ کھڑی تھی۔

''گن مجھے دے دو۔'' وہ آہستہ آہستہ کیرین کی طرف بڑھا۔ کیرین نے جیسے سنا ہی نہیں۔ اس کے ہاتھ میں موجود گن کا رخ چند فٹ دور زخمی شیرل کے سر کی جانب تھا۔ ہیلی کاپٹر تقریباً سر پر پہنچ چکا تھا۔

ول نے شیرل کے شانے پر خون دیکھا۔ اس کی حرکات بتا رہی تھیں کہ جو اسے کوئی مہلک زخم لگانے میں ناکام رہا تھا۔

''کیرین! پلیز گن مجھے دے دو۔'' وہ پھر بولا۔

''یہ بھی ان میں سے ایک تھی۔'' کیرین دفعتاً رو پڑی۔

''سب ختم ہو گیا۔ جو مر چکا ہے۔ شیرل نے ہماری بہت مدد کی تھی۔''

اچانک ول کا جسم سنسنا اٹھا۔ اس کی نگاہ کیرین کے پیٹ پر پڑی تھی۔

''کیا ہوا تمہیں۔'' اس نے اشارہ کیا۔

''مزاحمت پر جو نے گولی ماری تھی۔''

''ہتھیار گرا دو۔'' کوئی چیخا۔ ''پولیس... ڈراپ اٹ ناؤ... ہتھیار پھینک کر نیچے لیٹ جاؤ۔''

ول نے مڑ کے دیکھا۔ وردی میں دو اسٹیٹ ٹروپر ریوالور تانے کھڑے تھے۔

''فائر مت کرنا۔'' ول چیخا۔ ''وہ شاک میں ہے۔''

''ڈراپ دی گن۔'' ایک وردی پوش پھر چلایا۔ کیرین، ٹروپرز کی طرف مڑی، لیکن گن نہیں چھوڑی۔ ول کو پتا تھا کہ ٹروپرز کسی بھی لمحے فائر کر دیں گے۔ وہ زخم کی پروا کیے بغیر کیرین کے سامنے آ گیا۔

وھپ... وھپ... وھپ...

ایک اور ہیلی کاپٹر آ رہا تھا۔ وہ قریب آیا تو ول نے ایف بی آئی کے چاپر کو پہچان لیا۔ ہیلی کاپٹر کے اترتے ہی دو آدمی کود کر باہر نکلے اور جھک کر بھاگتے ہوئے ٹروپرز کی طرف گئے۔ ان کے بیج ہاتھوں میں تھے۔ چند منٹ دونوں نے ٹروپرز سے گفتگو کی... پھر ول کی طرف آ گئے۔

''تم یقیناً ڈاکٹر ول جیننگ ہو؟''

''یس۔''

''میں فرینک زک۔'' دونوں نے مصافحہ کیا۔

''مجھے خوشی ہوئی۔'' فرینک نے کہا۔ ''تم زندہ ہو۔''

''تمہاری مدد چاہیے، میری بیوی کے پیٹ میں گولی لگی ہے۔''

''کیا تم گن اس کے ہاتھ سے لے لو گے؟''

''سوئٹ ہارٹ، یہ لوگ ہماری مدد کے لیے آئے ہیں، ابی تم سے ملنے کے لیے تڑپ رہی ہے۔ گن کی ضرورت نہیں ہے۔ پلیز گن مجھے دے دو۔'' ول نے نرمی سے کہا اور ہاتھ آگے بڑھایا۔

''ماما!'' ابی چیخی۔ کیرین جیسے ایک دم ڈھے گئی...

وہ گھٹنوں کے بل بھی نہ ٹک سکی اور لیٹ گئی۔ گن اس نے چھوڑ دی تھی۔ ول نے بیٹھ کر اس کی نبض پر ہاتھ رکھ دیا۔ گن فرینک نے اٹھالی۔

نبض دیکھنے کے بعد ول نے زخم کا جائزہ لیا۔ فوری طبی امداد ملتی تو کیرین کو بچایا جا سکتا تھا۔ ول نے فرینک زک کو ایمرجنسی سے آگاہ کیا۔ کیرین کی نبض کمزور تھی۔

''پندرہ سے بیس منٹ میں ایمبولینس یہاں پہنچ رہی ہے۔'' فرینک نے بتایا۔

''نو... نو... اپنے چاپر میں یونیورسٹی اسپتال پہنچانے میں تمہیں دس منٹ لگیں گے۔'' ول نے زور دے کر کہا۔ ''ایک ایک منٹ قیمتی ہے۔''

''ممی کو کیا ہوا؟'' ابی چلائی۔

''کسی بھی طرح کیرین کو دس منٹ میں اسپتال پہنچا دو۔'' ول کے لہجے میں اضطراب کروٹیں لے رہا تھا۔

''ممی ٹھیک ہو جائیں گی۔'' ول نے کہا۔ تاہم وہ دیکھ رہا تھا کہ زیادہ خون بہنے کی وجہ سے زخم ہلاکت خیز صورت اختیار کر گیا ہے۔

''پیرامیڈیک، ایمبولینس کے ساتھ جلد پہنچ جائیں گے میں ان کو کال کرتا ہوں۔'' فرینک نے کہا۔

''اول گاڈ، فرینک میں ڈاکٹر ہوں... دس منٹ میں کیرین کو اسپتال میں ہونا چاہیے آپریٹنگ ٹیبل پر...''

''لیکن یہ ہیلی کاپٹر ''ائر ایمبولینس'' نہیں ہے۔ اس میں صرف نشستیں ہیں۔'' فرینک نے وضاحت کی۔

''فرینک کوئی فرق نہیں پڑتا... کچھ کرو... یہی چاپر استعمال کرنا پڑے گا... چاہے ایک آدھ نشست اکھاڑنی ہی پڑے... وقت ضائع مت کرو... جلدی کرو...'' ول نے اسے دونوں بازوؤں سے پکڑ کر جھنجوڑا۔

فرینک سر ہلا کر پائلٹ کی جانب دوڑا۔

''ابی کہاں ہے؟'' کیرین نے نقاہت زدہ آواز میں کہا۔

''آپ کے پاس۔'' ابی گھٹنوں کے بل ماں کے پاس بیٹھ گئی۔ ول نے دوبارہ کیرین کی نبض چیک کی اور گھبرا گیا۔

''ڈیڈی سب ٹھیک کرلیں گے مما۔'' ابی نے تسلی دی۔

کیرین نے مسکرانے کی کوشش کی۔ ''میں جانتی ہوں بیبی۔''

''بہت تکلیف ہو رہی ہے؟'' ابی نے معصومیت سے پوچھا۔

''تم میرا ہاتھ پکڑے رہو تو درد نہیں ہوگا۔''

''چلو۔'' فرینک کی بلند آواز سنائی دی...

''یہ رقم کس کی ہے؟'' ایک ٹروپر نے سوال کیا۔

''میری ہے۔'' شیرل چیخ اٹھی اور ول کی جانب اشارہ کیا۔ ''پوچھ لو اس سے۔''

''کتنی ہے؟''

جواب سن کر ٹروپر کے ہونٹ سکڑ گئے۔ دوسرے نے دھیمی سی لمبی سیٹی بجائی...

''باسٹرڈ، تم نے جھوٹ بولا تھا۔'' شیرل، ول پر چیخی۔

''میں بھولا نہیں ہوں، میں کورٹ میں آؤں گا اور گواہی دوں گا۔'' ول نے کہا اور ہیلی کاپٹر میں سوار ہو گیا۔ ابی اس کے ہمراہ تھی۔

''باسل کا کیا ہوگا؟'' فرینک نے سوال کیا۔ باسل ابھی تک جو کا سر ہاتھوں میں لیے بیٹھا تھا۔

''وہ کنٹری جیل کے لیے موزوں نہیں ہے۔ اسے نفسیاتی علاج کی ضرورت ہے۔ اگر تم اسے یونیورسٹی اسپتال پہنچا دو تو میں مدد کر سکتا ہوں۔'' ول نے کہا اور کیرین کا دوسرا ہاتھ پکڑ لیا۔ کیرین کو ایک موٹے دری نما کپڑے پر...... لٹایا گیا تھا۔ ول باتوں کے ذریعے اس کا حوصلہ بڑھا رہا تھا۔ ول کی کوشش تھی کہ وہ بے ہوش نہ ہو۔

انہوں نے ہیلی کاپٹر کے کمیونیکیشن سسٹم کے ذریعے اسپتال میں ایمرجنسی روم اور (آپریشن روم) تیار کر لیا تھا۔ علاوہ ازیں کیرین کی حالت بھی بتا دی تھی۔ ول نے بلڈ گروپ بھی بتا دیا تھا۔

کیرین نے کچھ کہا، لیکن روٹر کے شور میں ول کو سنائی نہیں دیا۔ اس نے اپنا کان کیرین کے ہونٹوں سے لگا دیا۔

''فیملی۔'' کیرین نے سرگوشی کی۔ ''اگین۔''

''وی آر فیملی اگین۔'' ابی زور سے بولی۔

''یس، ایگری۔'' ول نے کہا۔

تینوں نے ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر دائرہ بنا لیا۔ کیرین پھر ہولے سے مسکرائی۔ مسکراہٹ میں یقین کی آمیزش تھی۔

یہ دن طویل تھا... کتنا طویل تھا یہ دن ... بقا بھی ایک سراب اور فنا بھی ایک سراب... یہ دن طویل تھا، کتنا طویل تھا یہ دن...

❖